SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Friday, December 30, 2005

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty four minutes past three in the evening with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔یاٰیھا الذین اٰمنوا کونوا قوٰمین للہ شھداء بالقسط ولا یجرمنکم
شناٰن قوم علی الا تعدلوا ط اعدلوا ھو اقرب للتقوٰی واتقوا اللہ ان اللہ خبیر بما
تعملونo وعد اللہ الذین اٰمنوا و عملوا الصٰلحٰت لھم مغفرۃ و اجر عظیمo والذین
کفروا و کذبوا باٰیٰتنا اولئک اصحٰب الجحیم o---

(ترجمہ) اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ کی خاطر راستی پر قائم رہنے والے اور انصاف کی گواہی دینے والے بنو۔ کسی گروہ کی دشمنی تم کو اتنا مشتعل نہ کر دے کہ انصاف سے پھر جاؤ۔ عدل کرو، یہ خدا ترسی سے زیادہ مناسبت رکھتا ہے۔ اللہ سے ڈر کر کام کرتے رہو، جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔ جو لوگ ایمان لائیں اور نیک عمل کریں، اللہ نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ ان کی خطاؤں سے درگزر کیا جائے گا اور انہیں بڑا اجر ملے گا۔ رہے وہ لوگ جو کفر کریں اور اللہ کی آیات کو جھٹلائیں، تو وہ دوزخ میں جانے والے ہیں۔

(المائدۃ - ۸ تا ۱۰)

جناب چیئرمین، جزاک اللہ ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ we will take up the question No.48. I thought it was decided ہوا تھا۔

سینیٹر امان اللہ کنرانی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، بہت مختصر رکھیں پھر۔

POINT OF ORDER

RE: FIRING IN DERA BUGTI BALOCHISTAN BY FRONTIER CORPS:

سینیٹر امان اللہ کنرانی، وزیر داخلہ صاحب تشریف رکھتے ہیں اور House بھی in session ہے۔ میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اتنے دنوں تک بلوچستان پر debate ہوئی اور سب کے سامنے وہاں پر بمباری کے بارے میں بحث ہوئی۔ حکومت کی طرف سے یہ بات آئی جس کی آئین اور قانون میں اگرچہ گنجائش نہیں ہے کہ جی ہم ٹارگٹ علاقوں میں بمباری کر رہے ہیں۔ شہری علاقوں میں نہیں کررہے۔ آج گیارہ بجے ڈیرہ بگٹی میں فرنٹیئر کور نے چاروں طرف سے فائرنگ شروع کی ہوئی ہے۔ مارٹر گنوں سے، توپوں سے، توپوں کے گولے شہر میں اور مسجد میں بھی گرے ہیں۔ ایک توپ کا گولہ جس سے ایک آدمی زخمی ہوا ہے اور دو بجے فائرنگ بند ہوئی ہے۔ پھر دو بجے سے ابھی شروع ہو چکی ہے۔ ابھی ابھی دوسری مرتبہ اطلاع آئی ہے کہ ڈیرہ بگٹی شہر جو پچیس ہزار آبادی کا شہر ہے اور ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہے، ڈسٹرکٹ ناظم وہاں پر موجود ہے۔ عورتیں، بچے اور خواتین اور اقلیت وہاں پر بڑی تعداد میں موجود ہے۔ وہاں پر ملکی سیاست کی ایک مقتدر شخصیت نواب اکبر خان بگٹی بھی موجود ہے۔ جس کی زندگی کو خطرہ لاحق ہے۔ اس طرح پچیس ہزار آدمی فرنٹیئر کور کے رحم و کرم پر ہیں وہ ٹینکوں اور توپوں سے ان کو ہلاک کر ڈالیں یا پھر یہ ہاؤس، اور ہم لوگ جو موجود ہیں کوئی ایسا سلسلہ بنائیں کہ حکومت کو مجبور کر سکیں۔ فرنٹیئر کور کے وحشیوں کے ہاتھوں ان کی جانوں کو خطرہ ہے۔ بہت بہت شکریہ۔ میں اس مرحلے پر یہ بھی بتانا چاہوں گا کہ مکران کے اندر رات کو کئی کارکنوں کو گرفتار کیا گیا۔ تربت کے اندر کئی سیاسی کارکنوں کوگرفتار کیا گیا اور یہ ایسا سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے کہ جس

سے بلوچستان کی کوئی شخصیت اور کوئی کارکن محفوظ نہیں ہے۔ میں اس موقع پر ہاؤس سے واک آؤٹ کا اعلان کرتا ہوں۔ میں اپنی طرف سے اپنے ساتھیوں کی طرف سے ایسے ہاؤس میں، جب ہمارے لیڈروں کی جان محفوظ نہ ہو اس میں بیٹھنے کا کوئی فائدہ نہیں۔

جناب چیئرمین، آغا صاحب آپ کوئی بات کرنا چاہیں گے۔ جی وسیم صاحب آپ کچھ کہنا چاہیں گے۔ ایک منٹ ان کو سن لیں پھر ایک ہی دفعہ کر دیجیئے گا۔ جی مہیم خان صاحب۔

سینیٹر مہیم خان بلوچ، جناب چیئرمین! آج ہماری human rights کی بھی میٹنگ ہوئی وہاں پر بھی میں نے ذکر کیا۔ ظاہری بات ہے کہ ملک کے اندر جہاں پر بھی human rights کا سلسلہ ہوتا ہے تو ہم اس کو محسوس کرتے ہیں۔ اس وقت بلوچستان میں ایک مسئلہ ہے human rights کا اس کو محسوس کریں۔ اب جو ہمارے دوست نے کہا۔ گورنمنٹ کی اپنی پالیسی ہے وہ الگ چیز ہے لیکن پورے شہر پر، میں سمجھتا ہوں human rights کے حوالے سے، جمہوریت کے حوالے سے، انسانیت کے حوالے سے یہ ٹھیک نہیں ہے۔ میں اپنے دوستوں سے بھی کہتا ہوں کہ وہ اپنی بساط کو آگے لے کر اس چیز کو بند کروائیں کیونکہ یہ اچھی چیز نہیں ہے یہ ہمارے ساتھ زیادتی ہے۔

جناب چیئرمین، منسٹر صاحب نے statement دی تھی کہ حکومت کی کیا پالیسی تھی۔ اب یہ شہزاد وسیم صاحب سے سن لیں۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم (وزیرمملکت برائے داخلہ)، جناب! اس سے پہلے بھی Minister of Interior نے بھی statement دی تھی اور حکومت کی پالیسی بڑی clear ہے۔ حکومت کی طرف سے کھلی offer بھی تھی کہ چاہے Journalists دینا چاہیں، کوئی Human Right Group دینا چاہے، کوئی بھی دینا چاہے ہماری طرف سے کوئی restriction نہیں ہے۔ آپ وہاں جائیں اور جا کے حالات کو خود دیکھ سکتے ہیں۔

اب انہوں نے واقعہ جو بتایا recent occurrence کا، میں اس پر comment نہیں دے سکتا کیونکہ میرے پاس اس کی فوری طور پر معلومات نہیں ہیں لیکن اس سے پہلے بھی جو بات ہوئی ہم نے clearly بتایا تھا کہ کوہلو کی بات ہوئی تھی کہ کوہلو ٹاؤن کے اندر

کسی قسم کا کوئی problem نہیں تھا۔ جو mountain areas میں فراری کیمپ تھے وہاں پر targeted action کیا گیا اور ابھی حسیم خان بلوچ ہمارے دوست نے Human Rights کی بات کی۔ Sir یہ بھی ایک بڑی interesting بات ہے کہ اگر کسی شرپسند کے خلاف کارروائی کی جائے تو Human Rights کی violation ہوتی ہے۔ دو دن پہلے بولان کے علاقے میں ایک بس کو روک کر تمام لوگوں کو نیچے اتارا، تین پنجابیوں کو single out کیا گیا اور ان کو وہاں پر گولی کا نشانہ بنایا گیا۔

میں کہتا ہوں کہ Human Rights Organization کو وہ violations نظر نہیں آتی ہیں۔ انہیں صرف وہی violations نظر آتی ہیں کہ اگر کسی attack کے جواب میں کارروائی کی جائے۔ جہاں تک اس واقعے کا تعلق ہے جو انہوں نے کہا اس پر جناب میں بلوچستان حکومت سے contact کرکے آپ کو بتا دیتا ہوں۔

QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Chairman: Thank you. We take up questions. Question 48.

48 . *Senator Prof . Khurshid Ahmed: Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) the number of children of the age upto 5 years, 5 to 10 years and 10 to 15 years in various jails in the country at present.

(b) whether it is a fact that a six years old girls has recently been arrested and is languishing in Wana Prison on Terrorism charges; and

(c) whether the said children are kept/lodged in separate jails/ barracks, if not, its reasons?

Mr. Aftab Ahmed Khan Sherpao (Minister for Interior):

(a) Province-wise number of children is as under:-

Name of Province	Upto 5 years	5 - 10 years	10 - 15 years
Balochistan	Nil	Nil	15
Punjab	0	04	239
NWFP	14	05	97
Sindh	0	0	06

(b) No such case i.e. arrest and improsonment of a six years old girls on terrorism changes exists in the limit of South Waziristan Agency.

(c) These children are kept/lodged in separate barracks/jails.

Mr. Chairman: Yes Raza sahib.

سینیٹر رضا محمد رضا، جناب چیئرمین صاحب! وزیر صاحب سے یہ پوچھا گیا ہے اس ملک کی جیلوں میں پانچ سال کے اور پانچ سال سے دس سال اور دس سال سے پندرہ سال کے کتنے بچے ہیں ملک کی مختلف جیلوں میں اور یہ بھی پوچھا گیا ہے کہ وانا وزیرستان میں ایک چھ سال کی بچی terrorism کے کیس میں جیل میں ہے۔

اگرچہ وزیر صاحب کا کہنا ہے کہ ایسی کوئی بچی جیل میں نہیں ہے اور یہ جو تعداد بتائی گئی ہے Sir کہ 239 بچے پنجاب میں ہیں، یہ جو دس سال کے بچے ہیں اور پانچ بچے ہیں ادھر ہمارے صوبے پختون خواہ میں، چار بچے پنجاب میں ہیں جو پانچ سال کے ہیں۔ کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ جو کم عمر بچے ہیں ان کو کس قانون کے تحت جیلوں میں رکھا جا سکتا ہے یعنی یہ بہت بڑی تعداد نہیں ہے کہ پنجاب کی جیلوں میں ڈھائی سو کے قریب بچے ہیں بہت چھوٹی عمر کے۔ اسی طرح سے پختون خواہ صوبے میں 97 ہیں۔ یہ بھی بہت بڑی تعداد ہے، دس سال سے کم عمر بچے۔ کیا ان بچوں کی رہائی کے لیے حکومت نے کوئی نوٹس لیا ہے کہ یہ بہت بڑی تعداد ہے جیلوں میں۔

جناب چیئرمین، یہ بچے اپنی ماؤں کے ساتھ بھی ہو سکتے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم، جناب میں عرض کرتا ہوں۔ انہوں نے دو نقطے اٹھائے۔ پہلا تو یہ جو وزیرستان کے حوالے سے پانچ سالہ بچی کا تھا تو Political Agent کا میرے پاس letter بھی آیا تھا کہ اس قسم کا کوئی واقعہ نہیں ہے اور نہ ہی کوئی اس عمر کی بچی ہے وہاں پر وانا میں۔ جہاں تک کم عمر بچوں کا تعلق ہے۔ انہوں نے ایک تو پوچھا ہے کہ کیا وہ رکھے جا سکتے ہیں ۔ دوسرا ان کی نوکری کے لیے کیا کیا جا سکتا ہے۔ Sir, unfortunately دس سے ۱۵ سال تک بچوں کی بڑی تعداد والدین کے حوالے کر دی ہے اور میں بالکل یہاں کہہ رہا ہوں کہ یہ ایک لمحہ فکریہ بھی ہے کیونکہ وہ بچے ہمارا مستقبل بھی ہیں اور جیلوں کی جو صورت حال ہے وہ بھی قابل ستائش نہیں ہے کہ ہم سمجھیں وہاں سے کوئی اچھا شہری بن کر نکلتا ہے لیکن اس کے ساتھ میں یہ کہنا چاہتاہوں کہ اس تمام صورت حال کو بہتر بنانے کے لیے کام ہو رہا ہے۔ ابھی پچھلے دنوں وزیر داخلہ نے ادھر ایک high level meeting کی تھی جس میں چاروں صوبوں کے نمائندوں کو بلایا گیا تھا اور اس کا main focus یہی تھا کہ یہ جو vulnerable groups ہیں، عورتیں اور بچے ، ان کو کس طرح قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے زیادہ سے زیادہ protection فراہم کی جائے اور اس طرح ان کی حالت کو بہتر بنایا جا سکے۔ جناب! ایک تو اب ہم NGO کے ساتھ بڑا closely کام کر رہے ہیں۔ تاکہ وہ بچے جو minor offences کے ہیں جو چھوٹے چھوٹے جرمانے کی وجہ سے جیلوں میں ہیں ان کے جرمانے ادا کرکے ان کو رہائی دلائی جا سکے ۔ Sir, probation and parole کا جو system تھا ، اس کو زیادہ reactivate کیا جا رہا ہے اس کو زیادہ encourage کیا جا رہا ہے تاکہ یہ لوگ بھی کم ہوں۔ thirdly عورتوں اور بچوں کے لیے وہاں گنجائش نہیں ہے کہ ان کے لیے علیحدہ جیلیں بنائی جا سکیں۔ وہاں پر ان کے لیے علیحدہ بیرکس بنائی جا رہی ہیں اور ان کو وہاں پر رکھا جا رہا ہے اور وہاں بچوں کی تعلیم کے لیے بھی ہم نے ایک پروگرام NGO اور civil society group کے ساتھ مل کرشروع کیا ہے تاکہ وہاں ان کی تعلیم کا انتظام ہو سکے اسی طرح ان کی خوارک کی فراہمی کے لیے بھی صوبوں نے اپنے طور پر انتظامات کیے ہیں اور ان کی خوارک پہلے سے بہتر ہوگئی ہے ۔

جناب چیئرمین، آپ کا سوال ہے۔

سینیٹر آغا پری گل، جناب چیئرمین صاحب! پاکستان کے تو چار صوبے ہیں لیکن انہوں نے بلوچستان، سندھ، پنجاب اور میرے بھائی سینیٹر نے ایک نیا صوبہ پختونستان صوبہ بنا لیا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین، کئی دفعہ میں نے بھی کہا ہے nomenclature استعمال کریں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، بابر صاحب آپ کا پوائنٹ ہے۔ No cross talk please بابر صاحب بولیں۔

سینیٹر فرحت اللہ بابر، سوال فاضل وزیر صاحب سے یہ ہے کہ یہ جو بچے دس سے ۱۵ سال کی عمر کے جیلوں میں ہیں

whether they were tried and convicted under Juvenile Justice Ordinance (JJO) or whether they were tried and convicted under the ordinary laws because

اگر یہ JJ کے تحت ہیں تو پھر یہ جیل میں نہیں ہوتے۔ Would the honourable Minister like to.. comment on it?

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم، جناب! یہ کس قانون کے تحت ہیں اور کس جرم کے تحت ہیں، میرے پاس یہ break up نہیں ہے۔میں پتا کرکے آپ کو بتا دوں گا۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب والا! اس میں فرمایا گیا ہے کہ NWFP میں ۱۴ بچے ہیں جن کی عمر پانچ سال سے کم ہے۔ ظاہر ہے کہ وہ کسی جرم میں تو ملوث نہیں ہیں غالباً اپنی ماؤں کے پاس ہوں گے اور اگر اپنی ماؤں کے پاس ہیں اور وہ اس لئے کہ وہ پانچ سال سے کم کے ہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ پنجاب میں کوئی ایسی ماں نہیں ہے جو بچے کے ساتھ جیل میں ہو؛ کیا یہ انفارمیشن درست ہے کہ آپ نے کہا ہے کہ تعداد صفر ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم، میں بتاتا ہوں۔ آپ کا پوائنٹ بالکل ٹھیک ہے۔ہوا یہ کہ اس سوال کے لیے سارے صوبوں کو ایک لیٹر لکھا گیا تھا تو اس میں interpretation میں تھوڑا problem ہوا ہے۔ سوال یہی تھا کہ جو کسی conviction کے تحت بچے ہیں تو ان کے بارے میں statistics دیئے جائیں۔ NWFP نے ابھی ہمیں clarification بھیجی ہے کہ ان سے یہ error ہوئی ہے کہ ان کے پاس جتنے بھی بچے وہاں موجود تھے ان کی لسٹ دے دیں۔ انہوں نے ایک letter لکھا ہے۔ وہ میرے پاس موجود ہے۔ میں آپ کو پڑھ کر سنا سکتا ہوں۔

جناب چیئرمین، سپلیمنٹری تین ہو چکے ہیں۔ایک limit ہے۔ اس طرح دوسرے رہ جاتے ہیں۔ اس پر تین supplementaries ہو چکے ہیں۔ تین کی limit ہے۔ پھر باقی رہ جاتے ہیں اور لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ جی۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب والا! میں یہ clarification چاہتا ہوں کہ اس کے علاوہ پنجاب میں بھی ایسے بچے ہوں گے جو کہ اپنی ماؤں کے ساتھ ہوں گے۔ بہت سی ایسی خواتین ہیں جو کہ جیلوں میں ہیں اور بچوں والی ہیں اور بچوں کے ساتھ ہیں تو کیا یہ clarification پنجاب سے نہیں کی گئی تھی؟

جناب چیئرمین، ڈاکٹر شہزاد۔ گلشن سعید صاحبہ! تین ہو چکے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم، جناب! ان سے اعدادوشمار مانگے گئے تھے۔ وہ convicted بچوں کے مانگے گئے تھے اور NWFP نے اس کی بجائے جو ماؤں کے ساتھ بچے تھے ان کا بھی بھیج دیا جس کے لئے انہوں نے ابھی letter بھی بھیجا ہے۔

جناب چیئرمین، بلیدی صاحب کو سن لیں۔ اس کے بعد آپ کو فلور دیتا ہوں۔ دونوں طرف سے ہے، پھر ایک کو موقع دینا پڑے گا۔ بلیدی صاحب کو سن لیں پھر آپ کی طرف آتا ہوں۔ بلیدی صاحب! مختصر رکھیں کیونکہ یہ additional supplementary ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، مختصر ہی ہے۔ میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو تفصیل انہوں نے بیان فرمائی۔ ہم خود بھی جیل میں رہے۔ جناب! میں آپ کے

علم میں لانا چاہتا ہوں کہ وہاں عورتوں اور چھوٹے معصوم بچوں کے لئے کوئی انتظام نہیں ہے۔ وہاں ان کے ساتھ مختلف قسم کی زیادتی کی جاتی ہے ۔ان سے بہت زیادہ ڈیوٹی بھی لی جاتی ہے ۔ میں کہتا ہوں آپ اس معاملہ کو کمیٹی کو refer کریں اور خدا را! آپ جائیں اور ان معصوم بچوں کو دیکھیں ۔ دو بجے کے بعد جیلر اپنی عیاشی کے لئے چھوٹے بچوں کو اپنے پاس بلاتے ہیں ۔ میں خود تین مہینے تربت جیل میں تھا ۔ میں نے تین چار ایسے cases پکڑے اور میں نے جیلر کو مارا ۔ ان جیلوں میں چھوٹے بچوں کی یہ حالت ہے ۔عورتوں کے ساتھ زیادتی ہوتی ہے ۔ گڈانی جیل میں ایک عورت نے خودسوزی کی ۔ ان کے ساتھ جو سٹاف تھا ، جیلر ، ڈپٹی جیلر نے زیادتی کی ۔ آپ خدا را! رحم کریں ،ایک کمیٹی تشکیل دیں وہ جیلوں میں جائے اور ان کی حالت زار کو دیکھے ۔ جناب! پوری قوم اس مسئلے کو سن رہی ہے ۔ اچھا ہوا کہ یہ مسئلہ یہاں آیا۔

جناب چیئرمین: داخلہ کی سٹینڈنگ کمیٹی ہے ، آپ اس سے رابطہ رکھیں ۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، وہ جیلوں کا دورہ کریں اور انکوائری کریں ،خود دیکھ لیں ۔

جناب چیئرمین، آپ کے جو comments ہیں ان کو کمیٹی کو pass on کردیں گے ۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم، جناب! میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو انہوں نے مانیٹرنگ کی بات کی یہ درست ہے ۔ مانیٹرنگ ضرور ہونی چاہیے ۔ سندھ نے ایک بڑا اچھا تجربہ کیا تھا کہ وہاں چیف جسٹس سندھ ہائی کورٹ کے تحت ایک Committee appoint ہوئی تھی جس میں مختلف جج صاحبان مختلف جیلوں کی مانیٹرنگ کرتے تھے ۔ اور اب ہم نے باقی صوبوں کو بھی recommendation دی ہے کہ اسی طرح کی مانیٹرنگ کمیٹی ضرور ہونی چاہیے ۔ اس کے علاوہ civil society کی بھی اپنی مانیٹرنگ کمیٹی ہونی چاہیے کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب کی بہتری کی بات ہے اور collective responsibility بھی بنتی ہے اور اس میں ہم ہر قسم کے تعاون کے لئے تیار ہیں۔

جناب چیئرمین، گلشن سعید صاحبہ۔

سینیٹر گلشن سعید، بھنڈر صاحب نے جو بات کی ہے وہ بالکل ٹھیک ہے ۔ پچھلے سال عید پر میں لاہور کی سنٹرل جیل میں خود گئی تھی قیدیوں کے لئے تحفے لے کر اور میں نے دیکھا کہ کم از کم وہاں چالیس بچے تھے ۔ ڈیڑھ سو عورتیں تھیں جن میں foreigner بھی تھیں جو کہ drug کے معاملے میں اندر تھیں ۔ اس کے علاوہ پاکستانی عورتیں بھی تھیں اور میں نے خود چالیس بچے وہاں گنتی کیے اور ان کو کھلونے اور کپڑے وغیرہ دئیے ۔ اور وہ وہاں پر اپنی ماؤں کے ساتھ بند ہیں جن کی عمر چھ ماہ سے لے کر پانچ چھ سال تک کی ہے ۔ اس کے علاوہ میں اڈیالہ جیل میں تین ماہ پہلے گئی تھی وہاں ساڑھے چار سو بے یارومددگار عورتیں اور بچے ہیں ۔ یہ جا کر وہاں پتا کریں ۔ ان کی کوئی وکالت کرنے والا نہیں ۔ میں نے جیلر سے بات کی تھی کہ آپ مجھے letter لکھیں اگر ان کی کوئی وکالت کرنے والا نہیں تو میں ان کے لئے وکیل arrange کرکے دوں گی ۔ ان کو بغیر مقصد کے بند کیا ہوا ہے ۔ چھوٹے چھوٹے جرائم پر ان کو بچوں سمیت بند کیا ہوا ہے ۔ ان دو جیلوں کی تو میں خود گواہی دیتی ہوں۔

جناب چیئرمین، آپ بھنڈر صاحب کو یا مجھے خط لکھ دیں ۔ جو بھی تجاویز ہیں ان کو ہم کمیٹی کو اور direct provincial governments کو بھی لکھ دیں گے ۔ Raza Sahib, you have supplementary? Q.No.87.Dr. Ismail Buledi.

87. *Senator Dr. Muhammad Ismail Buledi: Will the Minister for Defence be pleased to state the number of PIA employees sent abroad on foreign postings during the last four years?

Rao Sikandar Iqbal: A total number of 180 PIA employees were sent abroad on foreign postings during the last four years.

Mr. Chairman: Any supplementary.?

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب والا! میں نے وزیر موصوف سے پوچھا تھا کہ گزشتہ چار سالوں کے دوران PIA نے کتنے ملازمین کو بیرون ملک ملازمت کے لئے بھیجا ہے ۔

انہوں نے 180 کی تعداد بتائی ہے ۔جہاں تک میرا خیال ہے میں نے صوبہ وار بھی پوچھا تھا ۔

جناب چیئرمین، آپ کا جو سوال تھا اسی کے حساب سے جواب دیا ہے ۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، میرا سوال یہ ہے کہ جو بیرون ملک پوسٹنگ کی جاتی ہے اس کا طریقہ کار کیا ہے اور صوبہ وار اگر اس کی ان کے پاس تفصیل ہے تو دے دیں ۔ لیکن میری معلومات یہ ہیں کہ جو بیرون ملک ملازمین بھیجے جاتے ہیں وہ بڑی بڑی سفارش سے جاتے ہیں ' میرٹ اور سنیارٹی کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے ۔چونکہ وزیر صاحب بڑے مہربان ہیں' یہ ذرا PIA کے چیئرمین کو check کریں' گزشتہ چار سالوں کے دوران بڑے ڈائریکٹروں کے رشتے دار' G.M کے رشتے دار باہر گئے ہیں' اس میں کوئی غریب تو گیا ہی نہیں۔

جناب چیئرمین، آپ سوال پوچھیں' تقریر نہ کریں۔ بیٹھیں۔ جی منسٹر صاحب۔

Mr. Zahid Hamid (Minister of State for Defence): The PIA's corporate policy for foreign posting has been issued through an administrative order on the 4th February, 2002 and the salient features of this policy are that foreign postings are made on the basis of merit cum-suitability, including the proven recored of service and a potential for successfully shouldering responsibility. There is no vested right to be posted abroad, based on either seniority or on qualification. The merit is determined by the management and that decision is final. The procedure is that all departments forward service records of their employees which are recommended for selection to the central personnel department, then put up 3 candidates for each post, it is put up to the foreign posting board which meets twice a year. After the selection is made by that board, the selectees, names are sent to the IB for security clearance and these people are sent abroad. In determining the suitability, various factors are

of course kept in mind including seniority, professional knowledge and qualifications, professional experience, academic qualification, performance and evaluation report, appearance, personality, power of expression and management capability.

Mr. Chairman: Mr. Akram.

سینیٹر محمد اکرم ولی، بہت شکریہ چیئرمین صاحب۔ جناب! یہ PIA کے حوالے سے بڑا اہم سوال ہے اور جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ PIA ایک کمرشل ادارہ ہے۔ اگر ہم PIA کے net work کو ذہن میں رکھ کر بات کریں تو یہاں جو 180 employees show کئے گئے ہیں وہ foreign posting پر ہیں۔ جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ حالات بدل چکے ہیں اور آجکل اتنے alternate طریقے موجود ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ قومی ایئر لائن پر ایک اچھا خاصا بوجھ ہے اور ان policies کے تحت جہاں merit پر postings ہوتی ہیں وہاں ایسی بھی evidences موجود ہیں کہ PIA میں من پسند لوگوں کو foreign posting پر بھیجا جاتا ہے اور پچھلی حکومتوں کے زمانے میں بھی بھیجا جاتا رہا ہے۔ بجائے اس کے کہ ہم آج کی بات کریں یا پہلے کی بات کریں، PIA کی اس پالیسی کو review کر کے کم سے کم لوگوں کو بھیجا جائے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ ضرورت ہی نہیں ہونی چاہیے کہ foreign posting پر جائیں۔ آپ کئی ملکوں میں دیکھیں گے کہ بالائے ضرورت لوگ بھیجے گئے ہیں جن کی کہ کوئی ضرورت نہیں ہے۔ وہاں کے اتنے خرچے قومی ایئر لائن کو برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں یہ بڑا اہم سوال ہے اور PIA کی انتظامیہ کو اس کا نوٹس لینا چاہیے اور اس بوجھ سے ہماری قومی ایئر لائن کو چھٹکارا حاصل کرنا چاہیے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، سجاد حسین بخاری صاحب۔

سینیٹر سید سجاد حسین بخاری، جب ان کے ذہن میں suitability آتی ہے تو پھر وہاں پر بعض اوقات merit پیچھے چلا جاتا ہے۔ میں ان سے صرف ایک چیز پوچھنا چاہتا ہوں کہ ----

Mr. Chairman: But suitability means merit.

سینیٹر سید سجاد حسین بخاری، نہیں جناب! میں اور گزارش کرنا چاہ رہا ہوں' میں اس کی وضاحت کرتا ہوں۔ میں نے بعض جگہوں پر دیکھا کہ انہوں نے کوئی مدت ملازمت کا تعین نہیں کیا۔ میں خاص طور پر U.K کی بات کر رہا ہوں اور کم از کم پندرہ برس سے دیکھ رہا ہوں کہ چند چہرے ہیں جو کہ وہاں پر مسلسل متعین ہیں اور کبھی اگر ان کی posting ہوتی بھی ہے تو وہ دو چار ماہ کے لئے پاکستان آتے ہیں اور پھر وہ واپس چلے جاتے ہیں اور انہوں نے وہاں پر اپنے خاصے business establish کئے ہوئے ہیں۔ Recently Manchester میں جو آپ کے انچارج تھے، میں ان کا نام نہیں لے رہا لیکن انہوں نے اسی ملازمت کے دوران تعلقات بنا کر ایک اور ایئر لائن join کر لی ہے۔

Mr. Chairman: Now we go to next question. Question No. 44, Dr. Muhammad Ali Brohi.

44. *Senator Dr. Muhammad Ali Brohi: Will the Minister for Commerce be pleased to state the names of the countries to which the sports goods are exported from Pakistan and the worth of these exports during the last two years?

Mr. Humayun Akhtar Khan (Minister for Commerce): The names of the countries to which sports goods werre exported from Pakistan during those two years are given in Annex-I. total worth of these goods during the last two years i.e. 2003-2004 and 2004-2005 was asunder:-

US$ in million

S.No.	Years	Export of Sports Goods
1.	2004-2005	307.129
2.	2003-2004	324.751

Annex-I

Value in 000 $

S. No.	Commodities	July-June 2004-05 Export	July-June 2004-05 %Share	July-June 2003-04 Export	July-June 2003-04 %Share	Change Value	Change %	Country Increase	July-June 2004-05	July-June 2003-04	Var.	Country Decrease	July-June 2004-05	July-June 2003-04	Var.
14.	Sports Goods	307,129	2.13	324.751	2.64	(17,622)	(5.43)	Netherland	21,453	19,151	2,302	USA	35,340	41,349	(6,009)
								Italy	15,179	14,377	302	Germany	30,892	40,525	(9,633)
								Japan	3,433	5,928	2,505	UAE	23,334	23,438	(54)
								Turkey	6,069	4,201	1,665	United Kingdom	23,072	26,499	(3,427)
								Denmark	5,915	5,678	40	Spain	13,666	16,648	(2,980)
								Poland	4,585	3,450	1,136	France	11,280	15,385	(4.105)
								USSR	4,063	3,732	331	Belgium	7,700	10,213	(2,513)
								South Africa	3,944	3,542	402	Sweden	4,689	8,753	(4,164)
								Norway	2,797	2,199	596	Australia	4,502	4,702	(200)
								Finland	2,664	2,575	89	Hongkong	4,200	6,744	(2,544)
								Austria	1,759	1,320	439	Saudi Arabia	4,107	6,373	(2,266)
								Kuwait	1,660	1,376	284	Greece	3,554	3,836	(282)
								Irishrep	1,499	1,036	463	Canada	3,411	4,232	(821)
								Hungary	1,320	812	508	Portugal	2,263	3,657	(1,394)
								South Korea	1,234	1,108	126	Ozech Republic	1,585	1,714	(129)
								China	821	744	77	Switzerland	1,250	1,824	(574)
								Latvia	724	624	100	Malaysia	1,191	1,826	(635)
								Newzeland	597	587	10	Singapore	960	1,284	(324)
								Bangladesh	457	367	70	Thailand	283	329	(45)
								Srilanka	331	159	172	Cyprus	190	260	(70)
								Slovenia	323	152	171	Philippines	132	229	(97)
								Iran	312	56	266	Oman	106	591	(485)
								Slovak Rep	262	236	24	Qatar	103	414	(311)
								India	223	47	181	Indonesia	78	150	(72)
								Lithuania	216	112	[illegible]	Mauritius	71	161	(90)
								Kenya	172	119	53	Malta	62	89	(27)
								Estonia	106	52	54	Jorden	54	72	(18)
								Others Countries	41,887	26,416	13,471	Bahrein	43	128	(85)
												Afghanistan	24	136	(112)
												Luxembourg	12	19	(7)
												Rep. of Yemen	9	293	(284)
								Total:	129,014	102,878	26,136	Total:	178,115	221,873	(43,758)
									178,115	221,873	(43,758)				
									307,129	324,751	(17,622)				

EXPORT OF SPORTS GOODS

VALUE IN THOUSANDS US$

COUNTRY	2003-2004 FOOT BALLS COMPLETE	2003-2004 GLOVES (SPORTS)	2003-2004 OTHER SPORTS GOODS	2003-2004 TOTAL	2004-2005 FOOT BALLS COMPLETE	2004-2005 GLOVES (SPORTS)	2004-2005 OTHER SPORTS GOODS	2004-2005 TOTAL
Abu Dhabi	25	10	0	35	406	26	27	459
Afghanistan	88	13	35	136	0	4	20	24
Ajman	0	0	0	0	0	0	4	4
Albania	0	0	0	0	4	0	2	6
Algeria	96	5	87	188	841	1	133	975
Angola	42	0	2	44	0	0	0	0
Anguilla	0	0	0	0	2	0	0	2
Argentina	1340	35	691	2066	4256	201	685	5142
Armenia	0	0	0	0	3	0	5	8
Australia	954	959	2788	4701	914	1127	2461	4502
Austria	595	307	417	1319	1061	273	425	1759
Azerbaijan	0	1	12	13	1	1	5	7
Bahamas	0	0	3	3	0	0	1	1
Bahrain	83	7	37	127	30	0	13	43
Bangladesh	18	31	338	387	79	46	332	457
Barbados	3	17	3	23	0	2	6	8
Belarus	7	9	0	16	0	0	18	18
Belgium	5649	2659	1905	10213	4105	1407	2187	7699
Belize	12	2	1	15	0	0	0	0
Benin	0	0	2	2	0	0	10	10
Bermuda	0	0	10	10	0	0	1	1
Bhutan	2	8	0	10	0	0	0	0

Bolivia	0	0	0	0	2	0	0	2
Bosnia & Herzegovina	0	0	0	0	3	0	14	17
Botswana	0	0	2	2	2	0	5	7
Brazil	575	291	658	1524	1246	243	409	1898
Brunei Darussalam	0	0	0	0	5	0	3	8
Bulgaria	115	60	32	207	104	21	93	218
Cameroon	3	0	0	3	4	0	2	6
Canada	1551	1349	1332	4232	1687	631	1093	3411
Canary Islands	9	0	0	9	0	0	0	0
Central African R.	0	0	33	33	0	0	0	0
Chad	0	0	2	2	0	0	1	1
Chile	2720	95	1495	4310	4730	132	1305	6167
China	163	30	551	744	438	153	230	821
Christmas Islands	0	0	0	0	0	54	0	54
Colombia	70	35	2	107	295	3	32	330
Congo, Republic of	0	0	2	2	0	0	1	1
Costa Rica	129	5	130	264	137	3	1	141
Croatia	302	87	148	537	401	105	94	600
Cuba	42	14	22	78	0	0	6	6
Cyprus	190	22	48	260	132	5	53	190
Czech Republic	763	519	432	1714	869	284	432	1585
Denmark	3846	866	1166	5878	4038	334	1547	5919
Djibouti	0	0	0	0	8	0	0	8
Dominica	0	0	0	0	0	0	20	20
Dubai	10040	1370	11671	23081	7217	566	8106	15889
Ecuador	62	8	25	95	109	23	59	191
Egypt(U.A.R.)	407	2	146	555	450	11	169	630
El Salvador	4	0	1	5	13	0	0	13
Equatorial G.(Ri.Mi)	0	0	2	2	0	0	0	0
Estonia	45	7	1	53	92	4	10	106
Ethiopia	95	7	62	164	89	13	92	194

COUNTRY	2003-2004 FOOT BALLS COMPLETE	GLOVES (SPORTS)	OTHER SPORTS GOODS	TOTAL	2004-2005 FOOT BALLS COMPLETE	GLOVES (SPORTS)	OTHER SPORTS GOODS	TOTAL
Falkland Is.Malvinas	14	0	0	14	37	0	0	37
Fiji	3	0	3	6	0	0	0	0
Finland	805	945	826	2576	1097	768	800	2665
France	5268	5656	4461	15385	4007	3135	4139	11281
French Guiana	0	0	0	0	21	0	0	21
French Polynesia	0	0	0	0	0	0	9	9
French West Indies	11	3	69	83	7	7	225	239
Fujrah	0	0	0	0	19	0	0	19
Gabon	0	0	0	0	0	0	1	1
Gambia	0	0	0	0	0	0	1	1
Germany	20306	8068	12152	40526	16696	3764	10433	30893
Ghana	25	2	23	50	176	0	28	204
Gibraltar	1	0	21	22	0	0	0	0
Greece	2171	414	1251	3836	2221	408	925	3554
Greenland	2	5	20	27	0	0	0	0
Guatemala	72	0	56	128	199	0	7	206
Guinea	0	0	0	0	0	0	57	57
Guinea-Bissau	0	0	1	1	0	0	3	3
Guyana	0	0	171	171	192	6	4	202
Honduras	0	0	0	0	23	0	68	91
Hong Kong S.A.Re.Chi	4534	171	2039	6744	2813	460	927	4200
Hungary	346	221	246	813	1015	78	227	1320
Iceland	69	4	98	171	105	0	18	123
India	19	0	28	47	51	5	172	228
Indonesia	60	18	73	151	36	1	40	77
Iran (Islamic R.)	48	5	2	55	85	49	179	313

Iraq	0	0	0	0	0	0	5	5
Ireland	381	43	612	1036	468	71	960	1499
Italy	6426	3533	4918	14877	9100	2148	3931	15179
Jamaica	23	2	8	33	9	12	39	60
Japan	3303	386	2239	5928	5836	492	2105	8433
Jordan	15	0	57	72	51	0	3	54
Kazakstan	16	9	313	338	107	98	165	370
Kenya	83	11	25	119	91	4	78	173
Korea D.P.Republic	134	0	0	134	13	0	0	13
Korea, Republic of	799	49	259	1107	945	77	212	1234
Kuwait	928	95	353	1376	1364	86	210	1660
Kyrgyzstan/Kyrgyz R.	0	0	1	1	0	0	0	0
Lao People's D.R.	0	0	0	0	4	0	0	4
Latvia	142	2	479	623	392	22	309	723
Lebanon	458	2	56	516	67	44	39	150
Lesotho	0	0	4	4	0	0	0	0
Liberia	0	0	24	24	0	0	1	1
Libyan Arab Jamuhir.	20	0	0	20	49	40	59	148
Lithuania	81	1	29	111	145	10	62	217
Luxembourg	1	5	14	20	0	12	0	12
Macao.China	4	6	0	10	0	0	0	0
Madagascar	77	0	30	107	3	0	1	4
Malawi	13	2	40	55	42	0	12	54
Malaysia	952	111	763	1826	581	57	553	1191
Maldives	0	0	0	0	8	0	1	9
Mali	0	0	2	2	0	0	1	1
Malta	37	0	53	90	18	5	39	62
Mauritania	165	0	162	327	0	0	201	201
Mauritius	19	0	142	161	11	0	60	71
Mexico	6659	101	2902	9662	12175	290	1742	14207
Mongolia	0	0	0	0	1	0	0	1

COUNTRY	2003-2004				2004-2005			
	FOOT BALLS COMPLETE	GLOVES (SPORTS)	OTHER SPORTS GOODS	TOTAL	FOOT BALLS COMPLETE	GLOVES (SPORTS)	OTHER SPORTS GOODS	TOTAL
Morocco	429	4	240	673	1002	0	558	1560
Mozambique	8	8	0	16	9	0	12	21
Myanmar	13	0	12	25	0	3	0	3
Namibia	0	0	0	0	0	0	1	1
Nepal	0	0	1	1	0	0	1	1
Netherlands	11403	2145	5603	19151	13646	1422	6385	21453
Netherlands Antilles	9	2	8	19	0	10	0	10
New Caledonia	3	0	7	10	11	0	25	36
New Zealand	128	113	346	587	62	148	386	596
Nicaragua	0	0	0	0	5	0	0	5
Niger	0	0	0	0	0	0	1	1
Nigeria	80	0	110	190	109	0	43	152
Norfolk Island	0	0	0	0	1	0	0	1
Norway	1246	432	521	2199	1339	294	1163	2796
O.Asia(Tai.For.Pe.Ki	85	191	61	337	126	133	23	282
Oman	189	125	277	591	56	1	49	106
Panama	561	35	151	747	806	135	486	1427
Papua New Guinea	18	0	0	18	0	0	0	0
Paraguay	63	11	6	80	12	1	0	13
Peru	83	1	6	90	103	1	35	139
Philippines	6	30	194	230	4	61	67	132
Poland	2385	408	657	3450	3307	484	795	4586
Portugal	2187	251	1220	3658	1662	115	486	2263
Puerto Rico	9	0	0	9	0	0	0	0
Qatar	35	92	286	413	13	45	45	103
Republic of Maldova	5	0	0	5	0	0	0	0

Reunion	0	0	0	0	0	18	2	20
Romania	54	14	91	159	222	12	51	285
Russian Federation	2346	305	1080	3731	2316	180	1567	4063
Rwanda	0	0	0	0	1	6	0	7
S.Georgia S.Sandw.Is	0	0	0	0	0	1	0	1
Saudi Arabia	3267	920	2186	6373	2210	310	1587	4107
Senegal	60	0	2	62	67	10	0	77
Serbia & Montenegro	0	0	0	0	13	4	38	55
Sharjah	6	0	316	322	394	11	290	695
Singapore	764	254	266	1284	558	171	230	959
Slovakia/Slovak R.	136	28	74	238	178	18	65	261
Slovenia	71	38	42	151	187	24	112	323
Somalia	0	0	3	3	0	0	0	0
South Africa	1151	745	1647	3543	1523	705	1715	3943
Spain	8509	3414	4725	16648	8223	1011	4434	13668
Sri Lanka	4	41	114	159	15	48	269	332
Sudan	20	0	38	58	24	0	9	33
Suriname	61	0	0	61	7	0	0	7
Swaziland	8	10	2	20	22	1	8	31
Sweden	2701	4346	1707	8754	1535	1795	1259	4589
Switzerland	704	313	806	1823	[illegible]	236	243	1250
Syrian Arab Republic*	21	0	18	39	13	0	0	13
Tajikistan*	8	0	0	8	21	0	0	21
Thailand	161	76	92	329	192	55	36	283
Togo	0	0	2	2	3	0	2	5
Trinidad and Tobago	0	0	0	0	0	2	2	4
Tunisia	37	0	27	64	83	1	11	95
Turkey	2700	126	1376	4202	4632	320	1117	6069
Turkmenistan	0	0	10	10	0	0	50	50
Turks & Caicos Is.	3	0	0	3	0	0	0	0
U.R.of Tanzania	7	5	48	60	32	0	6	38

COUNTRY	2003-2004				2004-2005			
	FOOT BALLS COMPLETE	GLOVES (SPORTS)	OTHER SPORTS GOODS	TOTAL	FOOT BALLS COMPLETE	GLOVES (SPORTS)	OTHER SPORTS GOODS	TOTAL
U.S.America	16942	12039	12368	41349	17636	6113	11590	35339
Uganda	32	2	51	85	39	4	49	92
Ukraine	1299	0	386	1685	1755	54	957	2766
United Arab Emirates	0	0	0	0	4713	643	961	6317
United Kingdom	10025	5331	11143	26499	9688	3287	10097	23072
Uruguay	386	8	19	413	294	0	199	493
Uzbekistan	123	16	681	820	3	0	98	101
Venezuela,Bolivar. R	2	39	52	93	367	15	121	503
Viet Nam	3	0	3	6	1	0	0	1
Yemen	221	60	12	293	3	0	6	9
Yug.F.R.(Serb/Monten	27	5	60	92	0	0	0	0
Zambia	27	0	2	29	0	0	2	2
Zimbabwe	36	0	193	229	34	0	413	447
TOTAL:	155,406	60,682	108,663	324,751	174,102	35,728	97300	307,130

Mr. Chairman: Any supplementary? Mr. Brohi.

سینیٹر ڈاکٹر محمد علی بروہی، شکریہ جناب۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ sports کے سامان کی export بڑھانے کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے؟ نمبر 2 کہ sportsکے سامان پر کس شرح سے rebate دی جاتی ہے؟

جناب چیئرمین، جی حامد ہراج صاحب۔

Mr. Hamid Yar Hiraj (Minister of State for Commrece): Mr. Chairman, first of all, I just want to inform the honourable Senator that he has asked in this particular question regarding the exports of sporting goods to all countries of the world. Sir, we have submitted those numbers even, but this is separate but since there are other questions related to this particular subject, I would just want to ellaborate on that. Sir, first of all Pakistan's export are going up at an annual rate approximately 12 to 15% now and we had an annual growth in the last three years. Sir, our exports are going up. The regions are changing, the products are changing and in different areas one needs to keep it in mind, I am just going to give an over view. One needs to keep in mind that it is the private sector which has to indentify the target markets, it is also up to the private sector to indentify in which specific commodities, they need certain type of facilitations. Now, sir directly come to the answer that the honourable Senator has just asked, so we have the Export Promotion Bureau which from time to time keeps directing the exporters and keeps asking them that what type of facilitation they need in form of single country exhibitions, in the form of trying to give them a facilitation from

time to time, in the form of freight subsidies, in the form of, I should say, these Expo of Pakistan. We have recently introduced, our Annual Expo Pakistan function which was introduced last year, we are going to be holding another session in the last week of March. Sir, thats just an over view, if there is another specific question, I would like to answer that sir. Thank you.

Mr. Chairman: Thank you. Yes Bhinder sahib.

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، Annexure-1 اس میں 31 ممالک ایسے ہیں' جہاں ہماری sports goods کا decrease آیا ہے اور اس کی تعداد 43 کروڑ 75 لاکھ 8 thousand ہے جو decrease ہوئی ہے اور جو increase ہے جو انہوں نے فرمایا ہے' وہ صرف 13 کروڑ 47 ایک ہزار ہے۔ ہماری sports goods کی جو decrease ہے' ایک تو countries بھی بہت زیادہ ہیں جن میں decrease ہو گئی ہے' ایک amount بھی بہت زیادہ ہے جو decrease ہو گیا ہے۔ اس کی کیا وجوہات ہیں حالانکہ sports goods پاکستان کا ایک ایسا item ہے جس میں ہم ہمیشہ زرمبادلہ زیادہ کماتے رہے ہیں۔

Mr. Hamid Yar Hiraj: I have already provided the answer that we have just given a distribution of 53 countries which present more than half of our sports goods exports to all parts of the world. Sir, as said earlier, it is up to the private sector to indentify the countries and it is up to the private sector to make sure that their exports go up, Government is only there to supplement and just to cater to their needs. So, we have already in this particular table that in the year 2005 our exports of sporting goods have declined as compared to the last year. I agree with the Senator, we are trying to indentify the problem and we

have already asked the associations to submit us in writing, what was the problems in the last one fiscal year which has resulted to our faulter in the amount of exports.

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب! پھر تو ہماری exports بڑھ ہی نہیں سکتیں۔ آپ کی ساری کی ساری commerce وہ private sector کی ہے اور آپ کی کارکردگی کا یا آپ کے ذخائر کا اندازہ جو ہے، وہ آپ کی imports, exports سے ہوتا ہے تو اگر آپ exports کو نہیں بڑھائیں گے تو Commerce Ministry نے اور کیا کام کرنا ہے۔

Mr. Hamid Yar Hiraj: Sir, this is what I have already said, I hope the honourable Senator has already listened to what I have said. Sir, our exports numbers are going up in the last three years and we are growing at an annual rate of 12.1%, this is what I have already said.

جناب! ہم تو genuine بات کرتے ہیں but we are trying to say as کہ different commodities کا problem, different markets کا problem ہے لیکن over all sir we try کہ ہماری درآمدات ہیں، وہ بڑھتی جائیں جس sector میں بھی ہوں۔ جناب! جو private sector ہمیں approach کرتا ہے، ہم اس پر اسے supplement کرتے ہیں۔ جناب! وہی بات جو میں پہلے بھی کہہ رہا ہوں، میں اس کو دوبارہ repeat کرتا ہوں کہ sporting goods میں ہماری exports پہلے سے کم ہوئی ہیں، اس ایک سال میں اور اس کو دیکھنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ اس کی وجہ کیا ہے۔

جناب چیئرمین: کاکڑ صاحب اور سانگرئی صاحب! آپ دونوں فیصلہ کر لیں کہ آپ میں سے کون صاحب supplementary سوال پوچھنا چاہتے ہیں۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ: جناب والا! کھیلوں سے نکل کر میٹھے پھلوں کی export پر بات کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین، کس پر؟

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ، میٹھے پھل' fresh fruits

جناب چیئرمین، آپ سوال دیکھیں۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ، جناب والا! میں اسی پر آتا ہوں۔ export کی بات ہو رہی ہے۔ ملک کے لئے زرمبادلہ کی بات ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین، دیکھیں! متعلقہ سوال کے بارے میں سوال پوچھا جا سکتا ہے۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ، جناب والا! میں اسی پر آتا ہوں۔

Mr. Chairman: No, Kakar Sahib, you must adhere the Question. it is not a question of general export. It is a کہ ہے ہو رہی بات کی Sport goods Question Hour. You can ask the related question. آپ اس سے متعلقہ سوال پوچھ سکتے ہیں جو آپ چاہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر عزیز اللہ سانکزئی، جناب والا! یہ اس سے related ہے۔

جناب چیئرمین، sports کے ساتھ کیسے related ہے' بتائیے؟

سینیٹر ڈاکٹر عزیز اللہ سانکزئی، بالکل۔

جناب چیئرمین، بتائیے۔ جلدی بتائیے۔

سینیٹر ڈاکٹر عزیز اللہ سانکزئی، 110 فیصد related ہے۔ جناب والا! انہوں نے sports goods کے حوالے سے یہاں table دیا ہے' اس میں پہلے ملک کا نام ابوظہبی ' پھر افغانستان اور اس کے بعد اجمان کا نام ہے۔ انہوں نے 2004 میں اجمان میں 5000 dollar بتایا ہے اور 2005 میں 4000 ڈالر بتایا ہے other goods میں۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اجمان دنیا میں کوئی نیا ملک ہے جسے آپ نے 4000 ڈالر کے فٹ بال یا کوئی سامان دیا ہے؟ میرے خیال میں یہ ایک ریاست ہے اور ملک کا نام UAE ہے۔ لیکن اس کا نام بطور country لکھا ہے۔ ذرا یہ بتا دیں کہ یہ کون سا ملک ہے تاکہ ہمارے علم میں تھوڑا سا اضافہ ہو جائے؟

جناب حامد یار ہراج، یہ الگ ریاست ہے۔جناب والا! ہم GCC ملکوں کو different طریقے سے دیکھتے ہیں کیونکہ Gulf States اپنا الگ الگ نمبر لکھنا چاہتے ہیں and that is what they require. So, sir, ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ہم ہر state کے لیے different طریقے سے اپنی exports کو علیحدہ علیحدہ کر سکیں ۔ جناب والا ! ان کی market access کی strategies اور ہیں اور وہ اپنی imports کے اوپر different tariff وصول کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین، سوال نمبر 45 ۔ جناب محمد علی بروہی۔

45. *Senator Dr. Muhammad Ali Brohi: Will the Minister for Commerce be pleased to state the present position of balance of trade with various countries?

Mr. Humayun Akhtar Khan: Pakistan has trade relations with a large number of countries. During 2004-2005, Pakistan's major trading partners were USA, S. Arabia, China, Japan, Germany, U.K., Kuwait, UAE, Italy and India. These ten countries contribute to 53 per cent of Pakistan's total trade.

Pakistan has positive balance of trade with the major countries i.e. USA, Afghanistan, Hong Kong, U.K., Spain, Italy, Netherlands, France, Turkey, Bangladesh, Belgium and Sri-Lanka. Pakistan has negative trade balance with Saudi Arabia, China, Japan, Kuwait, Malaysia, indonesia, Australia, Switzerland, Korea Republic and Thailand etc. However, Pakistan had a trade deficit amounting to US$ 6.2 billion during 2004-2005. The trade deficit was due to extra ordinary increase of 32.1 per cent in imports, against an increase in exports of 16.9 per cent.

(The detailed balance of trade with various countries may be seen at annex-I). Increase in imports was due to rise in domestic demand for machinery and raw material exceptionally high oil prices in the international market, cumulative impact of gradual reduction in tariff rates and import liberalization.

Annexture-I

Balance of trade with various countries during 2004-2005

Value in thousands US$

Country	Balance of Trade	Country	Balance of Trade
Abu Dhabi	-90555	Cape Verde	2
Afghanistan	708729	Cayman Islands	-5543
Ajman	2466	Central africa-en R	455
Albania	-592	Central africa-en R.	-5
Algeria	12815	Chad	470
American Samoa	-143	Chile	47395
Andorra	-42	China	-1488683
Angola	7439	Christmas Islands	5472
Anguilla	-50	Co te d Ivoire(Fr.Lv	29594
Antigua and Barbuda	16	Cocos (Keeling) Is.	-9
Argentina	-38304	Colombia	15967
Armenia	-547	Comoros	6801
Aruba	101	Congo. Republic of	10342
Australia	-448038	Costa Rica	968
Austria	-42857	Croatia	4123
Azerbaijan	1037	Cuba	800
B Indian Ocean Terr	-126	Cyprus	5025
Bahamas	1226	Czech Republic	1119
Bahrain	-16197	D.R.of Congo	757
Bangladesh	144710	Denmark	-8517
Barbados	61	Djibouti	1408
Belarus	-22551	Dominica	333
Belgium	136004	Dominican Republic	5208
Belize	-63	Dubai	-46781
Benin	20890	East Timor	-24
Bermuda	-130	Ecuador	2441
Bhutan	-403	Egypt(U.A.R.)	-54627
Bolivia	187	El Salvador	5683
Bosnia & Herzegovina	955	Equatorial G.(Ri Mi)	606
Botswana	759	Eritrea	713
Bouvet Island	124	Estonia	6337
Brazil	-136534	Ethiopia	-1402
British Virgin Is	-44	Europien Union	-358776
Brunei Darussalam	-243	Faeroe Islands	-5
Bulgaria	-1629	Falkland Is.Malvinas	-340
Burkina Faso(Fr.Up.V	-746	Fiji	1129
Burundi	-3868	Finland	-123530
Cambodia Fr Kampuche	10876	France	160054
Cameroon	28092	French Guiana	-772
Canada	-2548	French Polynesia	-102
Canary Islands	43	French Southern Terr	-178

Country	Balance of Trade	Country	Balance of Trade
French West Indies	898	Libyan Arab Jamuhir.	2858
Fujrah	-40584	Liechtenstein	-82
Gabon	49	Lithuania	-10141
Gambia	7896	Luxembourg	-3133
Gaza Strip	847	Macao.China	-562
Georgia	-39	Madagascar	15190
Germany	-207994	Malawi	-461
Ghana	15654	Malaysia	-612884
Gibraltar	163	Maldives	-887
Greece	77278	Mali	-26252
Greenland	-1248	Malta	-15571
Grenada	311	Marshall Islands	-23
Guadeloupe	-22	Martinique	98
Guam	2	Mauritania	1690
Guatemala	5662	Mauritius	31060
Guinea	13515	Mayotte	-6
Guinea-Bissau	8285	Mexico	49480
Guyana	475	Micronesia.F.States	-196
Haiti	3494	Monaco	-71
Heard/Mac Donaldls	130	Mongolia	22
Holy See	-319	Montserrat	-15
Honduras	9236	Morocco	-86178
Hong Kong S.A.Re.Chi	463243	Mozambique	32734
Hungary	-41039	Myanmar	-29618
Iceland	156	Namibia	-126
India	-259324	Nauru	196
Indonesia	-504383	Nepal	-1016
Iran (Islamic R.)	-95178	Netherlands	198256
Iraq	11389	Netherlands Antilles	-1553
Ireland	-2949	New Caledonia	-497
Italy	224636	New Zealand	13762
Jamaica	839	Nicaragua	13567
Japan	-1284309	Niger	22909
Jordan	-11793	Nigeria	47514
Kazakstan	8524	Niue	-300
Kenya	-105827	Norfolk Island	144
Kiribati	0	Northern Marianals.	-77
Korea D.P.Republic	-4558	Norway	22611
Korea, Republic of	-369691	O.Asia(Tai.For.Pe.Ki	-192435
Kuwait	-861187	Oman	10835
Kyrgyzstan/Kyrgyz R.	1343	Palau(Fr.pacificls)	31
Lao People's D.R.	-93	Panama	14072
Latvia	299	Papua New Guinea	118
Lebanon	5926	Paraguay	1859
Lesotho	4227	Peru	-2534
Liberia	3693	Philippines	15866

Country	Balance of Trade	Country	Balance of Trade
Pitcairn	36	Trinidad and Tobago	1164
Poland	4310	Tunisia	-13254
Portugal	98057	Turkey	155616
Puerto Rico	1599	Turkmenistan	-12527
Qatar	-119215	Turks & Caicos Is	-13
Ras-ul-Khaimah	-15925	Tuvalu	-8
Republic of Maldova	-20	U.R.of Tanzania	1864
Reunion	1118	U.S.America	1883966
Romania	-26984	Uganda	1480
Russian Federation	-235356	Ukraine	-172626
Rwanda	-6898	Um-ul-Qaiwan	23
S.Georgia S.Sandw.Is	129	United Arab Emirates	-346841
Samoa	-104	United Kingdom	361377
San Marino	17	Uruguay	2251
Sao Tome & Principe	0	US Minor Outlying Is	-472
Saudi Arabia	-2125401	US Virgin Islands	103
Senegal	4224	Uzbekistan	-8418
Serbia & Montenegro	1352	Vanuatu	-74
Seychelles	150	Venezuela,Bolivar R	13083
Sharjah	-69450	Viet Nam	19890
Sierra Leone	3653	Wallis & Futunals	38
Singapore	-316545	Western Sahara(Ri. De	-153
Slovakia/Slovak R	-1113	Yemen	52763
Slovenia	-13802	Yug F.R.(Serb/Monten	0
Solomon Islands	35	Zambia	-13670
Somalia	-1880	Zimbabwe	837
South Africa	69500		
Spain	254657		
Sri Lanka	111017		
St. Helena	-681		
St. Lucia	347		
St.Kitts and Nevis	1		
St.Pierre & Miquelon	1		
St.Vincent/Grenadine	-380		
Sudan	12588		
Suriname	678		
Svalbard/Jan May Is.	19		
Swaziland	-11953		
Sweden	-122213		
Switzerland	-392059		
Syrian Arab Republic	-1066		
Tajikistan	-9000		
Thailand	-336859		
Togo	26188		
Tokelau	0		
Tonga	1681		

ANNEX-I

PAKISTAN'S TEN LEADING TRADE PARTNERS

Value in thousands US$

	Country	2004-2005		Total Trade	Balance of Trade
		Imports	Exports		
1	U S America	1562627	3446593	5009220	1883966
2	Saudi Arabia	2478197	352796	2830993	-2125401
3	China	1842775	354092	2 96867	-1488683
4	Japan	1448807	164498	16[illegible]	-1284309
5	Germany	896582	688588	1585170	-207994
6	United Kingdom	532103	893480	1425583	361377
7	Kuwait	940649	79462	1020111	-861187
8	Dubai	520905	474124	995029	-46781
9	Italy	363696	588332	952028	224636
10	India	547458	288134	835592	-259324
	TOTAL(TOP TEN COUNTRIES)	**11133799**	**7330099**	**18463898**	**-3803700**

جناب چیئرمین: ضمنی سوال۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد علی بروہی : جناب والا! میں یہ معلوم کرنا چاہوں گا کہ حکومت بیرونی ممالک سے اپنی تجارت بڑھانے کے لئے کیا کوششیں کر رہی ہے اور میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ پچھلے سال ہماری برآمدت و درآمدات کی مالیت کیا تھی؟

جناب حامد یار ہراج : جناب والا! ہم نے یہاں سارے tables بنا کر دیے ہیں۔ ویسے میں آپ سے گزارش کروں گا کہ میرے یہ سارے آٹھ، دس سوال inter-related ہیں اور سب کے answers are over laping in the sense that it is basically a general debate about our exports and imports. Our balance of payment جو imports and exports کے توازن کا ہے۔

Sir, I am coming back straight to the question. Sir, in this particular question, honourable Senator has asked that what is the balance of trade of Pakistan. Sir, in the last three or four years since Pakistan has been a great importer of machineries and raw materials, we have negative balance of trade. Our imports have exceeded our exports in the last couple of years which is mainly because of the raw materials and machineries. Sir, our imports as well as our exports have also increased. Even though our exports are increasing, the rate of our exports has gone up on a very high scale but so have our imports. That is why we have negative balance of trade and in this particular answer, it depends again from different countries, it varies from commodity to commodity. It varies from country to country that with which country we are trading in what commodity. As you have seen from the tables, we have and it is provided in all the tables that which country we have what balance of trade. If the

honourable Senator has a specific question about any specific country, I would like to answer that.

Mr. Chairman: Mr. Kakar.

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ ، جناب والا ! یہاں exports and imports میں decrease and increase کی بات ہو رہی ہے۔ ان ممالک کے نام میں سری لنکا کا نام بھی ہے۔ سری لنکا وہ واحد ملک ہے جہاں پاکستان سے fresh fruit زیادہ تعداد میں جاتا ہے۔ specially بلوچستان کے apples وغیرہ وہاں جاتے ہیں کہ یہاں apples کے لئے gradation,vanishing & packing کا ایک یونٹ لگا کر دیں گے۔ وہ وعدہ ہنوز یہ تو بھول گئے ہیں لیکن لوگ مر رہے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ پی آئی اے کے جہاز یہاں سے خالی جاتے ہیں۔ جب سری لنکا یہ مسافر لے کر جاتے ہیں ، کارگو ان کے پاس نہیں ہوتا۔ میں مانتا ہوں کہ واپسی پر وہاں سے پان کے پتے اور چھالیہ وغیرہ لاتے ہیں ۔میں نے خود کولمبو سری لنکا میں وہاں کے سٹیشن مینیجر سے بات کی کہ جہاز پاکستان سے خالی آ رہے ہیں ہمیں rebated وہاں سے پھل لانے دیں۔ انہوں نے کہا کہ جناب ہم نوکری کے آخری دن یہاں enjoy کرنے آئے ہیں یہ ہمارا چکر نہیں ہے ۔

جناب والا! میرے سوال کے دو حصے ہیں۔ کیا کامرس منسٹری وہ اپنا وعدہ پورا کرے گی اور یہ ۲۰۲۰ء تک پورا کرے گی یا نہیں ؟

دوسری گزارش یہ ہے کہ کیا پی آئی اے کا روٹ بدل جائے گا ان نئے حالات میں کہ وہ خالی جہاز جانے کی بجائے ہمیں پھل لے جانے کی اجازت دے تاکہ ایکسپورٹ ہو اور ملک کو billions of rupees income ہو ؛ شکریہ ۔

جناب چیئرمین، وزیر تجارت۔

جناب حامد یار ہراج، جناب چیئرمین! سری لنکا واحد ملک ہے جس کے ساتھ ہم نے FTA sign کیا ہے ۔ ایف ٹی اے free trade area کہلاتا ہے ۔ اس کے بعد ہم اس کے

ساتھ ایکسپورٹ اور امپورٹ بھی کرسکتے ہیں ۔fruit definitely priority ہماری ہے جس طرح کہ
میں اس بات کو ellaborate کرنا چاہوں گا کہ .It is one of the best one in the region
Previously Ministry of Agriculture اور ہم نے بات کی تھی There are some
international standard issues جو کہ جناب ! ہم rectify نہیں کرتے تھے تو اس لئے
یہ سارے ممالک ہمارا فروٹ امپورٹ کرنے کی اجازت نہیں دیتے تھے ۔ جناب! recently ہر ملک
کے ساتھ جب ہم اپنا treaty پی ٹی اے یا ایف ٹی اے sign کر رہے ہیں we are trying
کہ جتنا بھی ہم سے ہو ہم ان کی جو tariffs ہیں non-tariff barriers کہہ لیں یا دوسرے
anti-barriers کہہ لیں Sir, we are trying to rectify those, so that our fruits
get access. Sir, Pakistan is an agrarian economy, and if we can export our
definitely that is what we are focusing on. اس میں fruits, sir,

جناب چیئرمین،صفدر عباسی۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، جناب چیئرمین ! میں وزیر صاحب کی توجہ اس طرف
دلاؤں گا کہ اس وقت پاکستان کا trade deficit کوئی 6.2 billion dollars ہے یہ پچھلے
سال کا ہے ۔ یہ جناب! پاکستان کی تاریخ کا سب سے بڑا trade deficit ہے ۔ اور اس کی جو
وجوہات میں سمجھتا ہوں اور اس سے اگلے سوال کے جواب کو دیکھیں تو وزیر صاحب نے کہا ہے
کہ اس سال جولائی تا نومبر trade deficit 4.5 billion dollars ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو
دو figures ہیں اتنے alarming ہیں کہ اس وقت پاکستان کے اندر جتنا بھی کاروباری طبقہ
ہے بار بار اس حکومت کی توجہ دلا رہا ہے کہ اس قسم کے trade deficit کے ساتھ آپ کتنا
survive کرسکیں گے ؟ یہ جو اپنی economic policies کی بڑائیاں بتاتے ہیں ۔ یہ میں
سمجھتا ہوں کہ اس وقت سب سے بڑی figures ہیں پاکستان کے معاشی حوالے سے۔اسی لئے
ڈالرز پاکستان کے پاس نہیں ہیں۔ Foreign exchange آپ استعمال کر نہیں سکتے ۔ اور یہ جو
trade deficit آ رہا ہے اور پھر مختلف طریقے سے اس کو کم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔
جناب! میں اس حوالے سے صرف حکومت کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس alarming situation

میں آپ کے ان اقدامات سے کچھ نہیں ہوگا۔ یا آپ یہ کہہ دیں کہ جی raw material زیادہ ہوگیا، ہر چیز زیادہ ہوگئی ہے جناب! اس وقت consumers پاکستان میں ریکارڈ تعداد میں ہیں، اس مشینری میں میں سمجھتا ہوں consumer goods بھی شامل ہیں۔ موبائل فونز بھی ان کے آرہے ہیں۔ اس وقت کوئی اجناس ایسی نہیں ہے جو ایکسپورٹ نہ ہو رہی ہو ماسوائے چاول کے۔ گندم، چینی اور پٹرولیم کی قیمتیں جو ہیں وہ گری ہوئی ہیں۔ جب یہ کہتے ہیں کہ پٹرولیم کی قیمتیں گر گئی ہیں تو اس کے باوجود آپ کا 4.5 billion dollars چار مہینے کا deficit ہے۔ جناب! حکومت کیا کر رہی ہے اور پاکستان کو کس طرف لے کر جا رہی ہے؟ میں جاننا چاہوں گا کہ وزیر صاحب کیا فرماتے ہیں کہ کس طرح یہ اس trade deficit کو کنٹرول کریں گے؟

- سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب! تمام trades کا نتیجہ negative ہے تو کیا وزیر صاحب اس سے مطمئن ہیں؟ اسی کے ساتھ ہی اس کا بھی جواب دے دیں۔

جناب حامد یار ہراج: جناب چیئرمین! جس طرح کہ میرے محترم عباسی صاحب اور دوسرے معزز سینیٹر صاحبان نے اس میں add کیا۔ یہاں میں دو تین چیزوں کی طرف آپ کی توجہ چاہوں گا۔ جناب! پاکستان کی تجارت کا جب آپ پچھلے تین سال کا تجزیہ کرتے ہیں تو اس میں جناب! دو، تین چیزیں note کرنے والی ہیں۔ ہماری exports پچھلے تین سال سے مسلسل اوپر کی طرف جا رہی ہے۔ اس کو ہم incremental increase کہتے ہیں۔ الحمدللہ یہ پچھلے کئی سالوں کے برعکس اس دفعہ بہت بہتر ہے۔ اگر ہم پچھلے چار مہینوں کا بھی دیکھیں تو جون 2004 ہماری growth اگر 9.50% تھی تو اس دفعہ 13.50% ہے۔ جناب! میں ایک طریقے سے اس بات سے agree بھی کروں گا کہ ہماری imports ہماری exports کے مقابلے میں بہت زیادہ تیزی کے ساتھ بڑھ رہی ہیں۔ واقعی یہ لمحہ فکریہ تو ہے۔ اس کو آگے جب ہم analyze کرتے ہیں تو اس میں ہم دیکھتے ہیں کہ پاکستان کی foreign investment جس speed سے آ رہی ہیں وہ numbers بھی پہلے سے بہت زیادہ ہیں۔ اسی حوالے سے جتنے Overseas Pakistanis ہیں یا Multi Nationals کی investment کہہ لیں۔ ہماری investment portfolio بھی پہلے سے بہت زیادہ increase کر رہا ہے۔ اب اس چیز کو

جب آپ دیکھتے ہیں۔ یہ بات میں بالکل ان سے اتفاق کروں گا کہ ہماری exports اس speed سے نہیں بڑھ رہی ہیں جس speed سے ہماری imports increase کر رہی ہیں۔ Increment اس کا بہت high ہے لیکن جناب! بات وہی ہے کہ ہماری economic performance جس طرح یہاں بات ہو رہی ہے پہلے سے بہت بہتر ہے۔ اس کو جناب! میں اس طرح justify کروں گا کہ infrastructure building کے لئے ہمیشہ raw material اور جس طرح دوسری چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو مشینری import ہو رہی ہے جناب! وہ long terms effects کی بات ہے۔ جناب! یہ short term ہے۔ Definitely یہ وقت ہے کہ ہماری exports جو تیزی سے اوپر جا رہی ہیں ان کا مجموعہ ابھی اتنا اوپر نہیں گیا کہ وہ ہماری imports کو write off کر سکیں لیکن اس کے باوجود میں یہی بات کروں گا کہ پچھلے ۴، ۵ سال میں جتنی یہاں پر development ہوئی ہے، جتنا infrastructure building کے لئے ہیوی مشینری آئی ہے۔

جناب چیئرمین، مختصر رکھیں تاکہ دوسرے سوالات کی بھی باری آ سکے۔ جی عباسی صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، جناب چیئرمین! ان کا دعویٰ ہے کہ ہماری exports بہت بڑھی ہیں۔ آپ پچھلے ۱۵ سالوں کا ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں۔ پاکستان کی exports کا جو increase ہے وہ تقریباً آپ کو ۲ فیصد ملے گا۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے کہ ۱۲ تا ۱۵ فیصد اگر increase بھی ہوا ہے تو آپ پورا data اٹھا لیں۔ پچھلے ۱۵ سالوں کا آپ data اٹھا لیں تو exports اسی طرح increase ہو رہی ہیں۔ جناب اس Floor of the House پر ہم نے کئی بار یہ کہا تھا کہ موجودہ government WTO کی نئی regime کے آنے کے لئے بالکل تیار نہیں ہے۔ جو WTO کا نیا regime آ رہا ہے یہ حکومت اس کے لئے بالکل تیار نہیں ہے۔ آج کا جو trade deficit ہے یہ اس بات کی نشاندہی کر رہا ہے کہ حکومت موجودہ صورتحال میں جو international environment ہے، جو international trade کی evnironment ہے اس کے لئے بالکل تیار نہیں ہے۔ اسی وجہ سے آج یہ 6.2 billion کا deficit ہے اور اس

سال تو شاید یہ بڑھ کر 8 billion پر پہنچ جائے۔ مجھے تو یہ ڈر ہے۔ جناب! میں ان کو یہ request کروں گا۔ Criticism اپنی جگہ لیکن میں ان کو یہ request کروں گا کہ جن چیزوں کے اندر یہ اس کی وجوہات ڈھونڈ رہے ہیں وہ وجوہات نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین، آپ trade policy پر discussion کے لئے motion move کریں۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، جناب چیئرمین! میری عرض سنیں۔ raw material کے علاوہ دوسری چیزیں زیادہ import ہو رہی ہیں۔ پیٹرولیم کی گرتی ہوئی قیمتوں کے باوجود آپ کا trade deficit بڑھ رہا ہے۔ میں Export میں آپ کو یہ کہوں گا کہ----

جناب چیئرمین، آپ conclude کریں تاکہ دوسروں کو بھی موقع ملے۔ Question Hour کے دوران اتنی تفصیل میں نہیں جاتے۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، جناب چیئرمین! میں بس ایک منٹ میں ختم کر رہا ہوں۔ Unit price جو ۴۲ ڈالر کی تھی وہ گر کر ۲۵ ڈالر پر آ گئی ہیں اس لئے کہ وہ کوٹہ جو ہمیں transfer نہیں ہو رہا، اس کو وہ لوگ کھا رہے ہیں جو ہمارے trading partners تھے۔ جناب چیئرمین! میں اس صورتحال میں حکومت سے request کروں گا کہ kindly آپ اس کو افواہ نہ سمجھیں۔ صرف یہ نہ کہیں کہ economic activity بڑھنے کی وجہ سے یہ trade deficit ہو رہا ہے بلکہ آپ کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے یہ trade deficit ہو رہا ہے۔

Mr. Chairman: Question No.58, Muhammad Akbar Khawaja.

58. *Senator Dr. Muhammad Akbar Khawaja: Will the Minister for Commerce be pleased to state:

(a) the status of recent trade account balance and the import and export performance for the last three fiscal years; and

(b) the reasons for a largest trade deficit witnessed in the last 12 months and measures and steps taken by the Government to

improve country's export performance?

Mr. Humayun Akhtar Khan: (a) Recent trade account ·balance during July-November, 2005 - 2006 was US $ 4.554 billion deficit.

The overall export reached US$14.4 billion during 2004-2005 from US$ 12.3 billion during 2003-2004 showing a strong growth of 16.9 per cent. This remarkable growth was higher than the growth of 11.3 of export target for the year 2004-2005. During 2003-2004 export grew by 10.2 per cent from US $ 11.2 billion in 2002-2003.

The overall import during 2004-2005 increased to US$ 20.6 billion from US$ 15.6 billion registering a significant increase of 32.1 per cent which is higher than the important growth of 27.6 per cent during 2003-2004.

Pakistan's total exports and imports during last three years are given below:-

(Billion US$)

	Export	Import
2002-2003	11.2	12.2
2003-2004	12.3	15.6
2004-2005	14.4	20.6

(b) Reasons for largest trade deficit:

In the last fiscal year 2004-2005, there was an overall external trade deficit of US$ 6.2 billion. This was due to highest ever import bill of

US$ 20.6 billion, which increased the trade deficit inspite of a 17 per cent increase in exports of the same year. The increase in the import was mainly due to the following factors:-

Due to economic revival (GDP increased by 8.4% during the fiscal year) creating greater demand for import of raw material, capital goods and consumer goods. The manufacturing sector witnessed a growth of 12..5%.. This growth was possible with substantial import of machinery, raw material and intermediary goods. The import of machinery went up from US$ 4.2 billion in FY 2003-2004 to US $ 5.9 billion in FY 2004-2005. Similarly, the import of chemical metal groups witnessed increase of 28.8% and 77.2% respectively.

* The increase during 2004-05 was due to increase in unit price of imported items including petroleum products, food products, synthetic fibre, fertilizer, insecticides, plastic material, iron & steel , jute, rubber crude and rubber tyres & tubes.

* Another reason for increase was rationalization of the tariff structure in recent years including massive reduction in duties in line with the multilateral and liberalized trade regime under the WTO system to which we are committed.

* Due to shortage of certain essential commodities like sugar, Government had to facilitate their import to keep consumer prices low.

Steps taken to increase exports:

In the last five years, government has taken a number of Trade Policy initiatives to improve the country's export performance. The principal measures were taken for infrastructure development, capacity building of business enterprises, concessionary export finance for working capital, concessionary project finance for export industries, freight subsidy on exports, cost-free and subsidized warehousing of Pakistani products abroad, financial assistance for achieving conformity with international standards and a host of other supportive and promotional measures. These included the holding of the first Exp-2005 in the Karachi Expo Centre, increased participation in international fairs, sending out trade delegations and negotiations for bilateral Free Trade Agreements (FTAs) with Sri Lanka, China and Malaysia.

جناب چیئرمین، کوئی ضمنی سوال؟

سینیٹر ڈاکٹر محمد اکبر خواجہ، جناب! آپ نے صفدر عباسی صاحب کو میرے سپلیمنٹری کی اجازت دے دی۔ Thank you Abbasi Sahib, I will not repeat that. جناب چیئرمین! میرے سوال کے دو حصے تھے ایک تو trade account balance پر اور دوسرا تھا کہ گورنمنٹ اس کو correct کرنے میں کیا effort کر رہی ہے؟

As my honourable colleague Safdar Abbasi said that it is very alarming, Mr. Chairman! I asked data for the last three years but even if you see the data for 5 or 6 years, we have a negative trade balance. You know the trade account is going in deficit and one of the contributor to our reserve is that trade account. Mr. Chairman! there are claims that this economy is

sovereign, it is not true; it is all due to external assistance. If we analyse the data, it is coming from expatriate community remittances, external assistance, generous lending and other things but nothing is coming from the revenue side. Our FDI, foreign direct investment is still limited to 1.2 billion and for the trade deficit, Mr. Minister is saying that there is an increase.

آپ کی افغانستان کی export 780 million کی ہے۔ پتا نہیں افغانستان کیا بھیج رہے ہیں؟ لیکن----

جناب چیئرمین، مختصر رکھیں، جو issue ہے، question hour میں اتنی تفصیلات میں نہیں جانا ہوتا، باقی سوال رہ جاتے ہیں پھر لوگ اعتراض کرتے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اکبر خواجہ، جی جناب چیئرمین! issue یہ ہے کہ situation is very alarming اور government جو reason بتا رہی ہے کہ ہم نے چینی، پٹرولیم یا یہ وہ منگوایا، یہ reasons ایک سال کے لیے تو apply ہو سکتے ہیں، چھ سال کے لیے نہیں ہو سکتے۔ دوسرا وہ اپنے trade delegations کا بتا رہے ہیں، میں آپ کو بتاؤں کہ ابھی recently, December میں ہمایوں اختر صاحب ایک delegation America اور دوسرے ہفتے میں ہراج صاحب، بارہ بندوں کا delegation لے کر گئے ہیں۔ ہمیں یہ سمجھ نہیں آئی کہ Commerce Ministry ایک ہی مہینے میں دو delegation میں، ایک بڑا منسٹر لے کر جا رہا ہے ایک چھوٹا منسٹر لے کر جا رہا ہے۔ Embassy of Pakistan نے ہمیں feed back دیا ہے کہ please آپ یہ concern show کریں کہ ہم ان Ministers کو کب تک host کرتے رہیں گے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین، ہراج صاحب

Mr. Hamid Yar Hiraj: Honourable Chairman! am I supposed to answer why those delegations went as far as it is related to this question

or do I carry on sir.

Mr. Chairman: Answer whatever you think is related to the question.

Mr. Hamid Yar Hiraj: Sir, as I have already suggested, sir all these questions are related to our economic policies and these questions are related to our trade policy also. I want to recommend that if the honourable Senator can inform us that if he wants to have a full day discussion on the trade policy.

Mr. Chairman: I think that could be better, because many members have observations. You let me know or the members can move it, either way.

سینیٹر ڈاکٹر محمد اکبر خواجہ، جناب چیئرمین! اگر یہ trade deficit نہ ہو ہمارے reserves اس سے بھی بڑھ جائیں لیکن یہ ہمارے reserves کو اور ختم کر رہے ہیں۔

Mr. Chairman: Akram Sahib! you had a question also?

Senator Muhammad Akram Wali: Sir I wanted a small clarification from the honourable Minister. While going through the answers, it was mentioned that India is our major trading partner and in the wake of the imbalance that has been witnessed here, I want to take a clarification. What is the position in terms of trade ,with India. We seem to be importing a lot. There is deficit of trade but there, I think, nothing is being exported. So, I just wanted a clarification specifically in respect of trade with India.

Mr. Hamid Yar Hiraj: Sir, definitely that calls for another separate question but I would just want to give an over view of our trade with India. Sir, Pakistan recently has opened the Wahga border, sir this is the first time in the history of Pakistan and India, that means land trading route has been opened. Sir, as far as Pakistan and India trade is concerned, sir we have a negative and a positive list of those commodities in which we trade and in which we do not trade. Sir, recently, when we had a shortage of sugar, meaning thereby is that sir, the rates of sugar in the local industry.....

جناب چیئرمین، I think زیادہ detail میں نہیں بس یہ ہے کہ if you are taking steps, I think it is not related to question directly.

Mr. Hamid Yar Hiraj: He asked me about the.....

جناب چیئرمین، ہاں لیکن اتنی detail میں تو نہیں جا سکتے۔ یہ Question Hour ہے پھر باقی سوال رہ جائیں گے۔ جناب امین دادا بھائی۔

سینیٹر محمد امین دادا بھائی، چیئرمین صاحب! اس سوال کا جو B part ہے،

the reasons for the largest trade deficit witnessed in the last 12 months and measures and steps taken by the government to improve country's export performance. جناب! اس کا جو یہ part, measures and steps taken by the government to improve the country's export performance, if we see the answer تو جناب اس answer کے اندر یہ جو چار points دیے گئے ہیں یہ سارا جو increase ہوا ہے اور import related ہے but measures taken for export increase, اس میں کہیں جواب نہیں ہے۔

Mr. Hamid Yar Hiraj: That is what I have already said sir. It is basically related to our exports in specific commodities that if our exports in a given specific product, falter, the associations approach the Ministry of Commerce and they also approach the Export Promotion Bureau and sir from time to time we try to accommodate the specific requests from the private sector just to facilitate those particular products in order to increase or give a boost in export to those specific products. Sir, what the honourable Senator has just asked me that how has we improved our export performance. Sir, we just try to give certain points that these things definitely add to our export performance but nevertheless sir, there are 150 other things which definitely have added to increase in our export growth which is now at 16.9 per cent sir.

Mr. Chairman: Mr. Muhammad Akram Question No.62.

62. *Mr. Muhammad Akram Wali: Will the Minister for Commerce be pleased to state the details of the trade/Commerce agreements signed by Pakistan with other countries during the last two years indicating also the names of the countries concerned and the duration of these agreements?

Mr. Humayun Akhtar Khan: (a) During the last two years, Pakistan signed Trade Agreements with following countries:

1. Pakistan.China Preferential Trade Agreement (PTA) signed on 3rd November 2003. (This is the only PTA with any country, which is operationalized). The agreement will become a part of

Early Harvest Programme which will become operational from 1-1-2006.

2. During the visit of Chinese Prime Minister to Pakistan an Agreement on Early Harvest Programme (EHP) wassigned on 5th April, 2005 under which both sides have exchanged their lists for immediate tariff concession. EHP will be operational from 1-1-2006.

3. Pakistan Iran PTA signed on 4th March 2004. The agreement will remain in force as long as both the Parties desire. The PTA will become operationable after its ratification by Iran. Pakistan has already ratified the Agreement.

4. ECO Trade Agreement (ECOTA) signed on 17th July, 2003. Its duration is for 10 years. The Agreement is likely to be finalized by March, 2006.

5. South Asia Free Trade Agreement with SAARC Member Countries Countries signed on 6th January, 2004. The Agreement would remain in force as long as the Parties desire. The Agreement is likely to become opeational from 1-1-2006.

6. Trade and Investment Framework Agreement with USA signed on 25th June, 2003. No time limit.

7. Framework Agreement on Preferential Trading Arrangement between Republic of Turkey and Pakistan was signed on January 20, 2004. No time limit.

8. Trade Agreement between the Government of the Republic of Yemen and the Government of Islamic Republic of Pakistan to further develop and promote the exchange of trade between the two countries and to establish trade relations on the basis of mutual interest was signed on 2-3-2004 in SAANA. It shall remain valid for five years.

9. Framework Agreement on Economic Cooperation between the Government of Islamic Republic of Pakistan and the Governments of the United Arab Emirates, the Kingdom of Bahrain, the Kingdom of Saudi Arabia, the Sultanate of Oman, the State of Qatar and the State of Kuwait that are parties to the charters of the cooperation council for the Arab States of the Gulf, referred to as "GCC States", was signed on 26-8-2004 at Islamabad. This Agreement shall remain valid unless either contracting party giveto the other writing notice of its intention to terminate the Agreement at least six months in advance.

Mr. Chairman: Any supplementary question?

Senator Muhammad Akram Wali: Sir, I go back to the earlier question that I have raised with regard to trade agreements with India and I would once again request, availing this particular question, the Minister to highlight the trade deficit and what kind of trade agreements exist and is it open market in each respective of country.

Mr. Hamid Yar Hiraj: Sir, we have two three types of agreement. The first is the FTA which is called the Free Trade Area. We have the only FTA with Sri Lanka in which we have also positive list and again there are certain commodities in which the Government of Pakistan tries to give shelter to their own domestic industry. So, they put those things on negative list. So sir, our only FTA which has been so far signed is with Sri Lanka. Similarly, what I was trying to elaborate on earlier that as far as Pakistan and India, their mutual trade is concerned, sir both the countries have not yet reached the threshold that there is a free movement of commodities amongst the borders. Sir, there has been a very very big achievements on our part and credit goes to our counterparts across the border also that Wahga Border was opened for the first time in the history of these two countries, which allows, movement of commodities across the border. But sir unfortunately, nothing substantial has been traded yet. Similarly sir, we again have a negative trade balance with India also and what the honourable Senator already asked, we keep signing these PTAs and FTAs across the world with different countries in differnt commodities all the time and we try to make more trading partners so as to create newer markets and newer markets initiates our private sector to just follow on. But sir as earlier mentioned, it is up to the private sector to decide what commodities they want to trade in and in which specific market they want to export any product. The Government is not in the process of exporting commodities on its own sir.

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی۔ جناب چیئرمین! میں وزیر تجارت کی توجہ دلاؤں گا کہ ہم نے جب بھی کسی بھی وزارت سے، یہ سوال کیا تو ان کے پاس ایک stereo قسم کا سوال ہوتا ہے کہ ہم بتدریج آپ کی تجاویز پر عمل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں یا ہم یہ کریں گے۔ جب ہم ان سے to the point سوال پوچھتے ہیں کہ آپ نے کیا کیا ہے۔ اب مثال کے طور پر میں نے یہ سوال کیا تھا کہ آپ کی تجارتی پالیسی میں توازن کیوں نہیں ہے تو بجائے اس کے کہ وہ ہمیں جواب دیں صرف لفظوں کے ہیرپھیر میں انہوں نے ہمیں ٹرخانے کی کوشش کی ہے۔

جناب چیئرمین! کسی بھی وزارت میں پالیسی ساز یا ان کے think tank ہوتے ہیں وہ جیسا کہ سینیٹر صفدر علی عباسی صاحب نے point out کیا 6.2 billion Dollars کا جو ہمیں deficit ہوا ہے تو اس کے ختم کرنے کے بارے میں انہوں نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں۔

میرا دوسرا point یہ ہے کہ ہمارے صوبہ بلوچستان کی سرحدات دو ممالک کے ساتھ ملتی ہیں۔ ایران کے ساتھ اور افغانستان کے ساتھ۔ اسی فورم پر میں کئی دفعہ وزیر تجارت کی توجہ مبذول کروائی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ تیل کی قیمتوں میں اضافہ، جبکہ میں نے ان کو یہ بتایا تھا کہ اگر آپ ہمیں یہ trade regularise کر کے پالیسی ہمیں دے دیں تو ہم آپ کو سستا تیل دینے کے لئے تیار ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ وہ ہمیں 36.25 per litter تیل مہیا کر کے وہ کس طرح صنعت کو energise کرنا چاہتے ہیں۔ جبکہ میں ان کو اس وقت بھی دس روپے فی لیٹر دے سکتا ہوں۔ میرا ضلع خاران، تربت میرا ضلع ہے میں ان کو دے سکتا ہوں۔

جناب چیئرمین، مختصر رکھیں، اس طرح تو لوگوں کے سوال رہ جائیں گے۔ اب میں ممبروں کو کیا بولوں یہ خود آپ کو احساس ہونا چاہیے۔ to the point جواب لے لیں اور آگے چلیں۔ یہ تقریروں کا وقت نہیں ہے۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، ہمارے کہنے کا فورم یہی ہے۔

جناب چیئرمین، سوال پوچھیں، اگر کوئی سوال ہے تو پوچھیں۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، ہم اپنے پالیسی بنانے والوں کو یہ کہنا چاہتے ہیں کہ خدارا آپ کچھ ایسی پالیسی بنائیں۔

جناب چیئرمین، میرا خیال ہے سوال آپ پالیسی کے تحت discuss کرلیں۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی ، بلور صاحب تو اپنی بات کہہ کر چلے جاتے ہیں اب ہماری بھی تو سنیں ناں۔

جناب چیئرمین، میں نے اسی لئے کہا ہے کہ to the point رہیں۔ اس طرح باقیوں کے سوال رہ جائیں گے ۔ Question Hour means you can only ask the question not make the statement.

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، جناب چیئرمین! یہ اس ہاؤس کو assurance کروائیں کہ جو ان کے think tank ہیں یا policy makers ہیں ان کو یہ کہہ دیں کہ جو ہمارے سرحدی اضلاع ہیں ان کے ساتھ کم از کم کسٹم یا کامرس کے حوالے سے جو سہولیات ہیں ۔ اب ایک پرمٹ کے لئے ہم اسلام آباد آتے ہیں۔

جناب چیئرمین، اچھا آپ تشریف رکھیے۔ جناب امین دادا بھائی آپ کا بھی اس پر سپلیمنٹری تھا۔ جی منسٹر صاحب آپ کو اس پر کوئی جواب دینا ہے۔

جناب حامد یار ہراج (وزیرمملکت برائے تجارت)، جناب میں یہی گزارش کروں گا کہ اس سارے سوال کا میں نے انگریزی میں جواب دے دیا ہے۔ اب میں اس کو translate کر دیتا ہوں۔ جناب ---

جناب چیئرمین، جب جواب آچکا ہے پھر repeat نہ کریں۔ I think سب کا ٹائم محدود ہے' ظاہر ہے آپ کہہ چکے ہیں کہ ٹریڈ پالیسی ہے۔ جو جو سوال کر رہے ہیں وہ آپ بتا چکے ہیں۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی ، ٹریڈ پالیسی سن سن کر ہمارے کان پک چکے ہیں کہ یہ ہو گا' وہ ہو گا۔ reality کا بھی کچھ خیال رکھیں۔

جناب چیئرمین، جی دلاور عباس صاحب۔

سینیٹر سید دلاور عباس ، جناب چیئرمین! میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ

is the Government of Pakistan considering, after going through the details of this question, the MFN status for India or not? Because India has given us MFN that is why India is not encouraging to trade more with us, because we have not given MFN status to India.

Mr. Hamid Yar Hiraj: Honourable Chairman! the trade of Pakistan with India, this issue has been in the media for the last one and half years now. Sir the Ministry of Commerce form both the sides have tried to have a reciprocity of arrangement between the two countries. Sir, nevertheless the MFN status which is called the Most Favourite Nation status. Sir, in fact is a misleading term, it just gives this idea that a specific country has given this MFN status to one country. It does not mean that they have given any favour to this particular country. It is just that they are treating this particular country just like rest of the world. As far as the trade between India and Pakistan is concerned I just want to highlight one issue and sir, that is Pakistan and India both sides have a large negative list of products which they do not want to trade in and sir that is the issue which we feel on our side that even if we give MFN to India and if we have an increase negative list it would not solve any problem. Sir we are trying to have mutually beneficial arrangement for both the countries and we have told the FPCCI. The Federation of Pakistan Chamber of Commerce and Industries to invite the FICCI which is the Indian Federation Chamber of Commerce and Industries to sit

together and give guidelines to the governments across the border and give some specific directions to the governments of both the sides that in what specific commodities we need to start trading in. So, as to start building the confidence measures and ultimately we can reach a threshold that there is free movement of trade between the two countries.

جناب چیئرمین، ڈاکٹر اسماعیل بلیدی - Must be question brief.

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی، میں نے وزیر موصوف سے یہ سوال کیا تھا کہ ایکسپورٹ امپورٹ کے معاہدے کتنے برس کے تھے اور یہ بتائیں کہ import, export پچھلے چار سالوں کے دوران زیادہ ممالک کے ساتھ کرنے کی کیوں ضرورت نہیں پڑی۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس میں آپ کس طرح یہ معاہدے کرتے ہیں؟ اس کا کوئی Board ہے یا Minister کی مرضی ہے یا ضرورت کے مطابق آپ کرتے ہیں جہاں بھی آپ لوگوں کا جی چاہے اور چاہے فائدہ ہو یا نقصان ہو، آپ ان کے ساتھ کس طرح---

جناب چیئرمین، مختصر رکھیں - کیا criteria ہے، criteria بتادیں - تشریف رکھیں۔ Suplementary میں ایک چیز پوچھیں۔ اتنا لمبا نہ کریں کہ وہ بات ہی نہ ہو۔ تشریف رکھیں۔ criteria پر چلیں۔

جناب حامد یار ہراج، جناب چیئرمین! ابھی سارا ہاؤس متفقہ طور پر اس نتیجہ پر پہنچا تھا کہ پاکستان کی exports کم ہیں اور imports زیادہ ہیں اور ہم سب کو مجموعی طور پر کوشش کرنی چاہیے کہ کس طریقے سے ہم اپنی exports کو اتنا بڑھا سکتے ہیں کہ ہماری imports اور exports ایک دوسرے کے برابر ہو جائیں تو Sir basic criteria یہی ہے اور reciprocity کی base پر یہ سارے agreement sign کیے جاتے ہیں۔

جناب! اگر ہماری خواہش ہو کہ پاکستان ایک معاہدہ کسی ملک کے ساتھ کرنا چاہتا ہے تو دوسرے ملک کا اگر ویسا ہی سسٹم ہو گا تو ہم اس پر پہنچ سکیں گے otherwise ہم معاہدہ نہیں کر پائیں گے۔ اس کو تھوڑا سا highlight کرتے ہوئے، ہماری سب سے زیادہ exports

United States کو جاتی ہیں۔ دوسرا سب سے بڑا economic block جہاں ہماری exports جاتی ہیں وہ European Union ہے' اس وقت میں سب یورپین ممالک کو اکٹھا گن رہا ہوں۔ اس حوالے سے جناب we try کہ یہ جو دو focussed markets ہیں' یہاں ہماری 62% exports جاتی ہیں۔ We try to focus sir, major exports ہماری بھی textile related ہیں So ان چیزوں کو مد نظر رکھتے ہوئے' ان parameters کو سامنے رکھتے ہوئے ہم کوشش کرتے ہیں کہ جہاں ہماری textile commodities کو بہتر access مل سکتی ہے تو ہم پہلے ان ممالک کا پیچھا کریں۔ اسی طریقے سے جہاں پر ہماری already existing exports بہت زیادہ ہیں ہم کوشش کرتے ہیں کہ ان ممالک میں ہمارے exporters کو بہتر مراعات حاصل ہوں۔ اس base کو سامنے رکھتے ہوئے ہم کوشش کرتے ہیں کہ وہ ممالک ہمارے ساتھ reciprocity کی بنیاد پر معاہدے sign کریں۔

جناب چیئرمین، جی مہیم خان صاحب۔

سینیٹر مہیم خان بلوچ، میں وزیر صاحب کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ ہمارے دونوں وزراء اعظم جمالی صاحب اور شوکت عزیز صاحب نے ایران کا دورہ کیا اور ایران کے دورے کے دوران دونوں دفعہ ایران Government کی طرف one billion dollars کی تجارت کی انہوں نے offer کی۔

جناب چیئرمین، آپ statement دے رہے ہیں' سوال کریں۔

سینیٹر مہیم خان بلوچ، لیکن اس پر عمل درآمد نہیں ہو سکا اس کی وجوہات کیا ہیں۔ گو کہ ایران ہمارا ہمسایہ ہے اور ان کے ساتھ تجارت میں ہمارا خاصا فائدہ ہے۔

جناب چیئرمین، تشریف رکھئے۔ جی وزیر صاحب اس پر عمل درآمد نہیں ہوا ہے۔

جناب حامد یار ہراج، جناب پاکستان اور ایران نے PTA sign کیا تھا' which is the Professional Trade Agreement لیکن اس کے بعد جب دونوں ممالک کے وزیر تجارت اکٹھے بیٹھے تو یہ طے نہیں پایا کہ کونسی commodities پر ان کو کیا access level ہم دے سکتے ہیں یا کون سی commodities پر access level ان کو درکار ہے تو جناب

mutually کوئی parameters draw ہو نہیں پائے ہیں۔ اصل میں یہ کسی ملک کی طرف سے دیر یا سویر نہیں ہوتی۔ ایران ہمارا ہمسایہ ملک ہے اور Pakistan wants کہ ہمارا ان کے ساتھ Trading Agreement پایہ تکمیل کو پہنچ سکے لیکن ابھی تک ہم اس کو materialize نہیں کر سکے اور اس میں کوئی غفلت کی بات نہیں ہے۔ اس میں mutually beneficial arrangement ابھی تک طے نہیں ہو پایا۔

جناب چیئرمین، رضا صاحب۔

سینیٹر رضا محمد رضا، سارے سوالات کا جواب ایک ہے۔ جی Sir جواب بھی ایک ہے سوال بھی ایک ہے۔ تجارتی خسارہ اس لیے ہے کہ ہم نے اپنی منڈی کو خارجی مصنوعات کی منڈی میں تبدیل کیا ہے۔ ہمارے پاس بیچنے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔ ہم سب کچھ خرید رہے ہیں، یہی وجہ ہے 21% ہماری exports میں اضافہ ہوا ہے۔

یہ جو ہم کہتے ہیں agreements ہوئے ہیں، ہم نے بہت سارے agreements کیے ہیں، چائنا کے ساتھ، سارک ممالک کے ساتھ، ایکو ممالک کے ساتھ، ایران کے ساتھ۔ جناب مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے پاس اس ملک میں export کے لیے بہت کچھ ہے اگر ہماری Trade and Commerce Ministry کوئی اہلیت ثابت کرے۔ جناب! millions of tons کی تعداد میں ہمارے پاس سیب ہے اور جب بھی ہم ٹریڈ کرتے ہیں تو ہم ایران سے منگوا لیتے ہیں۔ ٹھیک ہے ہمارا دوست ملک ہے لیکن کس کی مد میں، ہم پیاز منگوا لیتے ہیں، ہمارے تمام علاقوں میں۔۔۔

جناب چیئرمین، سوال کیا ہے مختصر رکھیں۔

جناب رضا محمد رضا، جناب! سوال میرا یہ ہے کہ آپ نے کوئی ایسے agreement کیے ہیں جس میں ہماری زمین ہے، جس سے آپ ناراض ہوں گے، ہماری سرزمین پشتون خواہ کی جو ہے۔ وہاں fruits ہیں۔ باہر کوئی بھیجے بہت بھاری قیمتی چیزیں ہیں۔ مختلف قسم کے minerals ہیں۔ جناب خشک اور تازہ میوے ہیں۔ ان کے لیے آپ اگر کوئی ایکسپورٹ نہیں کریں گے تو آپ کیا کمائیں گے۔ آپ تو صرف labour بیچ رہے ہیں اور صرف سستی محنت

بھیج رہے ہیں۔ اپنی منڈیوں کو ناقص خارجہ پالیسی کی وجہ سے امپورٹ کے لیے تبدیل کر دیا ہے---

جناب چیئرمین، رضا صاحب سن لیا ہے تشریف رکھیے۔

جناب حامد یار ہراج، جناب! میں نے پہلے بھی گزارش کی تھی۔ آپ کا جب بھی دل کرے تو کسی وقت ٹریڈ پالیسی پر بحث کروا لیں۔ اس سے بہتر ہوگا ہمارے ایک سینیٹر صاحب نے بڑی مزے کی بات کی کہ ایک trade delegation گیا تھا تو ان کو اس پر بھی اعتراض ہے۔ جناب ہمارا مقصد یہی ہوتا ہے کہ WTO کا ہمارا جنیوا میں مشن ہے۔ اسی طریقے سے ہمارا جو trade delegation تھا ان کے ذریعے شروع کیا تھا یہ procedure تو اس کا مقصد یہ تھا کہ پارلیمنٹرین کو basic information فراہم کرنا کہ پاکستان انٹرنیشنل مارکیٹ میں کہاں stand کرتا ہے۔ ہماری کیا strength ہے کیا ہماری weaknesses ہیں اور اس کو across the board ہم کس طریقے سے بہتر کر سکتے ہیں۔ یہاں پر کوئی لڑائی تھی یا یہاں پر کسی کو mislead کرنے کی بات نہیں ہو رہی۔ یہاں پر صرف کوشش یہی ہے کہ کس طریقے سے ہم یہ ایکسپورٹ بڑھا سکتے ہیں and sir, we want to take all the members of the Senate and the Opposition also that they should be with us and they should come up with recommendations ہمیں بتائیں کہ ہم کہاں غلطی کر رہے ہیں۔ ہمیں بتائیں کہ کونسی commodities ٹھیک نہیں ہیں، کونسا PTA sign نہیں کرنا تھا تو مقصد یہی تھا۔ میرے محترم سینیٹر صاحب نے ابھی پوچھا کہ ہم پھل ایکسپورٹ کیوں نہیں کرتے ہیں۔ minerals export کیوں نہیں کرتے ہیں۔ میں نے پہلے بھی یہ باتیں کی ہیں۔ میں دوبارہ repeat کر رہا ہوں کہ پرائیویٹ سیکٹر ہی اس کا initiative لیتا ہے اس کے اندر ہم نے different boards بنائے ہوئے ہیں۔ When some private corporation applies to the Ministry of Commerce ہم جناب! ان کو سبسڈی سے لیکر single country exhibition تک ہر قسم کی مراعات دینے کے لیے بھی تیار ہیں۔ ہم جناب! ہر قسم کی facilities دیتے بھی ہیں۔ جناب! یہ رہا کہ کونسی product کونسے ملک میں

So, that is shown on the number table also. I hope جا رہی ہے یا نہیں جا رہی ہے۔ sir, کہ questions کے answers پڑھا بھی کریں۔

Mr. Chairman: Mrs. Tanveer Khalid Question No.68.

68. *Senator Tanveer Khalid: Will the Minister for Commerce be pleased to state the steps taken by the government for promoting the export of Pakistani bed linen in the European countries?

Mr. Humayun Akhtar Khan: Following steps have been taken by the Government to promote the export of Pakistani Bedlinen including export to European countries:

(1) Government in consultation with private sector is making all out efforts to reduce the antidumping duty on Bedlinen imposed by EU. The duty has been reduced from 13.1% to 9.9%. Efforts are being made for elimination or further reduction of the duty. The reduction in Anti-dumping duty will give a boost to our Bedlinen exports.

(2) EPB takes various measures for facilitating our exporters. It also subsidizes participation in Exhibitions including most prestigious and expensive exhibition of Hemtextile Germany.

(3) Import of plant, machinery and equipment (whether or not manufactured locally), including parts thereof is zero rate for sale tax under SRO 530(I)/2005 if imported;

(a) against statutory rate of customs duty of 5% or

(b) against notification under section 19 of the customs Act,

1969 (IV of 1969).

(4) Custom duty on man-made Fibers has been rationalized in the Budget 2005-06.

(5) Government is establishing a Textile City at Karachi.

(6) Expo 2005 was held in Karachi from 2 - 5 February 2005. Exporters of Bedlinen exhibited their products. Over 1000 foreign buyers including EU visited the Expo. This Government is now organizing Expo 2006 from March 29 to April 2, 2006 to showcase Pakistani products and to attract foreign buyers.

(7) Government is taking steps for encouraging production of contamination free cotton which will improve the quality and value of textiles exports.

Mr. Chairman: Any supplementary on 68? Mr. Ahmed Ali has the floor now.

سینیٹر احمد علی، شکریہ جناب چیئرمین! منسٹر صاحب ماشاء اللہ بڑے سلجھے ہوئے انسان ہیں اور بڑے اچھی باتیں کر رہے ہیں۔ میں ابھی دیکھ رہا ہوں کہ جناب ایک نئی چیز کامرس منسٹری کی طرف سے announce کی گئی تھی جس سے incentive ملے ایکسپورٹ کو، جب ہم نے سیز ٹیکس کو بلاک کیا تھا تو اس سے ایسا لگ رہا تھا کہ شاید ٹیکس کی وجہ سے ایکسپورٹ down ہو جائے۔ ان لوگوں نے ایک scheme announce کی کہ جناب! ٹیکسٹائل کو 6% rebate دیں تو یورپین ملکوں کو ایکسپورٹ بڑھے گا اور دو بلین روپے already in this Head میں جا چکے ہیں اور ایکسپورٹ ابھی تک اٹھی نہیں ہے بلکہ کراچی میں باقاعدہ gang war ہو رہی ایک پیپر کے ذریعے، جو shipments جا رہی ہیں اور مہریں لگ رہی ہیں کہ یہ تو یورپ جا رہی ہیں اور صرف چار associations کو انہوں نے کہا کہ سندھ یہی کر سکتی ہے۔ میری

سمجھ میں یہ نہیں آ رہا کہ یہ لوگ distribution کیسے کر رہے ہیں ان کو تو سب کو permission دے دینی چاہیے تھی۔ چار کو announce کیا۔ وہ کرتا دھرتا ہیں اور اب سندھ میں gang war ہو رہی ہے اور یہ مجھے سمجھائیں کہ اس کا فائدہ کیا ہے اور آپ کیا اس کو روکیں گے۔ یا اس کو continue کریں گے۔

جناب حامد یار ہراج، جس طرح میں نے پہلے بتایا تھا کہ جناب! ہماری ایکسپورٹ جو ہے textile exports and textile related ہیں۔ جس پر معزز سینیٹر صاحب نے یہ سوال کیا ہے۔ Sir, Export Promotion Bureau جس کا Head Office کراچی میں ہے different قسم کی schemes چلاتا رہتا ہے۔ یہ جس قسم کی facilitations کی بات کر رہے ہیں procedure ہے کہ جب تک ایک کمپنی ایکسپورٹ پروموشن بیورو کو apply نہیں کرے گی اس کمپنی کو ہم short list نہیں کریں گے۔ اب تک جس جس نے apply کر دیا ہے۔ مجھے exact details کا تو علم نہیں ہے کہ کونسی چار کو کیوں ان کی short listing کی گئی لیکن جناب! اس کا جواب یہ ہے کہ جنھوں نے apply کیا sir, restricted access ہوتی ہے یا restricted benefit ہم دے پاتے ہیں۔ Sir, we try to evenly divide it amongst the number of applicants. اب جناب! یہ apply ہی نہیں کریں گے اور مجھے معلوم نہیں ہے کہ یہ اپنی کسی کمپنی کے حوالے سے بات کر رہے ہیں یا کسی special market کی بات کر رہے ہیں۔ جناب! ٹیکسٹائل کی ہماری export subsidy ختم ہو چکی ہے in the international market لیکن اس کے باوجود ہماری ٹیکسٹائل کی exports نے fault نہیں کیا ہے sir, in different markets we are trying to create کہ ہماری textile products کی نئے countries میں رسائی ہو۔ اسی طریقے سے ہم کوشش کر رہے ہیں جس طرح یہ European Bed linen کا سوال تھا اس میں میرا خیال تھا کہ اس سے related جواب آئے گا۔ جناب! ہماری ایک سال کی کاوشوں کے بعد 13.1% anti dumping duty لگی تھی اسی بات پر۔ Anti dumping duty وہ ملک لگاتے ہیں جن کو شکایت یہ تھی کہ Pakistani government sir, on top of the cost of production of these products کہ زیادہ

مراعات حکومت پاکستان اس industry کو دے رہی ہے اور اس کی وجہ سے ہماری cost of production نیچے ہے اور ہماری Bed linen یورپین مارکیٹ میں سب سے سستی ہے۔ اس baseپر ہم پر anti dumping duty لگائی گئی تھی اور میرے خیال میں یہ کافی positive چیز تھی ہمارے ملک کے لئے ۔ میرا تو خیال تھا کہ یہاں کافی industrialist بیٹھے ہوئے ہیں وہ یہ بات کریں گے کہ Ministry of Commerce نے بڑا اچھا کام کیا تھا اور ہمیں اتنا support کیا تھا اس کے بجائے جناب ! میں اس وقت سے criticism ہی سن رہا ہوں لیکن میں یہ بات کروں گا کہ 13.1% anti dumping duty لگی تھی اور اب اس کو ہم 9.9% پر لے آئے ہیں۔

We are still working with the European Union sir.

جناب چیئرمین، لمبا ہو جائے گا ۔ ایک ہو گیا ہے نا۔ وقت ختم ہو رہا ہے ۔

سینیٹر احمد علی، یہ ان کے لئے بہتر ہے بلکہ ساری قوم کے لئے بہتر ہے ۔ یہ کسی individual company کی بات نہیں ہو رہی ۔ یہ Associations کی بات ہو رہی ہے ۔ ساری Associations certified by Ministry of Commerce تو اس میں applications دینے یا نہ دینے کا کیا سوال ہے ؟ It is a policy, general policy جس کو implement ہوجانا چاہیے تھا لیکن اس کو چار تک کیوں کیا گیا ؟ جب چار پر کیا گیا تو ساری کرپشن کی جڑ بن گئیں۔ دو بلین روپے سٹیٹ بنک سے اس مصیبت میں جاچکے ہیں اور ان کو کیا فائدہ ہوا؟ میرا صرف یہ سوال ہے ۔

جناب چیئرمین، مسز تنویر خالد صاحبہ۔

سینیٹر تنویر خالد ، میں اس سلسلے میں صرف یہ پوچھنا چاہتی تھی کہ کپاس کی آلودگی کو ختم کرکے اس کو بہتر بنانے کے کیا اقدامات کر رہے ہیں ۔ کوئی ایک very prominent قدم ہو تو وہ بتا دیں اور یہ کہ یہ کپاس اگر polluted ہوتی ہے تو اس سے جو linen export کی جا رہی ہے اس کی کوالٹی میں فرق ہے ۔اس سے بہتر دوسری جگہ کی linen ہے جو اس سے سستی ہوتی ہے ۔

جناب چیئرمین، اس سوال کو مختصر رکھیں ۔

سینیٹر عزیزاللہ سانکزئی، کیا وزیر صاحب مہربانی کرکے بتائیں گے کہ اس سوال کے "ب" حصے میں لکھا ہوا ہے کہ حکومت آلودگی سے پاک کپاس کی پیداوار کو بڑھانے کے لئے اقدامات کر رہی ہے۔ یہ آلودگی کیا ہے؟ یہ بتائیں گے۔ نمبر ۲۔ یہ بتائیں گے کہ کیا اقدامات انہوں نے کیے ہیں؟

جناب حامد یار ہراج، جناب! جس طرح honourable Senator Sahiba نے اور ہمارے بھائی سینیٹر صاحب نے یہ بات کی sir, contamination free cotton کی پاکستان میں بات ہوتی رہی ہے۔ ہماری جتنی بھی local textile industry ہے ان کو سب سے بڑا اعتراض پاکستانی کاٹن پر ہے جس کو ہم پھٹی کہتے ہیں۔ Sir, it is one of the best quality cotton in the world, provided sir, اگر ہم صحیح طریقے سے اس کی picking کرسکیں اور صحیح طریقے سے ہم اس کو gin کرسکیں۔ Sir, contamination free cotton کی جو بات کرتے ہیں اگر ہماری lint cleaners کا میں ان کو جواب دوں گا کہ Ministry of Agriculture and Ministry of Industries نے ایک joint initiative لیا ہے کہ جتنے بھی ginneries ہیں to start with ان میں lint cleaners لگائے جائیں جس کے بعد یہ والا issue ختم ہو جائے گا۔ Sir, on a trial basis یہ کام شروع ہو چکا ہے south Punjab میں، اس سیزن سے شروع کردیا گیا ہے۔ اگلا سوال جو انہوں نے کیا ہے international standard کے حساب سے میں یہاں یہ بات بھی ضروری سمجھوں گا کہ میں یہ بتاتا چلوں کہ پاکستان میں جو کہ کاٹن کی مارکیٹ ہے یہاں پر ہم cotton export بھی کرتے ہیں، ہم import بھی کرتے ہیں اسی حوالے سے ہماری sugar export بھی ہوئی اور import بھی ہوئی ہے Sir, we are trying to make sure کہ اچھی کوالٹی کی چیز کوئی یہاں سے اگر export بھی کرنا چاہتا ہے۔ we are trying to make it a free regime تو اس حوالے سے الحمد للہ ہماری cotton is one of the best found in the world ہماری cotton industry بہت strong جا رہی ہے اور اس کو ہم مزید بہتر کر رہے ہیں۔

Mr. Chairman: Today the last question 70-B. Mr. Ilyas Bilour.

نہیں نہیں سانگزئی صاحب تشریف رکھیئے' آپ کا دوسرا colleague کھڑا ہے اس کو بولنے دیں۔ آپ اس پر independent سوال پوچھ لیں۔ اگر اس میں کاٹن کے سوائے کوئی باہر کی چیز موجود ہو۔ ہراج صاحب یہی ہے نا؟

سینیٹر ڈاکٹر عزیز اللہ سانگزئی، اگر یہ ہاں کر دیں تو میں کہتا ہوں کہ پاکستان میں صرف ضلع نہیں ایک تحصیل بتا دیں جنہوں نے contamination free cotton لی ہو' مجھے وہ بتائیں۔

جناب چیئرمین، وہ جب pick کرتے ہیں' ginning کے وقت آتی ہے' اس پر filter لگتے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر عزیز اللہ سانگزئی، جناب وزیر صاحب کو غلط briefing دی گئی ہے' ایسی کوئی چیز نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، آپ cotton policy discussion پر دے دیں' اس پر بحث کرلیں گے۔ بلور صاحب کو موقع دیں وقت گزر رہا ہے۔ سوال نمبر 70-B ۔

70-B . *Senator Ilyas Ahmad Bilour: Will the Minister for Commerce be pleased to state:

(a) the number of 'B' class fake associations in the Federation of Pakistan, Chambers of Commerce and Industry:

(b) the number of Chambers of Commerce and Industries in the country which are not operating at present; and

(c) whether it is a fact that an Ex-DTO had prepared a list of the fake Associations/Chambers in the country and checked the same physically, if so, the action taken against them so far?

Mr . Humayun Akhtar Khan: (a) There are 89 'B' class Associations licenced by the Ministry of commerce . All these

associations are affiliated with the Federation of Pakistan Chambers of Commerce and Industry. It is not possible without making proper investigation to say if any of these is fake.

(b) Four dormant and inoperative Chambers of Commerce and Industry were identified. Licences of two out of these four have been revoked and disciplinary action against the remaining two is underway.

(c) Reply to this part of the question can only be given when the name and tenure of Ex-DTO is specified by the Honourable Senator. There have been a number of Directors Trade Organizations appointed under Trade Organizations Ordinance, 1961 form time to time.

Mr. Chairman: Any supplementary? Mr. Ilyas Ahmed Bilour.

Senator Ilyas Ahmed Bilour: Thank you very much. First of all I will just request the honourable Minister for Commerce, he is not here.

Mr. Chairman: Minister of State is here.

سینیٹر الیاس احمد بلور، جناب! ایک سوال کے ایک جُز کو بیچ میں سے کھا گئے ہیں'

میں نے (C) میں لکھا تھا کہ Whether they intend to take the action, as honourable Minister for Commerce has promised in Karachi Chamber of Commerce and Industry اس کا وہ جواب کھا گئے ہیں۔

جناب چیئرمین، یہ کدھر لکھا ہوا ہے؟

سینیٹر الیاس احمد بلور، یہ میں نے جو بھیجا ہے اس پر لکھا ہوا ہے' انہوں نے یہاں نہیں لکھا۔

جناب چیئرمین، نہیں آپ کا question تو admit ہوا ہو گا۔

سینیٹر جناب الیاس احمد بلور، جو میرا letter admit ہوا ہے وہ میں آپ کو دے دوں گا۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ honourable Minister نے کراچی chamber میں یہ commitment کی تھی کہ جعلی رجسٹریشن ہے اور جو جعلی chambers ہیں ان کو take up کریں گے۔ میں اس پر re question کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں فرمایا ہے کہ 89 'B' class Associations registered and all that جناب اس میں بات یہ ہے کہ یہ صحیح کہتے ہیں کہ انہوں نے licence issue کئے ہیں اور وہ بہت عرصے سے issue ہوئے ہیں اور اس میں ساری bogus registeration ہے۔ ایک ہی چھت کے نیچے 12 X 12 کے کمرے میں چار table پڑے ہوئے ہیں اور وہ چار اسٹیشن کی 'B' class کی tables پڑی ہوئی ہیں۔ نیچے جواب میں ہے کہ DTO کا نام دیا جائے، DTO ایک بنگش تھا، جو ان ہی کے دور حکومت میں تھا، اس نے investigation کی تھی اور یہ 'B' class Association اس میں سے more than 50% are bogus ۔ اب انہوں نے یہ خود accept کیا ہے کہ 4 chambers were ineffective. کیا میں honourable Minister سے یہ پوچھ سکتا ہوں کہ بھمبر کی کتنی آبادی ہے؟ بھمبر کے ساتھ آزادکشمیر کے چھوٹے چھوٹے گاؤں ہیں ان کو انہوں نے chambers دیے ہیں۔ کیا یہ زیادتی ہے یا نہیں؟ بھمبر کو chamber دیا گیا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ Chamber of Commerce and Industry وہاں ہونی چاہییں جہاں انڈسٹری ہو، trade ہو اور اس میں development ہو۔ انہوں نے یہ bogus chamber خود دیے ہیں، اس منسٹری نے دیئے ہیں اور اسی سال دیے ہیں، during the election دیے ہیں۔

جناب چیئرمین، مختصر رکھیں، جواب سن لیں۔

سینیٹر الیاس احمد بلور، میں ایک دوسری عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو یہ DTO کے بارے میں کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے علم میں ہے کہ وہ بنگش صاحب تھے اور ان کے زمانے میں تھے۔انہوں نے سارے bogus chambers کو support کیا ہے۔

جناب چیئرمین، جی منسٹر صاحب۔

جناب حامد یار ہراج، جناب اگر آپ اجازت دیں تو میں پچھلے سوال کا جواب دے دوں۔ یہ contamination free cotton کی بات کر رہے تھے۔

جناب چیئرمین، جواب دے دیں۔

سینیٹر الیاس احمد بلور، یہ WTO کے ممبروں کو امریکہ لے کر جاتے ہیں تو WTO کا تو میں بھی notified member ہوں۔ اور لوگوں کو جو لے کر جاتے ہیں تو میں بھی سینیٹر ہوں، آپ مجھے کیوں نہیں لے کر گئے؟

جناب حامد یار ہراج، آپ کو بھی لے جائیں گے جناب۔ جناب! میں انہیں یہ بتانا چاہوں گا کہ I am from South Punjab اور میں خود ذمہ دار ہوں۔ میں contamination free cotton کی بات کر رہا تھا کہ جتنی لوکل یا foreign industry ہے پاکستان کی یا پاکستان سے باہر جب ہم cotton export کرنے کی بات کرتے ہیں یا cotton کی produce کی بات کرتے ہیں تو پاکستانی cotton پر سب سے بڑا allegation یہی لگتا ہے کہ contaminated ہے تو میں نے یہی بات کی تھی کہ ہم contamination free cotton ابھی تک achieve نہیں کر پائے ہیں۔ اس کو achieve کرنے کے لئے جو جو industry نے recommendations دی ہیں۔ یہ Ministry of Agriculture کا subject تھا تو ہم نے ان سے request کی ہے، اس کا کوئی procedure بنائیں کہ ہم کس طریقے سے contamination free cotton achieve کر سکتے ہیں؛ تاکہ ہمیں پھٹی کا rate بہتر مل سکے۔ یہ آپ کے سوال کا اصل جواب تھا لیکن وہ سوال آگے چلا گیا، اس پر Ministry of Agriculture کافی کام کر رہی ہے۔

Sir, as per the last question, honourable Senator Bilour, sir, the honourable Senator has referred to an issue which is very complicated issue related to the last election of the Chamber of Commerce and Industry. Sir, he has asked about the Kotry Chamber and Bhinber Chamber, I just want to say on the floor of the House that there is

specific constitution which has to be followed in order to form all of these chambers or associations. Sir, the honourable Senator pointed out to the population of that particular area, I just want to say when a specific area comes up with a specific number of registration of individuals. Then the Ministry of Commerce feels paralysed that they cannot refuse or decline membership to any incoming future chamber or create an entity.

Senator Ilyas Ahmad Bilour: Sir, I am sorry, he is wrong, Ministry of Commerce has to verify whether that area is capable of having a chamber or not.

Mr. Chairman: I think, don't interrupt the Minister let him finish but he was not talking of fake companies.

Mr. Hamid Yar Hiraj: We give them a time frame once a chamber is formed. Sir, they usually ask for some sort of relexations that give us 6 months or 8 months to complete the number of memberships and give us time frame so that we can act according to the constitution that you know, we can have different meetings, we can have different seminars. Sir, after every specific 6 months or 8 months, it is the duty of our DTO who is responsible for these things that sir they keep checking and specifically, if there is a grievance from some side, they ought to approach the DTO and he looks into these matters. Now, what the Senator has already referred to, so this was pertaining to an issue which was at the time of elections, the Ministry was being approached from

both sides and he came to me, also three issues which we try to resolve.

جناب چیئرمین، میرے خیال میں Question Hour ختم ہو چکا ہے' ذرا brief کریں' Mr. Swati الیاس صاحب! تشریف رکھیں۔ اس کے بعد' میں کہتا ہوں کہ گھنٹہ ہو چکا ہے' I don't mind دس سوال اور لیں پھر دوسرے speakers اعتراض کر رہے ہیں۔ No, no I cannot take any other question میں ایک jump نہیں کر سکتا۔ سوال کا کونسا سا نمبر ہے؟ ایک منٹ دیکھیں بات سنیں ایسے کریں' آپ لوگ چاہتے ہیں کہ Question Hour چار گھنٹے چلے فیصلہ کر لیں' I will do it but I cannot go on more than one hour, already پانچ سات منٹ اوپر ہو گئے ہیں کیونکہ ایک question discuss ہو رہا تھا' میں نے اس لئے کیا ہے۔ اس کے بعد discussion ہے' بل بعد میں آئے گا۔ House فیصلہ کرے continue کرنا ہے' I cannot jump the question. سواتی صاحب۔ ایک منٹ سن لیں' ان کی بات ذرا سن لیں۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی، جناب والا! Trade deficit اس لئے ہے کہ جتنے بھی Commerce کے sectors ہیں neglected ہیں۔ جس طریقے سے بلور صاحب نے کہا' اس طریقے سے ہمارے دوسرے معززین نے کہا۔ اصل بات یہ ہے کہ اس دن آپ کو صرف ایک sector کی نشاندہی کی تھی کہ آپ کے پاس diamond export کے لئے ہے' یہاں پر diamond اور کوئی نہیں ہوتا۔ India اس وقت 18 billion dollars export daily کر رہا ہے اور ہمارا 1 million ہے' look at 18 billion dollars اور ہمارا صرف 1 million ہے۔ یہ لوگ کیا کرتے ہیں یہ سوئے ہوئے ہیں۔ اگر ہمارے ہاں کوئی know how پیدا ہو سکتا ہے لیکن ہمیں کوئی initiative دے---

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے کہ آپ question پوچھ لیں اور اتنی لمبی تفصیل کی ضرورت نہیں ہے۔ وزیر صاحب! can you give them information of cutting and polishing of stones and gems?

سینیٹر کلثوم پروین: جناب والا! میرا آگے ایک سوال PIA کے بارے میں ہے۔

جناب چیئرمین، میں آگے jump نہیں کر سکتا۔ مجھے embarrass نہ کریں۔ پہلے ہی پانچ چھ منٹ زیادہ ہو گئے ہیں۔ اب members اور سوال پوچھنا چاہتے ہیں' وہ بے چین ہو رہے ہیں اور مجھے chits بھیج رہے ہیں۔ اب اس میں' میں کیا کر سکتا ہوں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، مجھے بتائیں کہ میں کیا کر سکتا ہوں۔ جو سوالات submit ہو گئے ہیں they will be taken as read. Now, we will move on to the speeches.

(Interruption)

جناب چیئرمین :بابر صاحب! آپ پہلے کہہ چکے ہیں۔ بلور صاحب! آپ آخری بات کر لیں and finish it.

سینیٹر الیاس احمد بلور: میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ کوٹری چیمبر کے بارے میں enquiry کریں۔ اگر on the ground کچھ ٹھیک ہے تو رہے ورنہ اسے نکال دیں کیونکہ یہ کوئی chamber نہیں ہے۔- Sir, he should promise here.

سینیٹر کلثوم پروین: آپ نے انہیں موقع دے دیا ہے اور مجھے آپ موقع نہیں دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین، ان کا سوال ہے۔

سینیٹر کلثوم پروین : انہوں نے دس سوال کر لئے ہیں۔

جناب چیئرمین، آپ ان سے پوچھ لیں کہ کیا انہوں نے دس سوال کئے ہیں اور اگر کئے ہیں تو میں کیا کروں۔

Mr. Hamid Yar Hiraj: I want to request to honourable Chair, if you have something in writing from the honourable Senator, so we can start an enquiry.

جناب چیئرمین ، آپ ہمیں دے دیں - We will send to the Minister اب Questions Hour ختم ہو گیا ہے۔

(Interruption)

Mr. Chairman: Do you want to raise Point of Order? Then I can not stop everyone.

(Interruption)

جناب چیئرمین : آپ میری بات سنئیے۔ کلثوم صاحبہ بھی PIA کے بارے میں کہہ رہی ہیں۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن درمیان کے جو سوال ہیں، میں انہیں کدھر کروں؟

ایک معزز رکن، یہ بڑا اہم سوال ہے۔

جناب چیئرمین، اور جو سوالات درمیان میں ہیں، میں ان کا کیا کروں؟ I have no problem. آپ PIA discuss کرلیں۔ یہاں سوالات پر ایک گھنٹہ سے زیادہ ہو گیا ہے اور آپ نے ہی rules بنائے ہوئے ہیں and if you want to change them, I have no problem. میں نے تو یہاں ویسے بھی بیٹھے رہنا ہے۔ اس لئے میں عرض کر رہا ہوں کہ I have to go systematically, so I can not do so.

سینیٹر فرحت اللہ بابر، جناب والا! میرا Point of Privilege ہے۔

جناب چیئرمین، جی بتائیے۔

Senator Farhat Ullah Babar: Thank you very much. I have Point of Privilege after you have declared the Question Hour is closed and this Point of Privilege is...

Mr. Chairman: Questions Hour is closed and rest of the questions are taken as read.

اب جائیں آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔

70-C *Senator Ilyas Ahmad Bilour: Will the Minister for Commerce be pleased to state the targets fixed and achieved by the Government separately for enhancing the exports to various trading partners during the current year with value and volume-wise details?

Mr. Humayun Akhtar Khan: Government of Pakistan has fixed export target of US$ 17.0 billion for the FY 2005-2006, as against US$ 13.7 billion set for the FY 2004-2005. 18% export increment is targeted for each region and trading partners.

Ministry of Commerce has asked the trade officers to make all out efforts for the promotion of exports and to achieve the export target set for the FY 2005-2006. The performance will be reviewed at the end of the financial year.

117. *Senator Dr. Muhammad Ali Brohi: Will the Minister for Information Technology and Telecommunications be pleased to state:

(a) whether it is a fact that minimum for overseas booked calls, every call is charged for three minutes duration even if the line is dropped after few seconds due to any technical fault in the network, if so, its reasons; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to charge for the actual time consumed in such cases, if not, its reasons?

{The Question Hour is over. The remaining questions and their replies are taken as read and placed on the table of the House.}

Mr. Awais Ahmed Khan Leghari: (a) Yes.

Overseas booked calls (Operator assisted calls) are charged for a minimum unit of ee (3) minutes and thereafter on one minute basis to account for the expenditure on human resource. The calls are pre-booked for a specific period by the customer and are charged accordingly. If a complaint for dropped is made it is considered by a committee for rebate.

(b) No.

However the International Direct Dialing calls and the calls made through prepaid calling cards are already charged for actual time basis.

118. *Senator Dr. Muhammad Ali Brohi: Will the Minister for Defence be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to purchase Fokker Aircrafts, if so, its cost and the name of the country from which these aircrafts are proposed to be purchased?

Rao Sikandar Iqbal: There is no proposal under consideration of PIAC for the purchase of Fokker Aircraft.

119. *Senator Sanaullah Baloch: Will the Minister for Interior be please to state:

(a) the number of Coast Guard personnel posted in Balochistan with province-wise break-up; and

(b) the number of check posts of the Coast Guard an the orders under which these were established?

Mr. Aftab Ahmed Khan Sherpao: (a) Province-wise break-up of Coast Guards perssonnel posted in Balochistan is as under:-

S.No.	Province	Employees in Balochistan
1.	Punjab	708
2.	Sindh (Urban)	155
3.	Sindh (Rural)	121
4.	Balochistan	79
5.	NWFP	159
6.	FATA/NA	37
7.	AK	18
	Total:	1277

(b) 57 x Posts have been established on requirement basis in Balochistan Province under the authority of Chapter-III, first Schedule of Pakistan Coast Guards Act 1973.

120. *Senator Sanaullah Baloch: Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) the number of check posts of Frontier corps in Balochistan; and

(b) the number of forts or camps of Frontier corps in Balochistan with district-wise break-up?

Mr. Aftab Ahmed Sherpao: (a) At present FC Balochistan has no check post in Balochistan for checking purpose. However, FC Balochistan is maintaining 400 posts for Border Security, Internal Security, Highway/Anti Gun running and projects/Gas Companies protection.

(b) FC Balochistan has 59 Forts and Camps. District-wise detail is annexed.

Annexure

Details of Forts/Camps

S.No.	Unit	District	Number of Forts/Camps
1.	Zhob Militia	Zhob	04
2.	Bolan Scouts	Killa Saifullah,	03
		Pishin	01
3.	Pishin Scounts	Killa Abdullah	05
4.	Chagai Militia	Chagai	04
5.	Kharan Rifles	Chagai	04
6.	Mekran Scouts	Kech	04
		Gwadar	01
7.	Panjgur Rifles	Panjgur	02
		Washuk	01
8.	Kalat Scouts	Bela	01
		Khuzdar	02
		Kalat	01
9.	Maiwand Rifles	Kohlu	05
		Barkhan	01
10.	Bambore Rifles	Dera Bugti	05
11.	Loralai Scouts	Loralai	02

		Musa Khel	01
		Ziarat	02
12.	Sibi Scouts	Sibi	02
		Bolan	01
		D. M. Jamali	01
		Nasirabad	01
13.	Ghazaband Scouts	Quetta	04
14.	106 Wing Dalbandin Rifles	Mastung	01
	Total:		59

121. *Senator Sanaullah Baloch: Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) the total number of Frontier Corps and Frontier Constabulary deployed by the Federal Government in Balochistan indicating also its annual budget;

(b) the number of employees or Sepays in Frontier Corps with province-wise break-up;

(c) the procedure for recruitment in Frontier Corps indicating also the provincial quota and other details?

Mr. Aftab Ahmed Khan Sherpao: (a) 5481 troops of Frontier Corps Balochistan and 900 troops of Frontier Constabulary are deployed in Balochistan. The annual budget involved is to the tune of Rs. 3958.190 million and Rs. 118.340 million respectively.

(b) Total number of employees of Frontier Corps Balochistan is 38526 . Province-wise break-up is as under:

(1)	NWFP	21032
(2)	Punjab	12261
(3)	Balochistan	4349
(4)	Sindh	45
(5)	AJK/Northern Areas	839
	Total:	38526

(c) Procedure for recruitment, Provincial quota and other details are annexed.

Annexure

I Procedure

The Procedure for Recruitment in Frontier Corps Balochistan is as under:-

(a) Maximum vacancies have been earmarked for the locals. It is ensured that at least 20% ratio is maintained.

(b) A full media and personal contact campaign for motivating local population of Balochistan o join FC/Army.

(c) Recruitment of locals is being made under local FC Commandants, who reach out to far-flung areas to invite the locals to join FC.

(d) Vacancies are advertised in newspapers of all provinces twice in a year for other provinces. For locals of Balochistan, the same are

also advertised through print and electronic media and special campaign through DCO/Nazim of the area is ensured and their enrolment is made in the nearest FC units/home cities throughout the year to meet the target. As far as candidates of other provinces are concerned they are called for written/physical test in HQ Frontier Corps Quetta through call letters. Successful candidates are selected, subject to medical fitness examination by medical officer.

II Provincial Quota

(1)	NWFP	21032	54.59%
(2)	Punjab	12261	31.82%
(3)	Balochistan	4349	11.29%
(4)	Sindh	45	0.12%
(5)	AJK/Northern Areas	839	2.18%
	Total:	38526	100%

III Standard/Selection Criteria for Enrolment.

S.No.	Pre-requisite Education Standard	For Locals of Balochistan	For other Provinces
1.	Medical/Soldier Clerk	FA with Matric Science	FA with Matric Science
2.	Electrical, Mechanical Engineering	Matric with Science	Matric with Science

3.	Battery	-do-	-do-
4.	General Duty	8th Class	10th Class
5.	Mounted Infantry	Primary (Limited vacancies preferably Drivers) Controlled by HQFC	8th (Limited vacancies Controlled by HQFC
6.	Band	Primary (Limited vacancies) controlled by HQFC	Primary (Limited vacancies) controlled by HQFC
7.	Cook	5th	5th
8.	Non-Combatants (Enrolled)	5th Preferably Mason, Carpenter, Electricians, Plumber & Painter	5th Preferably Mason,Carpenter, Electricians, Plumber & Painter
	Medical Standard		
1.	Height	5" - 4"	5" - 6"
2.	Height for Cooks	5" - 3"	5" - 3"
3.	Age for 10th & above	16-27 Years	16-23 Years
4.	Age for under Matric	16-25	16-25
5.	Age for Primary only	16-23	16-23
6.	Height for Non- Combatants (Enrolled)	5" - 4"	5" - 4"
7.	Age for non-Combatants (Enrolled)	16-30 Years	16-30 years

122 . *Senator Mir Wali Muhammad Badini: Will the Minister for Decence be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to revive the previous schedule of PIA flights betwen Islamabad - Quetta - Karachi sector?

Rao Sikandar Iqbal: PIA has been operating almost daily flight in a week i.e. Monday, Wednesday, Thursday, Friday, Saturday and Sunday between Islamd - Quetta - Karachi & VV sectors during the current Winter Scheduling period. However, on Tuesday PIA operates separate flights between Islamabad - Quetta - Islamabad and Karachi - Quetta - Karachi. The number of flights has remained un-changed.

123 . *Senator Dr. Muhammad Ismail Buledi: Will the Minister for Interior be pleased to state the dates of completion of Parliament Lodges, Supreme Court, P.M. Secretariat and Parliament House indicating also the amount spent on these buildings and the names of contractors in each case?

Mr. Aftab Ahmed Khan Sherpao: The information desired are given as follows:-

Sl. No.	Name of work Work	Date of completion	Expenditure (Rs. in million)	Name of contractor of civil works
1.	Parliament Lodges		1195.050 (M)	
	Phase-I	30-06-1999		M/S N.L.C.,

	Phase-II	30-07-2003		M/S Moinsons (Pvt.) Ltd.
	Phase-III	1998-1999		M/S E.C.M.
2.	Supreme Court	30-04-1995	696.022 (M)	M/S Moinsons (Pvt.) Ltd.
3.	Prime Minister Secretariat	31-06-1998	1052.867 (M)	M/S Moinsons (Pvt.) Ltd.
4.	Parliament House	1988	620.881 (M)	M/S M.L.C (Pvt.) Ltd.

124. *Senator Dr. Muhammad Ismail Buledi: Will the Minister for Defence be pleased to state the number of PIA flights operated according to schedule time and of those which were late during the last one month indicating also the reasons for late departure/arrival?

Rao Sikandar Iqbal: The details/statistics of the flights, operated according to those, which were late, during the last month (November 2005), are as under:-

Total schedule flights	4000
Flight operated on time	3425
Delay flights	514
Cancelled flights	61

The reasons of significant delay alongwith number of flights are as Annexure-A.

Annex-A

FLIGHT OPERATIONS DEPARTMENT

CENTRAL CONTROL DIVISION

FLIGHTS REGULARITY/PUNCTUALITY NOVEMBER 2005

TOTAL SKD FLTS	4000
CANCELLATION	61
TOTAL OPTD FLTS	3939
REGULARITY	98.5%
FLTS DELAYS	514
ON SCHEDULE	3425
PUNCTUALITY	85.6%

NORTHERN AREA OPERATION

STATION	SKD	EX-SEC	OPTD	XXLD	REMARKS
GIL	43	0	29	14	Wx-12 MKTG 1, ENGG-1
KDU	30	0	19	11	Wx-8 MKTG 2, ENGG-1
GIL	47	1	29	19	Wx-15 MKTG-4

SUMMARY OF CANCELLED/DELAY FLIGHTS

Department	Delays	Consq	Total cancelled XXLD	Total Delayed
ENGG	63	65	11	128
FSD	8	11	0	19
TGS	0	0	0	0
MKTG	19	16	24	35
ops	19	20	9	39
ITD	1	1	0	2
IMG/CUS	15	11	0	26
SEC/ASF	12	12	0	24
TOTAL:	137	136	44	273
ATC	9	20	0	29
WX	51	107	16	158
CAA/VVIP	12	11	0	23
OTHERS	21	10	1	31
TOTAL	93	148	17	241
G. TOTAL	230	284	61	514

125. *Senator Kamran Murtaza: Will the Minister for Defence be pleased to state the net profit earned or loss suffered by PIA from July to September, 2004 and July to September, 2005?

Rao Sikandar Iqbal: PIA suffered the following loss (after tax) during the quarter July - September 2004 and July - September 2005:-

July -September 2004	July - September 2005
Rs.386 (Million)	Rs. 1,023 (Million)

126 . *Senator Dr . Azizullah Satakzai: Will the Minisence be pleased to state the number of vehicles reserved for official use of Chairman of PIAC?

Rao Sikandar Iqbal: Two cars have laced ont he disposal of Chairman PIAC for official use.

127 . *Senator Liaquat A . Bangulzai: Will the Minister for Defence be pleased to state the salary and allowances and other privileges admissible to Chairman PIA?

Rao Sikandar Iqbal: The details of salary , allowances and other privileges admisible to Chairman, PIAC, are annexed.

Annexure

Subject: SALARY ALLOWANCES AND OTHER PRIVILEGES ADMISSIBLE TO CHAIRMAN PIAC.

(A) Basic Salary

i) Scale of Pay Rs.240,000/- - 437,500/-

ii) Basic Pay Rs.322,000/-

(B) Perks/allowances

i) House Rent Allowance 55% of basic salary per month

ii)	Entertainment Allowance	10% of basic salary per month
iii)	Leave Fare Assistance	20% of annual basic salary
iv)	Cost of Living Allowance	Rs.25/- per month
v)	Dearness Allowances	Rs.200/- per month
vi)	Technical Allowance	Rs.200/- per month
vii)	Servant Allowance Rs.4000/- per month	(Reimbursement)
viii)	Company owned and maintained cars	Two (1600cc & 1300cc) (One car is allowed to be given to employees on WDV upon reaching the age of superannuation).
ix)	Drivers	Two drivers provided by the Company or reimbursement of drivers' salary @ Rs.6,000/- each per month.
x)	Fuel expenses	At actuals.
xi)	Reimbursement of Actual bills pertaining to:	(i) domestic electricity (ii) Domestic telephone (iii) Mobile phone (iv) Domestic gas, water & conservancy.
xii)	Club	Reimbursement of entrance fee and monthly subscription for two approved clubs.
xiii)	Appliances	Air conditioners 4 (Provided 3) Refrigerator 1

Deep Freezer	1
Cooking Range	1
Generator	1

(Replacement after seven years from the date of their allocation)

(C) Entitlements:

i)	Performance Based Reward	Board of Management determines the Reward which is based on performance & varies between 0-4 basic salaries per annum. Mr. Tariq Kirmani was given 4 basic salaries for his outstanding perform3-04.
ii)	Painting Expenses	Rs.25,000/- for painting of residence after every three years.
iii)	Furnishing	Entitled to a fixed amount of Rs.150,000/- (one time) as residential furnishing on completion of five years continuous service. (He would have been entitled to this payment on July 01, 2005 on completion of 5 years of service as regular employee).
iv)	Maintenance & Repairs	Minor repairs and maintenance of residence involving actual expenses.
v)	Security Coverage	Security cover at all times both while mobile and at residence.

vi)	Medical Benefits	Medical treatment for parents, self, spouse and children (sons upto 21 years of age and daughters till marriage) which include Specialist Consultation/OPD/Laboratory/ Radiology services & Medicines. Hospitalization through medical insurance provided by Allianz for self, spouse and children (sons upto 21 years of age and daughters till marriage.)
vii)	Leave	Entitled to 35 days privilege leave and 7 days sick leave per annum. (His current leave balance is 65 days. 35 days will be added to this on July 01, 2005).
viii)	Travel	Actual expenses.
ix)	Group Life Insurance	Life Insurance Coverage of Rs.1,000,000/-
x)	Provident Fund	Contribution Employee: (8.33% or 16.66%) of basic + COLA PSO: 8.33% of basic salary + COLA

xi) Gratuity

(a) <u>On voluntary retirement before completion of term of service</u>

Upto 5 years of service	Nil
Over 5 years upto 10 years	25 days gross salary for each completed year.
Over 10 years service	30 days gross salary for each year of service with maximum of 20 months gross salary.

(b) <u>On completion of term of service</u>

On attaining the age of 60 years.	30 days gross salary for each year of service completed of part thereof (Gross salary includes Salary, Entertainment Allowance, House Rent Allowance, Conveyance Allowance and COLA. It, however, does not include Leave Fare Assistance).

xii) Pension

<u>Maximum eligible service</u>
30 years

<u>Minimum eligible service</u> in case of normal retirement 10 years.

<u>Minimum eligible service</u> in case of death in the employers service or in case of early reement on account of incapacitation, or unsuitability by reason of age or in special cases

not more than 10 years before

attaining pension age with the

consent of the employer 10 years.

Normal Retirement Age

Attainment of age 60 years.

129. Senator Mateen Shah: Will the Minister for Information Technology and Telecommunications be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the residents of District Gujrat have to get telephone numbers of their area from telephone enquiry at Lahore due to discontinuation of the services of Enquiry Number 17 in Gujrat, if so, its reasons;

(b) the detail of charges payable by the subscribers of district Gujrat when they contact Lahore for the said purpose; and

(c) the time by which services of enquiry number 17 of district Gujrat will be restored?

Mr. Awais Ahmed Khan Leghari: (a) Yes. The residents of Gujrat city get telephone numbers of their areas from telephone enquiry in Lahore by dialing 17. Previously fragmented and scattered facility of enquiry service 17 wa at different stations. Now a state of the art telecommunication enquiry service CDAS (computerized directory assistance system) is being provided through well trained operating staff by consolidatingthe service at one place in Lahore.

(b) No charges are payable by the subscribers by dialing Lahore 17 enquiry, being the same zone. Therefore, customers do not see and feel any difference.

(c) Service of enquiry number 17 were never discontinued for district Gujrat. Rather the scope of information has been enhanced for providing quality service to the valued customers.

130. *Senator Hidayatullah Shah: Will the Minister for Interior be pleased to state whether it is a fact that some unclaimed children and women of the earthquake affected areas have been smuggled to foreign countries by some NGOs with the connivance of various hospitals staff, if so, the steps taken by the Government to apprehend the culprits?

Mr. Aftab Ahmed Khan Sherpao: No incident of smuggling of unclaimed women and children of the earthquake affected areas to Foreign Countries by some NGOs, with the connivance of Hospitals staff, has been noticed or reported so far. This is because Government had timely taken following measures to control such incidents:-

(i) Meetings were held in the Ministry of Interior, Islamabad on 1st and 2nd Novemb regarding security measures for women and children from the earthquake affected areas.

(ii) Consequently, all Inspectors General of Police, Home Secretaries, Immigration Check posts, Border Security Forces, Intelligence Agencies etc. were sensitized for taking suitable measures to avoid/control such incidents.

(iii) Two teams of Anti Trafficking Units of FIA Rawalpindi/Islamabad and Peshawar were despatched for on the spot visit of the earthquake affected areas, tent villages and camps of displaced

women and children of NWFP and AJK. According to their reports no such incidents was reported to these teams also.

(iv) A shelter home, "ASHIANA" has also been established at Hattian for the safety and security of the vulnerable/destitute women and unaccompanied children of the earthquake affected areas. This has a capacity to house 1500 such destitute women and orphan children.

131. *Senator Kalsoom Parveen: Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) the number of claims submitted by the PIA passengers for lost/ damaged luggage during the last three years;

(b) the nr and the amount paid to the claimants concerned;

(c) the number of those claims lying pending with the PIA and the time by wich the sa finalized; and

(d) the procedure to be adopted to finalize the said claims?

Rao Sikandar Iqbal: The requisite information is being obtained from the concerned quarter and will be provided on next rota day.

132. *Senator Kalsoom Perveen: Will the Minister for Narcotics Control be pleased to state:

(a) the number and names of registered NGOs working for drug demand reduction and rehabilitation of drug addicts in Balochistan;

(b) the source of funding for the said NGOs;

(c) the role of anti narcotics force in support of those NGOs; and

(d) the criteria laid down for registration of such NGOs?

Mr. Ghous Bux Khan Mehar: (a) There are 112 NGOs working with REgional Directorate, ANF Quetta for Drug Demand reduction and Rehabilitation of drug addicts in the province of Balochistan. List of NGOs (name of NGOs, mailing address and telephone Nos. etc) is at Annexure-A.

(b) The NGOs are provided funds out of the scheme "NGOs Support Programme in Treatment and Rehabilitation of Drug Addicts" being funded under PSDP funocal NGO namely "AGOSH" has also received funds under a project of SAARC titled "Prevention of Transmission of HIV Among Drug Users in SAARC Countries". However, the NGOs generate their own funds as well.

(c) ANF provides a platform and brings these organization together and serves as an umbrella under which different NGOs may exchange and share their expertise and help each other to design their programme for better working against the drug menace.

(d) The criteria laid down for the ANF membership is as under:-

(i) Working in the field of Drug Demand Reduction.

(ii) Having proper offices for their working in the region.

(iii) Must be registered with concerned provincial department.

(iv) Membership is granted to an NGO and not to an individual.

LIST OF NGO'S WORKING WITH

ANTI NARCOTICS FORCE

S/No	Name of NGO	Mailing Address	PH. Numbers
1.	Kuchlak Welfare Society (Malik Abdul Rashid Kakar)	H. No. 419D Street No. 1 Smunglai Housing Scheme Quetta	0320-4780304 081-882179
2.	Balochistan Youth Front General Secretary (Manzoor Ahmed Kakar)	C-48 Railway Housing Society Quetta	081-450987 0320-4796770
3.	Pakistan Sports Society (Siddique Ali)	F-3 Hazara Housing Society Alamadar Road Quetta	081-666331
4.	Anshah T&R Centre Quetta (Amir Ali)	ISIS College new Algilani road Quetta	081-831329 081-831327
5.	Milat Welfare Society (Khanzada Malik Kaleemullah)	Main Bazar near National Bank Musa khail	0828-611032
6.	Nai Zindagi (Mr. Tariq Zafar) Chairman	45. New Killi Shabo Tajikabad Quetta	081-830072
7.	Aghosh (Mr. Naseem Davi)	Corporate Office 2nd Floor Ehsan Motors Ali Bhai Road, Quetta	081-822358
8.	Balochistan Boys Scouts Association Secretary (Sabir Ahmed)	Boy Scout HQ Hali Road Quetta	9201477 9201485
9	Balochistan Girls Guide Association Mrs Hassan Baloch	Inscomb Road Quetta	824018
10.	Baloch Welfare Ittehad Trust Baloch sports Board (Mr. Isman Baloch)	Mir Dost Muhammad Plaza Taro Chock Quetta	081-666596 0333-7809699

11.	Anjuma-e-Itehad-e-noujawanan Ameen-ud-Din Bazai	Killi Mukhtan Kuchlak (Quetta)	Res. 890658
12.	Chiltan Adventure Association Hayat Durrani	Nichari Road Quetta	081-827716
13.	Pak Public Welfare Society Mr. Habib Ullah Bangulzai	Pak Public Welfare Society Raza Street Haqabad 45 Saryab Raod Quetta	081-823093 0300-9386106
14.	Anjuma-e-Islah Committee Mr. Anayat Ullah kakar	Kamran Medical Store Sirki Road Quetta	081-443059
15.	Shajar Environment Organization Mr. Masoom Kakar	Main Bazar Nawa Killi near Tareeq Masjid, Quetta.	081-672834
16.	Mehak Helping Hand Council Mr. Shafique Ahmed Khan	Aigilani Road Quetta near Al-Mansoor Hospital	081-844353
17.	Khawateen Social Welfare Association Mrs. Zahida Anwar	Ismial Colony, No.3 Sirki Road Quetta	081-444924 081-446144
18.	Christen Social Welfare Society Mr. William Barkat	Toghi Road Quetta	081-839189
19.	Youth Welfare Organization Mr. Zain-ud-Din Khilji	7-20/58, Nichari Road near Super Jim Club Quetta	081-9211284
20.	VOICE (For Poor and Needy Persons)	H.No. 4-15/38 Archar Road Quetta	0320-4793879 0320-4796219
21.	Tanzeem-e-Hudda, Mr. Javed Balouch	Jail Road Hudda Quetta	-
22.	Iethad-E-Noujawanan Welfare Society	Jail R... Quetta	-

23.	Milo Shaheed Trust Mr. Muzzafar Ali Changezi	Alamdar Road Quetta	081-663400
24.	Al-Hamra Sports	5-6 Ayub Stadium Mir Jaffar Khan Jamali Road Quetta	081-820650
25.	Future Message Balochistan Quetta	Post Box 262 GPO Quetta Jail Road Quetta	0333-7801650
26.	Payam-e-Seher Society for Drug Demand & Harm Reduction Rehabilitation & Treatment Center Quetta	NCC Hari Kishan Road Masjid Road Quetta	081-823165 0320-5911057
27.	Idera-e-Falen-o-Behbood Naujawanan Quetta	7-1/71 Hyder Ali Street Almdar Road Quetta	081-663284 0300-3816078
28.	Tae Kwondo Federation of Pakistan (Mr. Ali Ahmad Baloch Organizing Secretary.	13/4, Junior Assistant Colony Wyhite Road Quetta	92-81-843154 92-21-4313201-3
29.	Teesa Memorial Social Society, Executive (Mr. Khalil Buttowe	Joint Road Jim Khana Quetta	081-832633 0333-9386151
30.	Sangat Theather (Mr. A.D. Baloch Chairman	Baloch Manzil Chishama Khudu Road Quetta	0320-4788564
31.	Pakistan Kyokushin Karate Organization (Mr. Ghaffar Khan Brech	H.No.11 Naseer Colony, Naseerabad Road, Block No.5, Satellite Town Quetta P.O.Box No.402.	448229 0320-4791184
32.	Gharib-un-Nisa Rahnuma Society Quetta (Miss. Gul Noor Bugti Chairperson	Dost Agha Oxford Public School Killi Faqir Abad, Bugti Gali, Sriab Road, Quetta	081-440891
33.	Quetta Hana Liones Club (Mr. Irfan Ali President	H.No.7-3/21, Rahmatullah Road, Quetta	665161 0300-9384144
34.	Team Pakistan for Environment & Management (Mr. Sarwar Ali Shaheen) Chairman	D-47, Wahdat Colony, Brewery Road, Quetta	0320-4794188 838982

35.	Drug and Narcotics Educational Services For Humanity, "Danesh" Office	H.No.C-59 Railway Housing Society Quetta	081-443226
36.	Society of Collective Interests Orientation (Mr. Ghulam Haider) President	Society of Collective Interests Orientation Arbab Karm Khan Road, Quetta.	081-446706 303-6180391
37.	Society for Community Development (Mr. Sirbuland Khan) President	D-24, Kabir Building, M.A Jinnah Road, Quetta	081-841052 0333-7805571
38.	Masoom Rights Forum	OCS Corear Service Sabzi Market Loralai	660005
39.	Rural Educational Development and Welfare Organization	Umar Medical Store Tesil Road Loralai	661179
40.	Lafam	BabuMahallah near Sadar Thana Teshil Road Loralai	410525
41.	Development Association of Youth	Old Hospital Mohallah Tehsil Road Loralai	410980
42.	Education and Development Organization	Ibna-seena Dawakhana Gawalmandi Road Loralai	660577
43.	Nana Sahib Development Society (Malik Muhammad Shah Khan Tareen), President	Post Office Nana Sahib Ziarat Tehsil Dukki, District Loralai	0821-666287 0821-666752 081-835576
44.	Rural Development Support Programme Nasirabad	Social Welfare Office Dera Murad Jamali	710898 711310
45.	Liberal Educational & Environmental Development Society Nasirabad	Liberal Computer Centre Quetta Road Dera Murad Jamali	710588
46.	Shine Balochistan	Shine Grammer School near Railway Line Nasirabad	710590

47.	Women Development Organization	Bugti Karyana Store Aliabad Usta Mommad	613614
48.	Bismillah Fellowship Society	Lala Vitnery Medical Store Mazdoor Chowk, D.M.J	-
49.	The National Educational & Environmental Development Society	The National Gramer School near S.P. Office Dera Murad Jamali	711170
50.	Social Organization Young Welfare Association Gandawah	Social Organization Young Welfare Association Gandawah Distt. Jhall Magsi	0837-310046 0837-310078
51.	Kharan Social Foundation	Reki House Ward No. 9 Northern City Kharan	0300-3847911 081-44584 08287-510887 08287-510990 0300-3815336
52.	Sarawan Welfare & Development Society (Mastung) M. Hasan Raesani	Killi Nawab Raisani \Kanak District Mastung	0831-412963
53.	Itehad-e- Noujwanan Welfare Society (Kohlu) Ali Nawaz Muri	Main Bazar Kohlu	0821-667481
54.	National Caprice Welfare Society (Panjgoor)	P.O. Box 16 Panjgoor	0867-631337
55.	Kush Kalat Welfare Society Mr. Raheem	Anjuman Welfare Aliabad Koshkalat Turbat. Kech Makran	0861-411417
56.	Idara-e-Bahali Mareezan-e-Manshiat Turbat	Center Execution District Office, Turbat	[illegible]
57.	Marie Stopes Society Turbat	Baloch Hospital Road Turbat	411612
58.	Ahsas (Awareness on Human rights Social Development & Action Society)	Nazeer Photo Studio Market Road Zhob Balochistan	0822-413487

59	Youth Development Orzanization Kalat Division (Mr. Abdullah Baloch	Arbab Abdul Rehman Gazgai Khuzdar	
60	Anjuman Falah-O-Behbood	Bashindegan Killi Mehterzai Bostan Distt: Pishin	081-891034 215-214
61	Crescent Welfare Society Pishin	Pishin	
62	Malik Aasa Social Development Society	Malk Aasa Library Tasp Pangor	0867-611620
63	Young Sini Cricket Club Absor Turbat	Absor Salalah Bazar Turbat	[illegible]
64	District Football Association Sibi (Mr. Sher Zaman Jamli) Chairman	Sibi	413068
65	Sangat Welfare Society, Sibi (Mr. Haris Khan Mari) President	Sibi	
66	Crescent Youth Cultural Sports& Welfare Society Sibi (Mr. Farid Luni (President)	Sibi Bazar Sibi	0300-3834543
67	Anjuman-E-Griban Social Development Society (Mr. Niaz Baloch) President	Main Bazar TASP, Panjgoor	0867-612203 0867-611162
68	Rabi Khuzdari Educational & Society Khuzdar	Rabi Khuzdari Public Library Shop No.7 Fasal Market Khuzdar	[illegible]
69	Shah Shan Development Organization Khuzdar	Bazar Nall. Distt. Khuzdar	[illegible]
70	Kagahan Youth Organization Khuzdar.	Main Office Airport Road Khuzdar	[illegible]
[illegible]	Kosar Educational Society Khuzdar	Tehsil Headquarter Karkh (Khuzdar)	[illegible]
72	Koyar Educational Society Khuzdar	Koyar Stationery Chaker Khan Road Khuzdar	[illegible]
73	Kerater Welfare Society Khuzdar	Shazad Vide3o Chaker Khan Road Khuzdar	413107

[illegible]	Anjuman Social Welfare Sasool	State Life Insurance Office Fasal Hotel Khuzdar	[illegible]
[illegible]	Al-Ali Welfare & Rural Development Kohlu [illegible]	Al-Ali Welfare & Rural Development Society, District Kohlu.	[illegible]
[illegible]	Anti Narcotics NGOs Body [illegible]	Habibabad Bazar Distt. Qila Abdullah	0894-433306 [illegible] 0300-3871778 [illegible]
7[illegible]	Raja Khuzdari Educational Society	Khuzdar.	0300-[illegible]
78	Shashan Development Organization. Nall	Nall Khuzdar [illegible] Murad, Jamali	[illegible]
79	Social Group of Creating Awareness	Qilla Abdullah	[illegible]1049[illegible]
80	Organization for Rehabilitation of Addicts	Qilla Abdullah	[illegible]43
81	Ittehad-e-Noujawanan	Ganadawah	[illegible]203[illegible]
82	Al Yousuf Aziz Magsi Organization	Panjuk Gandawah	[illegible]1162[illegible]
83	Malikabad Resource Forum	Turbat	[illegible]
84	United Social Welfare Society	Zorebazar Turbat [illegible] Road	[illegible]
85	DAWN (Development Association for Women in neglect)	11 moulvi Mumtaz Ali Road BUITMS Jinnah Town Private Land Quetta	[illegible]
86	Organization for Social Development & Awareness (OSDA)	Office Power House Road, Chaman Balochistan	032059[illegible]
87	Social Action Welfare Society Quetta	[illegible] Quetta	839529[illegible] 921-1147[illegible]
88	Education - Development & Welfare Organization	7 Mile Aghbarg Road Loralai	0821-660[illegible] [illegible]891[illegible]

89.	All Quetta Inter Club League Anti Narcotics Tournament (Dte of Sports Balochistan Ayub Stadium Quetta) Balochistan Hockey Association	9(Basement) Zainab Chamer, Shara-e-Adalat Quetta	Fax 840564 Fax 838545 Ph 838774 Ph837359
90.	AHSAS (Awareness on Human Rights, Social Develpoment & Action Society Baochistan) Quetta Zhob	Near Nazeer Photo Studio Market Road Zhob, Balochistan	Ph.92-0822-413487
91.	Spectrum Defence Social Society	Killi Nadir Abdul Rehmanzai Tehsil Gulistan Qilla Abdullah	0894-43308[illegible]
92.	Al Hamara Sports	Jamali Road Quetta	Ph.8208[illegible] Fax 839[illegible]
93.	Anuman Falah-e-Behbood Bashindgan Malikabad Koshak Turbat	Mailkabad Turbat	
94.	Millat Welfare Society	H No.26 W#2 Tehsil & District Musakhail Balochistan	0828-6[illegible] 0828-6[illegible] Fax.61[illegible]
95.	B.A.F (Balochistan Acting Form) Private Production Quetta.	Office no.2 Universal Complex Ground Quetta	0320-4796[illegible] 833119[illegible]
96.	Rehbar Welfare Society	Office Rahber Welfare Society near T&T Office Surab	0333-28508[illegible] 0844-421[illegible]
97.	Al Mustafa Welfare Society	Dhadar District Bolan	0320-5[illegible] 0832-41542[illegible]
98.	Ittehad Naujawanan Welfare Society	District Kohlu Mari Bazar Kohlu	0320-59132[illegible]
99.	Development Organization for Community Panjgoor	Malik Asa Public library Tasp Panjgur Balochistan .	0333-78023[illegible] 0855-61162[illegible] 611083

100 BASCK Association for Social [illegible]	Change Mullai Bazar Turbat	0852-413031
101 [illegible] Welfare & Rural Development	District Kohlu	[illegible]
102 [illegible] Ittehad-e-Naujawan Insadad [illegible] Chaman	District Qilla Abdullah	[illegible]
103 [illegible] Welfare Society Sevai		0300-387[illegible]78 0826-433306
104 Humdard Educational Environmental Development Society	Mazdoor Chowk Dera Murad Jamali Naseerabad	0838-710433 710494 710381
105 Malik Abad Resource Forum	Malik Abad Turbat	-
106 Jhalawan Welfare Society	Surab Kalat	-
107 Society for Community Development (SCD) Quetta	Office No.D-24, Kabir Building M.A Jinnah Road, Quetta	841052 0333-7805571
108 Youth Development Organization Kalat Division	Arbab Adul Rehman Road Gzgi Khuzdar	-
109 Team for Environment Awareness & Management	D-47, Wahdat Colony, Berwery Road Quetta	0320-4794188 838982
110 Pak Public Development Society Quetta	Raza Street No.1, Haqabad,45 Sariab Road Quetta	0300-9386106 451937
111 Cresent Youth Cultural Sports and Welfare Society Sibi		
112 Idara-e-Falah-o-Behbood Naujawanan Quetta	H No.7-1/71, Haider Ali Street Quetta	0300-3816078 663284 668912

133. ***Senator Kalsoom Perveen:** Will the Minister for Narcotics Control be pleased to state:

(a) the number of Drug Traffickers arrested, convicted and penalized in Balochistan during the last two years;

(b) the type and quantity of drugs sized from the said traffickers; and

(c) the type and quantity of drugs sized in Balochistan without arresting the accused during that period indicating also the reasons for not arresting them?

Mr. Ghous Bux Khan Mehar: (a) (i) The total number of drug traffickers arrested during the last two years on charges of drug offences i.e. opium, heroin and hashish in Balochistan are as under:

Year 2004	280
Year 2005	275

(ii) Details of persons/accused convicted during the same period are as under:-

Year 2004	14
Year 2005	57

(b) (i) The type and quantity of narcotic drugs seized in Balochistan Province during the last two years by ANF is as under:

Opium	3867.153 Kgs
Heroin	13542.900 Kgs
Hashish	22196.090 Kgs

(ii) The following quantities of narcotic drugss were seized from the personal possessions of drug traffickers:-

Opium	536.153 Kgs
Heroin	449.900 Kgs
Hashish	8146.840 Kgs

(c) The following quantities of narcotic drugs were seized without arrests by ANF:-

Opium	3331.000 Kgs
Heroin	13093.000 Kgs
Hashish	14049.250 Kgs.

The reason why the drug traffickers could not be arrested in these cases is that the raids are usually conducted at night to avoid visibility but even then the drug traffickers were able to identify the ANF vehicles and they disappeared taking advantage of the darkness.

134. *Senator Mouhim Khan Baloch: Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) the pay and other allowances admissible to DEO and Drivers in NADRA office, Islamabad; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to regularize the services of temporary/ad-hoc employees working in NADRA, if so, when?

Mr. Aftab Ahmed Khan Sherpao: (a) Three categories of DEOs are working in NADRA. Their pay package is as under:-

S.No.	Categories of DEO	Salary Package
1.	Data Entry Site	Rs.4100/- pm
2.	NSRC	Rs.4550/- pm
3.	DEO working in NICOP	Rs.5000/- pm

Monthly package of Drivers is Rs.4500/-.

(b) There is no proposal under consideration of the government to regularize the services of these employees.

135. ***Senator Mouhim Khan Baloch:** Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state:

(a) the total number of posts of Security Guards in PTVC head quarters, indicating also the province-wise quotas, if any; and

(b) the total number of Security Guards of private companies posted at PTV Headquarter's Islamabad, the amount paid to the company by PTVC for the services of one security Guard?

Sheikh Rashid Ahmed: (a) At present 46 posts of Security Guards are sanctioned in PTV Headquarters office. Province-wise quota is not applicable to this post being a local post.

(b) 18 Security Guard of private security companies are posted at Headquarters office. Amount paid to the Company by PTV based on performance of one Security Guard is Rs.4500/- to 4700/- per month.

136. ***Senator Prof. Ghafoor Ahmed:** Will the Minister for Railways be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to revive Karachi Circular Railway, if so, when?

Mian Shamim Haider: Karachi Circular Railways has already been revived and inaugurated by Prime Minister of Pakistan. Train service was extended from Karachi City to Wazir Mansion station with effect from 09-05-2005 with the provision of new station namely "Tower" between Karachi City station and Karachi Port Trust station near stock exchange building. Ten Trains (5-UP and 5-Down) are operating on the system. These local trains have a carrying capacity of 10000 passengers per day.

Phase-II of the programme of Karachi Circular Railways consists of running of trains from Karachi City *via* Gillani station up to Drigh Road. The task force under Minister for State for Railways plans to generate 3.5 billion rupees through Municipal bonds/Government funding for which formalities are being completed. The abandoned truck and stations will be refurbished for commissioning of full service of Karachi Circular Railway within 18 months.

137. *Senator Prof. Ghafoor Ahmed: Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) whether any instructions have been issued to the persons working in PIA regarding dress which they have to wear during working hours, if so, the details of the same; and

(b) whether it is a fact that Air Hostesses working in PIA have been directed not to cover their heads while on duty.

Rao Sikandar Iqbal: (a) Yes, PIAC have issued certain instructions regarding wearing of dress by PIA staff during working hours, which are attached at Annexure-A & B.

(b) No, PIAC Flight Service Management has issued necessary instructions to female cabin crew, regarding wearing Dupatta on the head at Annexure-C.

Annex-A

PAKISTAN INTERNATIONAL AIRLINES

Human Resources Division

CIRCULAR No.14/2005 Dated: 6th July, 2005

OFFICIAL DRESS CODE FOR MANAGERS AND ABOVE

1. In order to inculcate corporate culture in PIA, it has been decided that all Managers and above (Males only), shall preferably wear, Suite while on duty. However, if due to any reason, it is not possible, then they must wear shirt with a tie.

2. Those Managers who are entitled to uniform shall continue to wear the same while on duty.

Sd/-

SOHAIL MUSTAFA,
General Manager,
Human Resources.

DISTRIBUTION:-

- Deputy Managing Director
- All Directors
- SA/Chairman
- All General Managers and Equivalent
- Chief Internal Auditor
- Chief Pilot Corporate Safety
- All Managers
- All Area/Station Heads
- All Station Managers

Annex-B

PAKISTAN INTERNATIONAL AIRLINES

Polices and Procedures section

CIRCULAR No.34/2005 Dated: 6th September, 2005

WEARING OF UNIFORM AND DISPLAY OF PIA ID CARD WHILE ON DUTY

1. Despite repeated instructions issued from time to timee for wearing of uniform and display of PIA ID card while on duty; it has been observed that employees' compliance is not satisfactory.

2. It is reiterated that all emloyees are required to wear uniform (if ent itled) and display PIA ID card, while on duty for compliance of Management's instructions, security reasons and for the purpose of ready identification.

3. All departmental/divisional heads are requested to monitor and ensure compliance of the laid down instructions, in theri respective Departments/Areas.

Sd/-

SOHAIL MUSTAFA

General Manager,

Human Resources

DISTRIBUTION:-

- Deputy Managing Director
- All Directors

- SA/Chairman
- All General Managers and Equivalent
- Chief Internal Auditor
- Chief Pilot Corporate Safety
- All Managers
- All Area/Station Heads
- All Station Managers

Annex-C

PAKISTAN INTERNATIONAL AIRLINES

FLIGHT SERVICES DIVISION

Head Office - Karachi

Instruction No.116/2004 No.FSD/GOFS/06/104/04

SUB: DUPATTA REGULATION

Reference Instruction No . 30/2004 dated 8th March , 2004 regarding "Dupatta" regulation.

It is further clarified that Female Cabin Crew may use their discretion to wear Dupatta on/of the head while in public view as practiced in the previous uniform.

Once again you are advised to ensure that your uniform turn out and grooming is upto the required standard at all times.

Sd/-

MARY LA FRENAIS,

Grooming Officer,

(Flight services)

Copy to:-

- Director Flight Services
- General Manager (Flight Services)
- Chief Instructor (Flight Services)
- Manager Flight Service (Scheduling)/(Training)/(Standards)
- Manager Flight Service, ISB/LHE/ISB
- Asstt. Manager (Briefing Control).

138 . *Senator Prof . Ghafoor Ahmad: Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) the date on which the present Chairman of PIA was appointed; and

(b) the details of foreign trips/visits officially undertaken by him from the date of his appointment till November, 2005 indicating also the amount spent on such trips/visits in local and foreign currency?

Rao Sikandar Iqbal: (a) Mr. Tariq Kirmani was appointed as Chairman, PIAC w.e.f. 19 April 2005 (AN).

(b) The details of the foreign visits of the Chairman, indicating also the amount spent on these trips/visits, are available in Annexure-A.

Annexure-A

Details of the foreign visits of the Chairman - PIA are as under

Sl. No.	Station visited	Date	No. of Days	TA/DA in US$	Remarks
1.	Dubai	02-05-05	01	100	PIA II meeting.
2.	Beijing	18-05-05	04	400	World Economic Forum meeting.
3.	Paris-London	12-06-05	6.25	625	Paris Air show, visit to PIA Establishments and Business meetings with agents.
4.	London-Frankfurt-Rome-Milan	06-07-05	10.25	1025	Board meeting of Asia Petroleum Ltd. and member of PM's entourage.
5.	Dubai-London-Washington	26-07-05	06	600	Meeting with PIA II, EXIM Bank & Boeing officials. Visit to PIA Establishment and Business meetings with agents.
6.	Bahrain	14-08-05	1.25	125	Visit PIA Establishments, Business Meetings with agents and visit to Gulf Air head office.

7.	Doha	18-08-05	01	100	Visit PIA Establishments, Business Meetings with agents & visit to Qatar Airways head office.
8.	Nairobi	30-08-05	04	400	Inaugural flight, visit to PIA Establishments and Business meetings with agents.
9.	Copenhagen	23-09-05	4.50	450	World Route Development Forum.
10.	Dubai	20-11-05	3.25	325	Visit to PIA Establishments, Business meetings with agents, Dubai Air Show & talks with Boeing & ATR officials.
		Total:	41.50	4150	

139. *Senator Raza Muhammad Raza: Will the Minister for Railways be pleased to state:

(a) whether it is a fact that a plan has been prepared by the Government to construct broad guage Railway track from Bostan to Zhob and to restore train service up to Zhob; and

(b) whether it is also a fact that a proposal for construction of Railway track from Zhob to Tank is under consideration; and

(c) the amount allocated for the said project and the time by which Railway track upto Zhob will be completed?

Mian Shamim Haider: (a) Yes, Government has planned conversion of existing Meter-guage rail Track from Bostan-Zhob into Broad Guage and its extension upto Peshawar through D. I. Khan-Bannu and Kohat. Feasibility study is being carried out.

(b) Construction of Railway Track from Zhob to Tank depends on the findings/recommendations for way of Railway Track in the feasibility study.

(c) An amount of Rs. 19.20 Million hasbeen allocated for the Feasibility Study from the two PC-IIs.

141. *Senator Raza Muhammad Raza: Will the Minister for Information Technology and Telecommunications be pleased to state:

(a) the name of districts of Balochistan where Fiber Optic Cable has been laid;

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to lay Fiber Optic Cable in district Zhob, if so, the details thereof?

Mr. Awais Ahmed Khan Leghari: (a) Fibre Optic Cable has been laid in the following districts of Balochistan:-

Lasbela,	Khuzdar,
Kalat,	Mastung,
Quetta,	Pashin,

Qila Saifullah,	Lora Lai,
Jaffarabad,	Naseerabad,
Bolan	Sibbi

(b) No.

142 . *Senator Syed Hidayatullah Shah: Will the Ministater for Defence be pleased to state:

(a) the number, names, educational qualifications and experience of the persons appointed on contract and regular basis in Civil Aviation Authority since 2003; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to regularize services of the said persons working on contract basis?

Rao Sikandar Iqbal: (a) Total 268 (248 on regular + 20 on contract basis) have been appointed by CAA since 2003 to date as per lists at Annex "A" and "B".

(b) There is no proposal under consideration to regularize services of the said contract persons as it is not covered under the rules.

(Annexures have been placed on the Table of the House as well as Library.)

143 . *Senator Hameed Ullah Jan Afridi: Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) the number, names and place of domicile of the PIA officers in group 5 to 9 posted abroad during the last year; and

(b) whether it is a fact that some of these officers have been posted abroad more than once, if so, the reasons for posting them again?

Rao Sikandar Iqbal: (a) Details of the PIA officers in group 5 to 9, posted abroad during the last year, are attached as Annexure-A and B.

(b) Yes, there are some employees of the Corporation, posted abroad more than once due to operational/commercial reasons by adopting the laid down criteria and procedures duly designed and approved by the Management of the Corporation.

Annexure-A

LOCATION / DOMICILE WISE SUMMARY

PIA OFFICERS IN PAYGROUP V TO IX POSTED ABROAD DURING THE LAST YEAR (2004-2005)

LOC	AZAD KASHMIR	BALOCHISTAN	N.W.F.P	FATA/NATA	PUNJAB	SINDH - R	SINDH - U	Grand Total
ABHA	0	0	0	0	1	0	0	1
ABU DHABI	0	0	1	0	2	0	2	5
ALMA ATA	0	0	1	0	0	0	0	1
AMSTERDAM	0	0	0	0	1	0	0	1
BAHRAIN	0	0	0	0	0	0	1	1
BANGKOK	0	0	0	0	2	0	1	3
BEIJING	0	0	1	0	1	0	0	2
BIRMINGHAM	0	0	0	0	1	1	1	3
BOMBAY	0	0	0	0	0	0	3	3
CHICAGO	0	0	0	0	1	0	0	1
COLOMBO	0	0	0	0	1	0	1	2
COPENHAGEN	0	0	0	0	1	1	0	2
DELHI	0	0	0	0	3	0	0	3
DHAKKA	0	0	0	0	2	1	0	3
DHARAN	0	0	0	0	1	1	0	2
DOHA	0	0	0	0	2	0	0	2
DUBAI	0	1	0	0	9	1	4	15
FRANKFURT	0	0	0	0	0	0	1	1
HONG KONG	1	0	0	0	0	0	1	2
HOUSTON	0	1	0	0	1	1	0	3
JEDDAH	0	1	0	0	3	1	1	6
KABUL	0	0	0	0	0	1	0	1
KATHMANDU	0	1	0	0	1	0	0	2
KUWAIT	0	1	0	0	0	1	1	3
LONDON	0	0	0	0	3	0	1	4
MAKKAH	0	0	1	0	1	0	0	2
MANCHESTER	0	0	1	0	9	0	5	15

MEDINA	0	0	0	0	3	0	0	3
MOSCOW	0	0	0	0	1	0	0	1
MUSCAT	0	0	0	0	3	1	1	5
NEW YORK	0	0	1	0	7	2	3	13
OSLO	0	0	2	0	1	0	0	3
PARIS	0	0	0	0	0	1	1	2
RIYADH	0	1	0	0	0	0	2	3
TOKYO	0	0	1	0	0	0	1	2
TORONTO	0	0	0	0	1	0	1	2
TRIPOLI	0	0	0	0	0	2	0	2
WASHINGTON	0	0	0	1	0	0	0	1
YANBU	0	0	1	0	0	0	0	1
Grand Total	1	6	10	1	62	15	32	127

Annex-B

LIST OF PIA OFFICERS IN PAYGROUP V TO IX POSTED ABROAD DURING THE LAST YEAR (2004-2005)

S.NO	STAFF	NAME	DEPTT	LOC	DESIGNATION	PG	DOMICILE	REMARKS
1	25297	CH M A RAHI	[illegible]	ABHA	DIST SALE MG	VII	PUNJAB	1ST POSTING
2	39333	IRSHAD ELAHI	[illegible]	ABU DHABI	FIN MGR	VII	PUNJAB	2ND POSTING
3	23494	AZHER SAEED	FLT SER	ABU DHABI	STN MGR	VI	SIND (URBAN)	2ND POSTING
4	51242	S TABASSUM ALI	MKT	ABU DHABI	RES TKT OFFR	V	N.W.F.P	1ST POSTING
5	32078	S G MOINUDDIN	MKT	ABU DHABI	SALES P OFFR	VII	PUNJAB	2ND POSTING
6	25591	AJAZ AHMED SIDDIQI	MKT	ABU DHABI	MGR AUH	VIII	SIND (URBAN)	2ND POSTING
7	51175	M AYAZ KHAN	FLT SER	ALMA ATA	MGR	VII	N.W.F.P	1ST POSTING
8	41460	TANVIR A SAMRA	FIN	AMSTERDAM	ACCTS MGR	VII	PUNJAB	1ST POSTING
9	46793	AKHTAR ABBAS	FIN	BAHRAIN	ACCTS MGR	VI	SIND (URBAN)	1ST POSTING
10	31984	MUHAMMED ALI	FIN	BANGKOK	ACCTS MGR	VI	PUNJAB	1ST POSTING
11	33176	MUKHTAR AHMED	FLT OPS	BANGKOK	MGR FLT CTRL	VII	PUNJAB	2ND POSTING
12	24565	KHAWAJA ATAULLAH	MKT	BANGKOK	MGR BKK	VIII	SIND (URBAN)	2ND POSTING
13	33103	ABDUL SATTAR	FIN	BEIJING	ACCTS MGR	VI	PUNJAB	1ST POSTING
14	26276	ZAHID AFRIDI	MKT	BEIJING	GM CHINA	IX	N.W.F.P	5TH POSTING
15	38987	KH MUHAMMAD MAZHAR	ENGG	BIRMINGHAM	A/C ENGR	VIII	SIND (URBAN)	1ST POSTING
16	40327	EJAZ UR REHMAN	ENGG	BIRMINGHAM	A/C ENGR	VIII	PUNJAB	1ST POSTING
17	48028	ISHTIAQ AHMED SHAH	MKT	BIRMINGHAM	MGR	VIII	SIND (RURAL)	1ST POSTING
18	30014	MANSOOR A SIDDIQUI	FIN	BOMBAY	FIN MGR	VI	SIND (URBAN)	1ST POSTING
19	48821	WASIM UL ISLAM	FLT SER	BOMBAY	STN MGR	VI	SIND (URBAN)	1ST POSTING
20	47341	FARRUKH HASAN	MKT	BOMBAY	MGR BOMBAY	VIII	SIND (URBAN)	2ND POSTING
21	24113	AFZAL HUSSAIN	FLT SER	CHICAGO	STN MGR	VII	PUNJAB	2ND POSTING
22	22940	ZAHID PERVEZ	FIN	COLOMBO	ACCTS MGR	VI	SIND (URBAN)	1ST POSTING
23	48412	NAUSHERWAN ADIL	MKT	COLOMBO	MGR SRI LANK	VIII	PUNJAB	1ST POSTING
24	42249	MASHALLAH KHAN	FIN	COPENHAGEN	ACCTS MGR	VII	PUNJAB	1ST POSTING
25	45510	AFTAB AHMAD RAJPAR	FLT SER	COPENHAGEN	STN MGR	VI	SIND (RURAL)	1ST POSTING
26	29668	TARIQ MAHMOOD	FIN	DELHI	ACCTS MGR	VI	PUNJAB	1ST POSTING
27	28102	AIJAZ ALI CHATHA	FLT SER	DELHI	ASSTT STN MG.	VI	PUNJAB	1ST POSTING
28	28987	M KHALID ALVI	MKT	DELHI	MGR DELHI	VIII	PUNJAB	1ST POSTING
29	28551	M AKRAM	FIN	DHAKKA	FIN MGR	VI	PUNJAB	1ST POSTING
30	27831	ZAHID HAFEEZ	FLT SER	DHAKKA	STN MGR	VII	PUNJAB	1ST POSTING
31	46335	HIDAYATULLAH BALOCH	MKT	DHAKKA	MGR B DESH	VIII	SIND (RURAL)	1ST POSTING
32	44227	UMAR HAYAT KHAN	MKT	DHARAN	MGR DHARAN	IX	PUNJAB	1ST POSTING
33	45636	SAEED AHMED	MKT	DHARAN	RES TKT OFFR	V	SIND (RURAL)	2ND POSTING
31	48902	S MUHAMMAD ASIM	FLT SER	DOHA	STN MGR	VI	PUNJAB	1ST POSTING

LIST OF PIA OFFICERS IN PAYGROUP V TO IX POSTED ABROAD DURING THE LAST YEAR (2004-2005)

S.NO	STAFF	NAME	DEPTT	LOC	DESIGNATION	PG	DOMICILE	REMARKS
35	52875	MUHAMMAD SHAFIQUE	MKT	DOHA	MGR QATAR	VI	PUNJAB	1ST POSTING
36	35525	IFTIKHAR UDDIN	ENGG	DUBAI	SR TECH	IV	SIND (URBAN)	1ST POSTING
37	38985	M ARIF SIDDIQI	ENGG	DUBAI	A/C ENGR	VIII	SIND (URBAN)	1ST POSTING
38	36062	ASHIQ ALI	ENGG	DUBAI	A/C ENGR	VIII	PUNJAB	1ST POSTING
39	36083	ATEEQUR REHMAN	ENGG	DUBAI	A/C ENGR	VIII	PUNJAB	1ST POSTING
40	36240	GHAYYUR NASIM	ENGG	DUBAI	A/C ENGR	VIII	PUNJAB	1ST POSTING
41	39058	MAHMOOD ANWAR ALVI	ENGG	DUBAI	A/C ENGR	VIII	PUNJAB	1ST POSTING
42	30682	IFTIKHAR SADIQ	FIN	DUBAI	ASSTT MGR FI	VI	PUNJAB	1ST POSTING
43	22881	SAMINA JAVED	FLT SER	DUBAI	ASSTT STN MG	VI	PUNJAB	1ST POSTING
44.	27894	JAVED MANNAM KHAN	FLT SER	DUBAI	ASSTT STN MG	VI	PUNJAB	1ST POSTING
45	36837	TARIQ RAFIQ	FLT SER	DUBAI	DY STN MGR	VII	BALUCHISTAN	2ND POSTING
46	45573	AZAM IDRIS	FLT SER	DUBAI	DY STN MGR	VII	PUNJAB	2ND POSTING
47	46032	SYED IMTIAZ ALI	FLT SER	DUBAI	DY STN MGR	VII	SIND (RURAL)	2ND POSTING
48	26294	TANWEER A KHAN	MKT	DUBAI	AREA MGR	IX	PUNJAB	4TH POSTING
49	29870	NAYYAR NAZ KHAN	MKT	DUBAI	RES TKT OFFR	VI	SIND (URBAN)	1ST POSTING
50	21788	HAJI ABDUL LATIF	MKT	DUBAI	MGR CARGO	VII	SIND (URBAN)	1ST POSTING
51	44345	MUMTAZ HYDER	FLT SER	FRANKFURT	STN MGR	VI	SIND (URBAN)	1ST POSTING
52	30557	AHMED IMAM	FIN	HONG KONG	ACCTS MGR	VI	SIND (URBAN)	1ST POSTING
53	45546	AKHTAR HUSSAIN	MKT	HONG KONG	COUNTRY MGR	VII	AZAD KASHMIR	2ND POSTING
54	33362	M FEROZ HYDER	FIN	HOUSTON	ACCTS MGR	VI	PUNJAB	1ST POSTING
55	47998	AAMIR BASHIR	FLT SER	HOUSTON	STN MGR	VII	BALUCHISTAN	2ND POSTING
56	38443	MUNSIF ANSARI	MKT	HOUSTON	MGR HOUSTON	VIII	SIND (RURAL)	3RD POSTING
57	44123	EJAZ AZIZ	FIN	JEDDAH	FIN MGR	VIII	PUNJAB	2ND POSTING
58	26167	M SHAHNAZ SHEIKH	FLT SER	JEDDAH	STN MGR	IX	PUNJAB	3RD POSTING
59	28697	A QAYYUM CHISHTI	FLT SER	JEDDAH	ASSTT STN MG	VI	PUNJAB	1ST POSTING
60	34455	ALI GUL KA[illegible]	MKT	JEDDAH	MGR WST PROV	IX	SIND (RURAL)	3RD POSTING
61	51288	MUHAMMAD SHOAIB	MKT	JEDDAH	RES TKT OFFR	V	SIND (URBAN)	1ST POSTING
62	34084	I H HAQQUI	MKT	JEDDAH	TKT OFF MGR	VII	BALUCHISTAN	2ND POSTING
63	34933	MUHD KHAN SIAL	MKT	KABUL	MGR	VIII	SIND (RURAL)	1ST POSTING
64	23842	S A HUSSAIN SHAH	FIN	KATHMANDU	ACCTS MGR	VI	PUNJAB	1ST POSTING
65.	38490	K SHAMOON ALI	MKT	KATHMANDU	MGR NEPAL	VII	BALUCHISTAN	2ND POSTING
66	30743	WAHID BUX SOOMRO	FIN	KUWAIT	ACCTS MGR	VI	SIND (RURAL)	1ST POSTING
67	45357	MUHAMMAD YAQOOB	FLT SER	KUWAIT	ASSTT STN MG	VI	BALUCHISTAN	1ST POSTING
68	34923	ALI MAZHAR RIZVI	MKT	KUWAIT	MGR KWI	IX	SIND (URBAN)	3RD POSTING

LIST OF PIA OFFICERS IN PAYGROUP V TO IX POSTED ABROAD DURING THE LAST YEAR (2004-2005)

S NO	STAFF	NAME	DEPTT	LOC	DESIGNATION	PG	DOMICILE	REMARKS
69	40371	SHAHID MASOOD	ENGG	LONDON	A/C ENGR	VIII	PUNJAB	1ST POSTING
70	34193	ABDUL GHAFOOR	FIN	LONDON	FIN MGR	VIII	PUNJAB	2ND POSTING
71	28648	ARSHAD ALI CH	FLT SER	LONDON	STN MGR	IX	PUNJAB	4TH POSTING
72	40888	NAVEED HASSAN	MKT	LONDON	MGR MKT	VIII	SIND (URBAN)	3RD POSTING
73	33600	S M MUKHTAR SHAH	FIN	MAKKAH	ACCTS MGR	VI	PUNJAB	1ST POSTING
74	46241	SHAHZAD M PARACHA	MKT	MAKKAH	DIST SALE MG	VII	N W F P	1ST POSTING
75	36082	SHAFQAT HUSSAIN	ENGG	MANCHESTER	A/C ENGR	VIII	PUNJAB	1ST POSTING
76	39078	FARHAN WAHEED	ENGG	MANCHESTER	A/C ENGR	VIII	SIND (URBAN)	1ST POSTING
77	24458	ZAKAULLAH KHAN	ENGG	MANCHESTER	A/C ENGR	VIII	SIND (URBAN)	1ST POSTING
78	35720	ABDUL GHAFFAR	FIN	MANCHESTER	ACCTS MGR	VII	PUNJAB	2ND POSTING
79	37210	MUHAMMAD ARSHAD	FLT OPS	MANCHESTER	OPS OFFR	VI	PUNJAB	1ST POSTING
80	41250	NAVEED KHAN	FLT OPS	MANCHESTER	OPS OFFR	VI	SIND (URBAN)	1ST POSTING
81	36750	M EJAZ KHAN JADOON	FLT OPS	MANCHESTER	OPS OFFR	VII	N.W.F.P	2ND POSTING
82	29563	KHALID ANWAR	FLT OPS	MANCHESTER	OPS CTRL MGR	VIII	SIND (URBAN)	2ND POSTING
83	38325	ISHTIAQ AHMED LONE	FLT SER	MANCHESTER	PAX SER OFFR	V	PUNJAB	1ST POSTING
84	47724	AAMER AMAN	FLT SER	MANCHESTER	STN MGR	VII	PUNJAB	2ND POSTING
85	52881	M IRFAN RASHEED	FLT SER	MANCHESTER	ASSTT STN MG	VII	PUNJAB	1ST POSTING
86	29051	IJAZ AHMED	FLT SER	MANCHESTER	DY STN MGR	VIII	PUNJAB	3RD POSTING
87	31367	ISHTIAQ RAUF	MKT	MANCHESTER	MGR MANCHSTE	IX	PUNJAB	3RD POSTING
88	54227	UMER MALIK	MKT	MANCHESTER	PAX SALES MG	VI	PUNJAB	1ST POSTING
89	22815	MUHAMMAD ANEES	MKT	MANCHESTER	MGR CARGO	VII	SIND (URBAN)	2ND POSTING
90	29585	SHAUKAT JAVAID	FIN	MEDINA	ACCTS MGR	VI	PUNJAB	2ND POSTING
91	56083	NASIR MEHDI JANJUA	MKT	MEDINA	RES TKT SUPR	IV	PUNJAB	1ST POSTING
92	45590	SHAHBAZ AHMED	MKT	MEDINA	MGR MEDINA	VIII	PUNJAB	1ST POSTING
93	30092	SALAHUDDAIN	FLT OPS	MOSCOW	OPS CTRL MGR	VIII	PUNJAB	3RD POSTING
94	36069	MUHAMMAD ILYAS	ENGG	MUSCAT	MAINT MGR	VIII	PUNJAB	1ST POSTING
95	39042	MUHAMMAD NOOR AKHTAR	ENGG	MUSCAT	A/C ENGR	VIII	PUNJAB	1ST POSTING
96	47076	M RAFIQ MEMON	FIN	MUSCAT	ACCTS MGR	VI	SIND (URBAN)	1ST POSTING
97	45610	SALIM RAZA BHUTTO	MKT	MUSCAT	MGR OMAN	IX	SIND (RURAL)	2ND POSTING
98	32094	M ASGHAR GILL	MKT	MUSCAT	TKT OFF MGR	VI	PUNJAB	2ND POSTING
99	40017	A HABATULLAH	ENGG	NEW YORK	MGR PUR	IX	SIND (RURAL)	1ST POSTING
100	30832	M D AKHTAR	ENGG	NEW YORK	MAINT MGR	VIII	PUNJAB	1ST POSTING
101	40302	S J HUSSAIN SHAH	ENGG	NEW YORK	MGR ENGG	VIII	N W F P	1ST POSTING
102	41382	HUSSAMUDDIN HANIF	ENGG	NEW YORK	A/C ENGR	VIII	PUNJAB	1ST POSTING

LIST OF PIA OFFICERS IN PAYGROUP V TO IX POSTED ABROAD DURING THE LAST YEAR (2004-2005)

S.NO	STAFF	NAME	DEPTT	LOC	DESIGNATION	PG	DOMICILE	REMARKS
103	43145	SALMAN AHMED	FIN	NEW YORK	ACCTS OFFR	VI	PUNJAB	1ST POSTING
104	52711	ATHER INAM MALIK	FIN	NEW YORK	ACCTS OFFR	VI	PUNJAB	1ST POSTING
105	39413	REHAN IZZAT ALI	FIN	NEW YORK	MGR	VIII	PUNJAB	2ND POSTING
106	33113	S GHALIB SHUJA	FLT OPS	NEW YORK	OPS OFFR	VI	PUNJAB	2ND POSTING
107	39355	MOHSIN JAVAID	FLT OPS	NEW YORK	OPS CTRLR	VII	SIND (URBAN)	2ND POSTING
108	29981	K R MAHMOOD	FLT OPS	NEW YORK	OPS CTRL MGR	VIII	PUNJAB	3RD POSTING
109	34989	S AIJAZ MAZHAR	FLT SER	NEW YORK	STN MGR	IX	SIND (URBAN)	1ST POSTING
110	48055	MALOOK NIZAMAANI	FLT SER	NEW YORK	ASSTT STN MGR	VI	SIND (RURAL)	2ND POSTING
111	32284	TARIQ YASIN	MKT	NEW YORK	COUNTRY MGR	VIII	SIND (URBAN)	3RD POSTING
112	29930	MUHAMMAD YOUNUS	FIN	OSLO	ACCTS MGR	VI	PUNJAB	1ST POSTING
113	38477	JEHAN ZEB	FLT SER	OSLO	STN MGR	VI	N W F P	1ST POSTING
114	20823	M SHAFI KHAN	MKT	OSLO	MGR OSLO	VIII	N.W F P	3RD POSTING
115	20571	M SARFRAZ A KHAN	FLT SER	PARIS	STN MGR	VI	SIND (URBAN)	2ND POSTING
116	34086	S AFTAB A SOLANGI	MKT	PARIS	MGR	VIII	SIND (RURAL)	2ND POSTING
117	40270	SANAULLAH BIZENJO	FIN	RIYADH	ACCTS OFFR	V	BALUCHISTAN	1ST POSTING
118	20703	JAMIL AHMAD KHAN	FLT SER	RIYADH	STN MGR	VII	SIND (URBAN)	1ST POSTING
119	40133	M KHALID PATHAN	MKT	RIYADH	RES TKT SUPR	IV	SIND (URBAN)	1ST POSTING
120	39873	KHALID MEHMOOD	FIN	TOKYO	ACCTS MGR	VII	N W F P	2ND POSTING
121	29475	TARIQ YASEEN	MKT	TOKYO	COUNTRY MGR	VIII	SIND (URBAN)	1ST POSTING
122	32273	MALIK ISHFAQ AHMED	FIN	TORONTO	ACCTS MGR	VI	PUNJAB	1ST POSTING
123	30031	NAIYER JAMAL	MKT	TORONTO	COUNTRY MGR	IX	SIND (URBAN)	4TH POSTING
124	51027	ABDUL RAZZAQUE SKH	FIN	TRIPOLI	ACCTS MGR	VI	SIND (RURAL)	1ST POSTING
125	31907	M A LASHARI	MKT	TRIPOLI	MGR TIP	VIII	SIND (RURAL)	2ND POSTING
126	45554	A JONAID RIZWAN	MKT	WASHINGTON	MGR	VII	NORTHERN AREAS	1ST POSTING
127	51003	JAMSHED AKHTAR	MKT	YANBU	MGR YANBU	VII	N W F P	1ST POSTING

144. Senator Hameed Ullah Jan Afridi: Will the Minister for Defence be pleased to state the number, names and place of domicile of the PIA officers in group 5 to 9, promoted during last five years?

Rao Sikandar Iqbal: A total number of 1796 PIA officers in group 5 to 9 were promoted during the last five years. Details regarding names and place of domicile are attached as Annexure-A.

(Annexure has been placed on the table of the House as well as Library)

145. *Senator Hameed Ullah Jan Afridi: Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) the name of the firm which constructed the Margallah road besides F-9 Park, Islamabad;

(b) the amount paid for the said job; and

(c) the authority/department responsible for overseeing the quality of that work and whether the said work was approved by that authority/department?

Mr. Aftab Ahme Khan Sherpao: (a) Frontier Works Organization.

(b)	(i)	Agreement Amount		Rs. 28.836 (M)
	(ii)	Payment made		Rs. 13.466 (M)
				(Upto Aggregate Base course)
	(iii)	Payment held up	(a)	Rs. 04.650 (M)
				(Asphaltic Concrete)
			(b)	Rs. 10.720 (M)
				(Balance works)
			Total:	Rs. 28.836 (M)

(c) The work is being executed under supervision of CDA as per drawing, design and specifications based on which contract agreement for the work was prepared and got approval from competent authority.

FWO were regularly instructed to adhere to strict quality control and material. Short comings/snags were pointed out to F.W.O. from time to time.

146. *Senator Syed Hidayatullah Shah: Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) whether it is a fact tht internal wiring of electricity was carried out in the flats of category A and B in sector G-9/2, Islamabad.

(b) whether it is also a fact that double burners were provided in the said flats; and

(c) whether it is also a fact that the said work has been suspended, if so, the time by which it will be carried out?

Mr. Aftab Ahmed Khan Sherpao: (a) Internal wiring of Electricity in 16 "A" type and 16 "B" type flats in Sector G-9/2 has been completed.

(b) 240 Gas burners were installed in last year and the work regarding installation of 225 gas bruners in "A" and "B" type houses/flats in Sector G-9/2 is in progress.

(c) The work has not been suspended as the internal wiring in 16 Nos "A" type and 16 Nos "B" flats in Sector G-9/2 has been completed, whereas the work regarding installation of 225 double gas burners in "A"

and "B" type flats in Sector G-9/2 is in progress.

147. *Senator Prof. Khurshid Ahmed: Will the Minister for Interior be pleased to state the rate, per sq. yard of Residential, Commercial Class I-IV, Hotels/Motels, Industrial and Trading Centers and Industrial land in Islamabad sold/auctioned by CDA?

Mr. Aftab Ahmed Khan Sherpao: CDA has not conducted any auction of residential plots during the year 2005 to date.

Two commercial plots were auctioned during the year 2005. One plot measuring 13.45 acres (65098 sq. yards) for construction of Five Start Hotel near Convention Center, Islamabad was auctioned @ Rs. 75000/- per sq. yard (Total price Rs.4882.350 million only). The other plot was for construction of Shopping Mall in Blue Area located at Faisal avenue and Jinnah Avenue, F-8/G-8, Islamabad measuring 6.62 acres (32040 sq. yards) @ Rs.1,90,100/- per sq. yard (Total price Rs.6090.950 million only) was auctioned. No other residential/commercial plot has been auctioned by CDA during the year 2005.

149. *Senator Mad Akram: Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) the number of private airlines operating in the country;

(b) the number, make and model of the aircrafts with each of the said airline; and

(c) the comparison of fare of private airlines with that of PIA on various sectors?

Rao Sikandar Iqbal: (a) Three private airlines namely, M/s Shaheen Air International, M/s Aero Asia and M/s Air Blue are operating in Pakistan.

(b) The number, make and model of aircraft with each of the said airline is as follows:-

Operator's Name	No. of A/C	Make/Model of A/C
M/s Shaheen Air Int'l	04	Boeing-737-200
	03	Boeing-737-200
M/s Aero Asia	01	MDDC-9
	02	MD-83
M/s Air Blue	03	Airbus A-320
	01	Airbus A-321

(c) A comparison of one way economy class normal fares of M/s PIA, M/s Shaheen Air Int'l, M/s Aero Asia and M/s Air blue on the four sectors are given below:-

Karachi-Islamabad Sector (INCLUSIVE OF TAXES)

PIA	5000	
SAI	--	"Currently not operating"
Aero Asia	6265	M/s Aero Asia and M/s Air Blue are
Air Blue	6270	following flexible fares policy on day to day basis.

Karachi-Lahore Sector (INCLUSIVE OF TAXES)

PIA	4610	
SAI	5540	
Aero Asia	5540	M/s Shaheen Air Int'l, M/s Aero Asia and
Air Blue 5240	M/s Air Blue are following flexible fares policy	
		on day to day basis

Karachi - Peshawar Sector (INCLUSIVE OF TAXES)

PIA	4610	
SAI	--	"Currently not operating"
Aero Asia	5640	M/s Aero Asia and M/s Air Blue are following
Air Blue 5640	flexible fares policy on day to day basis.	

Karachi -Quetta Sector (INCLUSIVE TAXES)

PIA	4650	
Air Blue 4525		
SAI	--	"Currently not operating"
Aero Asia	--	"Currently not operating"

150. *Senator Muhammad Akram: Will the Minister for Railways be pleased to state the details of the proposal to resume Railway services between India and Pakistan?

Mian Shamim Haider: The rail service between Pakistan and India is already in place via Lahore - Wagah - Attari section. A new proposal to link the two countries by rail via Khokhropar - Munabao has also been agreed upon by both the countries and infrastructure works in this regard are nearing completion. The opening of the new link is expected in January 2006. The route will reduce the journey time for the travelers intending to start or end their journey from and to southern portion of Pakistan as compared to earlier arrangements through Wagah border.

151. *Senator Muhyammad Akram: Will the Minister for Defence be pleased to state the amount of PIA fare on domestic routes in January, 1995, January, 2000 and at present?

Rao Sikandar Iqbal: A list containing fares on domestic routes in January 1995, January 2000 and November 2005 is enclosed, as Annexure-A, Annexure-B and Annexure-C, respectively.

(Annexures have been placed on the Table of the House as well as Library).

153. *Senator Dr. Muhammad Said: Will the Minister for Railways be pleased to state:

(a) the railway lines and railways stations closed down during the last ten years; and

(b) the railway tracks dismantled during the said period?

Mian Shamim Haider: (a) No Railway Section was closed during the last ten years.

In addition, cous sections were closed during the last 10 years due to either being un-viable on commercial grounds or the same were not required from traffic view point. The total 86 stations closed over various Railway Divisions are given in Annexure-A.

(b) The Rk dismantled during last 10 years is as under:-

S.No.	Section	Total Length (Kms)	Track dismantled (Kms)	Balance (Kms)
1.	Bostan - Zhob	295	0	295
2.	Kohat - Thal	102	30	72
3.	Mari Indus - Bannu	142	129	13
4.	Laki Marwat - Tank	75	75	0
5.	Mandra - Bhaun	75	45	30
6.	Khanpur - Chachran	34	17	17
7.	Nawab Shah - Sakrand	22	0	22
8.	Tando Adam - Tharushah	172	0	172
9.	Padedan Tharushah - Mehrabpur	70	0	70
	Total:	987	296	691

ANNEXURE-A

S.No.	DIVISION	STATION	CLOSING DATE
1.	PeshawarParkhu Dehri	20-07-1995	
2.	"	Skhakot	"
3.	"	Reshakai	"
4.	"	Gujor Ghari	"
5.	"	Kabul River	15-05-1998
1.	Lahore	Kathala	25-05-1996
2.	"	Ther Sansi	02-12-1997
3.	"	Noor Muhammad Moakal	24-03-1997
4.	"	Akhtarabad 08-12-1997	
5.	"	Gulsher	05-09-1996
6.	"	Gajar Gola	22-09-1996
7.	"	Jassar	30-09-1996
8.	"	Bahrianwala	15-09-1997
9.	"	Jhok Ditta	08-11-1997
10.	"	Abbaspur	20-03-1998
11.	"	Harbanspura	1998
12.	"	Qila Sattar Shah	11-11-1998
1.	Multan	Sukh Beas	25-02-1996
2.	"	Sirajwala	"
3.	"	Jafarwala	"
4.	"	Pervezwala	"
5.	"	Mella	28-01-1998

6.	"	Sardar Wali Mazari	02-02-1998
7.	"	Muhammadpur Diwan	"
8.	"	Basti Rehman	"
9.	"	Peigha	"
10.	"	Humayunwala	"
11.	"	Kotla Ihsan	"
12.	"	Kotla Nasir	"
13.	"	Pirawala	07-02-1998
14.	"	Dera Bakha 11-03-1998	
15.	"	Chak Abdullah	"
16.	"	Takht Mahal	"
17.	"	Tanwari	04-06-1996
18.	"	Musa Virk	04-11-1998
19.	"	Samtiah	10-07-2000
20.	"	Buch	22-10-2005
1.	Sukkur	Humayun	30-11-1997
2.	"	Dandhi	10-12-1997
3.	"	Lindsay	23-12-1997
4.	"	Mithri	30-12-1997
5.	"	Moula Dad 18-01-1998	
6.	"	Umaid Ali Junejo	25-01-1998
7.	"	Kamber Ali Khan	05-02-1998
8.	"	Bijarani	10-06-1998
9.	"	Allah Dadni	20-06-1998
10.	"	Sihar	30-06-1998

11.	"	Garhi Khairo	20-08-1998
12.	"	Shaheed Allah Bux	01-12-1998
13.	"	Kashmore	20-04-1999
1.	Quetta	Kiridhor	02-02-1996
2.	"	Saranan	28-04-1997
3.	"	Kirdagap	"
4.	"	Nari Bank	13-07-1997
1.	Rawalpindi	Seraj Saleh	01-08-1997
2.	"	Wilsonpur	10-08-1997
3.	"	Gujjar	"
4.	"	Lohi Bhir	15-04-1998
5.	"	Pindora	"
6.	"	Margalla	05-01-1999
7.	"	Sabzazar	05-12-1999
8.	"	Golpur	07-06-2000
9.	"	Shahpur City	14-03-2005
1.	Karachi	Ratanabad	03-07-1995
2.	"	Rahuki	08-07-1995
3.	"	Bagatora	15-07-1995
4.	"	Mirpur Khas Goods	20-07-1995
5.	"	Kamaro Sharif	15-09-1995
6.	"	Khan	18-02-1997
7.	"	Patayon	"

8.	"	Noaabad	"
9.	"	Robbi Road	"
10.	"	Jhol	"
11.	"	Sinjhora	"
12.	"	Shahpur Chakkar	"
13.	"	Sarwar Nagar	"
14.	"	Tando Sarwar	"
15.	"	Jam Sahib	"
16.	"	Gul Beg Marri	"
17.	"	Shafiabad	"
18.	"	Kot Ghulam Mohammad	31-3-1997
19.	"	Fazal Bhambro	"
20.	"	Talhi	"
21.	"	Kinjheji	"
22.	"	Mohammad Rahim Kalro	"
23.	"	Saleh Bhambro	"

154. Senator Farhat Ullah Babar: Will the Minister for Information Technology and Telecommunications be pleased to state:

(a) whether it is a fact that main cable of telephone exchange of village Ghari Kapura, Tehsil and District Mardan has been damaged, if so, the reasons thereof; and

(b) the time by which the main cable of the said exchange will be repaired?

Mr. Awais Ahmed Khan Leghari: (a) Yes.

The main cable of Telephone Exchange of Village Ghari Kapura Tehsil and District Mardan was damaged by Sui Northern Gas Pipeline Ltd. by the digging party of Optical Fiber System and also by malicious cut on different dates.

(b) The main cable was restored on the same and next day all the telephones of Ghari Kapura Tehsil and District Mardan are now working satisfactorily.

156. *Senator Farhat Ullah Babar: Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) whether it is a fact that FWO (Frontier Works Organization) also participates in securing commercial contracts of the government departments;

(b) whether it is also a fact that FWO has been awarded contracts on single contract basis without tenders;

(c) the name and value of each contract awarded to FWO since 2001;

(d) the name and value of each contract awarded to FWO without tenders and on single contract basis during the above priod with year wise break up; and

(e) whether there is any proposal under consideration of the Government not to award contracts to FWO on single tender basis?

Rao Sikandar Iqbal: The requisite information is being obtained from the concerned quarter and will be provided on next Rota Day.

157 . *Senator Muhammad Enver Baig: Will the Minister for Defence be pleased to state the details of all taxes charged from Pakistanis travelling to Middle East by PIA and Europe and USA by other overseas airlines , indicating also the Airport Tax for each class , war insurance , foreign travel tax, CED and other surcharges, separately?

Rao Sikandar Iqbal: (i) Embarkation fee , Govt . Airport Tax and Foreign Travel tax is charged from a passenger traveling from Pakistan to any destination on international sector as under:

(Fig. in Rs.)

Class	First Class	Business Class	Economy Class
Embarkation Fee	1000	1000	500
Government Airport Tax	400	300	200
Foreign Travel Tax	1500	1500	1500

(ii) Government Airport Tax and Foreign Travel Tax are Government revenues which ary the airlines on behalf of CAA . The amount is then remitted to Govt . Tasury by CAA . The Embarkation Fee is however the revenue of CAA.

(iii) Central Excise Duty (CED) is charged @ 15% from the domestic passengers whereas Capital Value Tax (CVT) @ 1 . 5% is charged from Internationalpassengers.

(iv) No war insurance is charged from customers.

158 . *Senator Ilyas Ahmad Bilour: Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) the revenue collected by the Civil Aviation Authority from the passenger at Peshawar International Airport during the last three years;

(b) the details of development plans envisaged by the CAA for passengers facilitation at that airport during the said period indicating also implementation atus of the same; and

(c) whether it is a fact that there is a conflict between CAA and ASF about land at Peshawar Airport, if so, its details?

Rao Sikandar Iqbal: (a) The revenue collected by the CAA from the passengers at Peshawar Airport during the last three years is as under:-

(Rs. Million)

Year	Domestic	International	Total
2005	09	95	104
2004	07	47	54
2003	07	46	53

(b) The Airside facilities at Peshawar Airport have been improved for heavier aircraft such as Airbus A-300/A-330/B-777-200. The details of works involved are as under:-

(i) Strengthening and Re-carpetting of Runway for landing of above mentioned heavy aircraft.

(ii) Expansion and Strengthening of Apron to accommodate 07 aircrafts as compared with earlier parking capacity of 04 aircrafts.

(iii) Construction of new Taxiway for use by heavier aircrafts (A-300/A-330/B-777-200).

(iv) Provision of pocket for turning of aircraft at runway end 35 and reconstruction of widening of pocket at runway end 70.

(v) The replacement of false ceiling in domestic arrival.

(vi) A new aviation building near cargo complex has been completed.

Works in Progress

(i) Improvement/Expansion of International Lounge (90% work done)

(ii) ExtePower Supply for the commercial venture, cargo complex (near completion)

Work Planned during the current fiscal year

(i) Improvement of existing passenger facilities including car park.

(ii) Improvement of Executive Lounge.

(iii) Compaction and laying of hard standing for parking of aircraft servicing vehicle.

(iv) Construction of New/Expansion of existing Terminal Building and Airport Infrastructure.

(c) Threre is no conflict between CAA and ASF at Peshawar International Airport.

159. *Senator Ilyas Ahmad Bilour: Will the Minister for Interior be pleased to state the measures adopted by the Government to control illegal immigration of Pakistanis to other countries?

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao: (a) The Government has ta ken the following measures to control illegal emigration of Pak istanis to other countries:-

(1) Computerized national identity cards (CNICs) and machine readable passports (Ms) are being issued to Pakistani nationals. This step has helped the in controlling the issuance of these national documents to non-nationals.

(2) Inter Agency Task Force consisting of FIA, Frontier Corps Balochistan, Pakistan Coast Guards, Balochistan Levies, ISI, IB, Provincial Police of foures and other law enforcement agencies has been established to control the illegal immigration through Pak - Iran border. The intending illegal emigrants use this land route to reach Greece an other European countries through Iran and Turkey. This route is also used for Muscat, Oman.

(3) Forgery detection machines have also been installed by FIAat Islamabad and Karachi airports. These machines are capable to detect the forgeries in traveling documents and are latest in technology.

(4) Efficient and experienced immigration staff having good reputation has been posted at all airports/check-posts.

(5) Special campaign has been launched throughout the country against the human smugglers/traffickers (agents) by FIA.

(6) The PISCES System installed at immigration check-posts/airports by FIA is being eck the movement/travel of human smugglers/traffickers

involved in this heinous crime. A number of agents have been apprehended through this Watch List.

(7) CCTV network has been installed at Islamabad airport and the installation of this network on other airports is under way.

(8) The Minister for Interior led the Pakistani delegation in the first quadrilateral meeting held in Athens, from 15-16 December, 2005,. The Interior Ministers of Iran, Turkey and Minister for Public of the Hellenic Republic Participated to discuss ways and means to promote and strengthen regional cooperation for combating human smuggling and illegal migration in the region. A Joint Declaration was also issued. In order to review the implementation of the Joint Declaration, a follow up mee ting will be held in Turkey.

160. *Senator Kamran Murtaza: Will the Minister for Information Technology and Telecommunications be pleased to refer to the National Assembly Un-starred question No. 39 answered on 22nd April, 1998 and state:

(a) whether it is a fact that a survey was conducted for provision of telephone connectio the residents of village Jandar, Tehsil Shakargar, District Narowal from Rambri Telephone Exchange;

(b) the number and names of applicants of the said village who have applied for telephone connections indicating also the date of application in each case; and

(c) the time by which telephone connections will be provided to the

said applicants?

Mr. Awais Ahmed Khan Leghari: (a) Yes.

(b) 52 applications. List attached Annex-A.

(c) The village Jandar will be covered through WLL from Rambri BTS 2500 lines whicunder installation and is expected to be completed by March, 2006.

Annex-"A"

S.No.	WL No.	DATE	Name and Address
1.	96	2-5-1995	Talib Hussain S/O Babow Khan Vill, Jandar P/O Lessar Kalan Tehsil Shakargarh.
2.	97	2-5-1995	Muhammad Islam S/O Shah Din Vill. Jandar P/O Lessar Kalan Tehsil Shakargar.
3.	98	2-5-1995	Muhammad Munir Shad S/O Muhammad Saddique Vill Jandar P/O Lessar Kalan Tehsil Shakargarh.
4.	99	2-5-1995	Muhammad Rafique S/O Charagh Deen Vill. Jandar P/O Lessar Kalan Tehsil Shakargarh.
5.	100	2-5-1995	Muhammad Tufail S/O Deen Muhammad Vill. Jandar P/O Lessar Kalan Tehsil Shakargarh.
6.	101		Muhammad Khan S/O Charagh Deen Vill. Jandar P/O Lessar KalanTehsil Shakargarh.
7.	102		Gulzar Hussain S/O Muhammad Ramzan Vill. Jandar P/O Lessar Kalan Tehsil Shakargarh.
8.	103		Noor Muhammad S/O Allah Rakha Vill. Jandar P/O Lessar Kalan Tehsil Shakargarh.

9.	104	Majudian Bibi W/O Muhammad Shafi vill. Jandar P/O Lessar Kalan Tehsil Shakargarh.
10.	105	Khurshid Begum W/O Bashir Ahmad Vill. Jandar P/O Lessar Kalan Tehsil Shakargarh.
11.	106	Munshi Khan S/O Hussain Bux Vill. Jandar P/O Lessar Kalan Tehsil Shakargarh.
12.	107	Muhammad Tahir Waseem S/O Asghar Ali Vill. Jandar P/O Lessar Tehsil Shakargarh.
13.	108	Zubaida Khanim W/O Wajeeh Ullah Khan Vill. Jandar P/O Lessar Kalan Tehsil Shakargarh.
14.	109	Roshin Deen S/O Allah Ditta Vill. Jandar P/O Lessar Kalan Tehsil Shakargarh.
15.	110	Rashidan Bibi W/O Mangh Khan Vill. Jandar P/O Lessar Kalan Tehsil Shakargarh.
16.	111	Noor Hussain S/O Khushi Muhammad Vill. Jandar P/O Lessar Kalan Tehsil Shakargarh.
17.	112	Jan Muhammad S/O Nazam Deen Vill. Jandar P/O Lessar Kalan Tehsil Shakargarh.
18.	113	Allah Rakha S/O Ali Gohar Vill. Jandar P/O Lessar Kalan Tehsil Shakargarh.
19.	114	Muhammad Ali S/O Charagh Deen Vill. Jandar P/O Lessar Kalan Tehsil Shakargarh.
20.	115	Muhammad Hussain Assi S/O Muhammad Ramzan Vill. Jandar P/O Lessar Kalan Tehsil Shakargarh.
21.	116	Muhammad Aslam S/O Muhammad Sharif Vill.

			Jandar P/O Lessar Kalan Tehsil Shakargarh.
22.	117		Bashir Ahmed S/O Munshi Khan Vill. Jandar P/O Lessar Kalan Tehsil Shakargarh.
23.	118		Hamidan Begum W/O Noor Hussain Vill. Jandar P/O Lessar Kalan Tehsil Shakargarh.
24.	181	8-12-2003	Basher Ahmed S/O Munshi Khan Vill. Jandar P/O Lessar Kalan Tehsil Shakargarh.
25.	182		Munshi Khan S/O Hussain Bux Vill. Jandar P/O Lessar Kalan Tehsil Shakargarh.
26.	183		Muhammad Sharif S/O Baddar Din Vill. Jandar P/O Lessar Kalan Tehsil Shakargarh.
27.	184		Muhammad Ashraf S/O Abdul Rashid Vill. Jandar P/O Lessar Kalan Tehsil Shakargarh.
28.	185		Muhammad Arshad S/O Charagh Din Vill. Jandar P/O Lessar Kalan Tehsil Shakargarh.
29.	186		Javed Bashir S/O Bashir Ahmed Vill. Jandar P/O Lessar Kalan Tehsil Shakargarh.
30.	187		Muhammad Arshad S/O Nawab Din Vill. Jandar P/O Lessar Kalan Tehsil Shakargarh.
31.	188		Muhammad Akram S/O Muhammad Din Vill. Jandar P/O Lessar Kalan Tehsil Shakargarh.
32.	189		Manzoor Hussain S/O Sardar Ali Vill. Jandar P/O Lessar Kalan Tehsil Shakargarh.
33.	190		Wazir Hussain S/O Shafi Muhammad Vill. Jandar P/O Lessar Kalan Tehsil Shakargarh.
34.	191		Iftikhar Hussain S/O Ch. Muhammad Sharif Vill.

		Jandar P/O Lessar Kalan Tehsil Shakargarh.
35.	192	Dilawar Hussain S/O Saghir Ahmed Vill. Jandar P/O Lessar Kalan Tehsil Shakargarh.
36.	193	Muhammad Tahir Waseem S/O Asghar Ali Vill. Jandar P/O Lessar Kalan Tehsil Shakargarh.
37.	194	Mubarik Ali S/O Muhammad Sultan Vill. Jandar P/O Lessar Kalan Tehsil Shakargarh.
38.	195	Muhammad Ali S/O Gharagh Din Vill. Jandar P/O Lessar Kalan Tehsil Shakargarh.
39.	196	Muhammad Munir S/O Allah Rakkha Vill. Jandar P/O Lessar Kalan Tehsil Shakargarh.
40.	197	Shafique Ahmed S/O Muhammad Munga Khan Vill. Jandar P/O Lessar Kalan Tehsil Shakargarh.
41.	198	Saraj Din S/O Abdul Ghani Vill. Jandar P/O Lessar Kalan Tehsil Shakargarh.
42.	199	Arif Hussain S/O Rehmat Ali Vill. Jandar P/O Lessar Kalan Tehsil Shakargarh.
43.	200	Muhammad Khan S/O Abdul Ghani Vill. Jandar P/O Lessar Kalan Tehsil Shakargarh.
44.	201	Talib Hussain S/O Baloch Din Vill. Jandar P/O Lessar Kalan Tehsil Shakargarh.
45.	202	Abdul Razzak S/O Muhammad Akram Vill. Jandar P/O Lessar Kalan Tehsil Shakargarh.
46.	203	Noor Hussain S/O Khushi Muhammad Vill. Jandar P/O Lessar Kalan Tehsil Shakargarh.
47.	204	Sadiq Hussain S/O Fazal Dad Vill. Jandar

		P/O Lessar Kalan Tehsil Shakargarh.
48.	205	Sultan Ahmed S/O Sardar Ali Vill. Jandar P/O Lessar Kalan Tehsil Shakargarh.
49.	206	Muhammad Usman Akram S/O M. Sain Vill. Jandar P/O Lessar Kalan Tehsil Shakargarh.
50.	207	Sikandar Azam S/O Ghulam Muhammad Vill. Jandar P/O Lessar Kalan Tehsil Shakargarh.
51.	208	Munir Ahmad S/O M. Shafi Vill. Jandar P/O Lessar Kalan Tehsil Shakargarh.
52.	209	Muhammad Hanif S/O Sardar Ali Vill. Jandar P/O Lessar Kalan Tehsil Shakargarh.

161. *Senator Kamran Murtaza: Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state:

(a) whether it is a fact that a piece of land measuring 32 acres has been acquired by the PTV for installation of a booster in Tehsil Shakargarh, if so, the per acre compensation paid to the owners of the land; and

(b) whether it is also a fact that the rate of the compensation is very low as compared to the market value, if so, its reasons?

Sheikh Rashid Ahmed: (a) Yes, it is a fact that PTV has acquired a piece of land measuring 31.55 Acres at the cost of Rs.176,000.00 per acre totalhment of RBS at Shakargarh. The amount has been deposited with Deputy District Officer Revenue (DDOR) Shakargarh for

payment to owners of the land which are over 100 persons.

(b) The per acre rate of the land was determined by an Assessment Committee under the chairmanship of Mr. Imtiaz Ahmad Khan Niazi, District Officer Revenue and District Collector Narowal comprising the following:

(i) Mr. Muhammad Salim Hussain Dy. District Officer (Rev) Shakargarh.

(ii) Mr. Taj Din Ijaz, Dy. District Officer Excise and Taxation Narowal.

(iii) Mr. Amjad Ali Ch. XEN Flood Bund Narowal.

(iv) Mr. Amjad Aziz Engineering Incharge PTV-RBS, Pasrur.

The assessment committee assessed the cost of land of Rs. 176,000 per acre keeping in view the sale deeds finalized during the period 07-03-2004 to 08-03-2005 at Shakargarh.

PRIVILEGE MOTION

Re:THE CONTRADICTORY ANSWER GIVEN ON THE FLOOR OF THE HOUSE.

Senator Farhat Ullah Babar: And Mr. Chairman, this issue of privilege arises out of contradictory answer given on the Floor of the House within a span of three weeks.

جناب چیئرمین، آپ ذرا اپنا mike درست کرلیں۔

سینیٹر فرحت اللہ بابر: جناب چیئرمین! میرے Point of Privilege کا اسی

ہاؤس کے floor پر دو متضاد جوابات آنے سے متعلق ہے۔ جناب والا! پرسوں اس ہاؤس میں ایک سوال کے جواب میں فاضل وزیر Economic Affairs نے کہا تھا اور سوال یہ تھا کہ کیا کسی fertilizer factory کو کچھ concessions دی گئی ہیں تو جواب آیا کہ "Yes, the Government has agreed to compensate the Fauji Jordan Fertilizer Company to the tune of 5 billion rupees". یہ پرسوں تحریری جواب آیا ۔ جناب چیئرمین! اس سے پہلے 22 نومبر کو اسی ایوان میں جب زلزلے پر بحث ہو رہی تھی تو میں نے یہی point اٹھایا تھا اور میں نے کہا تھا کہ Fauji Fertilizer, Fauji Foundation بقول حکومت کے ایک private ادارہ ہے' اگر اس private ادارے کو کوئی compensation دی گئی ہے تو وہ withdraw کرکے زلزلہ زدگان کی امداد کے لئے مختص کی جائے۔ جناب چیئرمین! اس وقت floor of the House پر محترم وزیر تعلیم نے کہا اور یہ سینیٹ کا record ہے---

جناب چیئرمین، وزیر تعلیم نے کہا؟

سینیٹر فرحت اللہ بابر: جی! وزیر تعلیم نے کھڑے ہو کر کہا۔

جناب چیئرمین، ان کا اس سے کیا تعلق تھا۔

سینیٹر فرحت اللہ بابر: جناب والا! وہ اس وقت جواب دے رہے تھے اور انہوں نے کہا کہ

They have given no money. The honourable Minister for Education said they have given no money. Again this is not correct, whatever he had said, again this is not correct. If at all, it was only a guarantee given to the Army Welfare Trust and not to the Fauji Foundation. This is what the honourable Minister for Education said and this is what now honourable Minister for Finance says that yes, the Government of Pakistan agreed to compensate the Fauji Jordan Fertilizer Company in the

wake of non-implementation, the total amount of rupees five billion was agreed to be disbursed to the Fauji Jordan Fertilizer Company over a period of 7 years starting from the year 2002.

جناب چیئرمین! ویسے تو floor of the House پر متضاد آ جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین، وزیر فنانس نے جواب دیا ہے۔

(مداخلت)

سینیٹر فرحت اللہ بابر: جناب والا! یہ privilege کا issue اس لئے ہے کہ ایک فاضل وزیر نے floor of the House پر جب یہ کہا کہ فوجی فاؤنڈیشن کو کوئی financial compensation حکومت کی طرف سے نہیں دی گئی تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ حکومت پاکستان کی compensation پرائیویٹ اداروں کو دی جا رہی ہے اور اس پر آپ فاضل ممبران سینیٹ کو روک رہے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ point of privilege ہے کیونکہ اگر فاضل وزیر تعلیم کا یہ نوٹس نہ لیا جاتا جبکہ فنانس منسٹر کا بیان آ گیا ہے۔ وہ اسی طرح unchallenged and uncontested چلا جاتا تو اس کا مطلب یہ ہوتا کہ اس ایوان کو استحقاق سے مستثنیٰ کیا گیا تھا کہ حکومت پاکستان کا پیسہ، public money ایک پرائیویٹ ادارے کو compensate کرنے کے لئے خرچ ہو رہی ہے ۔ تو یہ صرف میری بات نہیں ہے، یہ privilege of the House کی بات ہے ۔ میری گزارش ہے کہ اس موشن کو Privilege Committee کے سپرد کیا جائے ۔

جناب چیئرمین، میں یہ عرض کروں کہ اس میں پوری تفصیل نہیں ہے ۔ لیکن ان کا concerned محکمہ نہیں تھا ۔ انہوں نے ایک جواب دیا۔ اب clear ہوگیا ہے اس پر آپ اور وقت کیوں لیتے ہیں؟ اگر deny ہو جاتا تو بعد میں متعلقہ محکمہ اس کا آپ کو جواب دیتا۔ جو صحیح نہیں تھا وہ اگر clarify ہو گیا then leave it. لیکن میں یہ کہوں گا کہ جواب جو ہوں ان کی تصدیق کرکے پھر دینے چاہئیں ۔ There is no question about or doubt or anything on that اب اس پر تو clear answer آپ کو آ گیا ہے ۔

سینیٹر فرحت اللہ بابر، جناب چیئرمین! میں اس لئے یہ کہہ رہا ہوں کہ فاضل وزیر تعلیم صاحب نے اس سے پہلے بھی کئی موقعوں پر جب ہم نے یہ نکات اٹھائے تھے تو اسی طرح------

(مداخلت)

جناب چیئرمین، میں ان سے بات کروں گا۔

سینیٹر فرحت اللہ بابر، جناب! میری تو گزارش یہ ہے کہ آپ اسے admit کریں۔

جناب چیئرمین، نہیں ' اب تو clear ہوگیا ہے ۔ زاہد حامد صاحب! کلثوم پروین ' کامران صاحب اور بادینی صاحب کا تھا if you can meet them outside in the lobby, I will be grateful. مسٹر حمید اللہ جان آفریدی---- ایک حکومت اور ایک اپوزیشن کو دے رہا ہوں۔ Mr. Hameedullah Afridi has the floor آپ تشریف رکھیں۔

(مداخلت)

سینیٹر ثناء اللہ بلوچ، Speeches ہو رہی ہیں یا point of order ہو رہا ہے؟

جناب چیئرمین، پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

سینیٹر ثناء اللہ بلوچ، اس کے بعد میرا پوائنٹ آف آرڈر لے لیں جناب۔

جناب چیئرمین، نہیں ۔ ایک ہوگیا ہے اور دوسرا اس کا مجھے لینے دیں۔ بیلنس مجھے کرنے دیں۔ ایک اپوزیشن سے پہلے ہوگیا ہے۔ تشریف رکھیئے پہلے ان کو سن لیں۔

سینیٹر حمید اللہ جان آفریدی، شکریہ ۔ جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ ایک important چیز کی طرف دلانا چاہتا ہوں ۔ اس کو point of privilege بھی کہا جا سکتا تھا۔ Basically پچھلے دنوں میں بھی بات ہوئی تھی ۔ ایک کمیٹی بنی ہے جس کو چیف سیکریٹری فرنٹیئر head کر رہا ہے alongwith some other officials of government of NWFP اور اس میں ایک ممبر سیکریٹری سیفران بھی ہیں۔ اس میں بنیادی طور پر فاٹا سیکریٹریٹ کے بارے میں decide ہو رہا ہے کہ اس کی کیا position ہوگی اور اس کی working capacity کیا ہوگی ؛ کیسے کام کرے گا ؛ بنیادی طور پر in writing being

Chairman of the Standing Committee, I have written a letter to the

concerned officials کہ اس میں stakeholder تو basically فاٹا کے ۔لوگ ہیں تو کم سے کم فاٹا پارلیمنٹیرین نیشنل اسمبلی کے بے شک ہوں یا سینیٹ کے ہوں ، کمیٹی کے ممبرز ہونے چاہییں تاکہ ان کو بھی پتا چلے کہ جی گورنمنٹ ان کے علاقوں کے ساتھ کیا کرنے لگی ہے ۔ میری آپ سے یہی گزارش ہے کہ اس کمیٹی کو روکا جائے جب تک اس میں پارلیمنٹیرین نہ ہوں تو ان کے کہنے پر فی الحال کوئی ایکشن نہ ہو ۔

جناب چیئرمین،اس کے لئے میں وقت لے دیتا ہوں گورنر سرحد کے ساتھ ۔

Senator Hameedullah Jan Afridi: No sir, it is a provincial government, basically Chief Secretary NWFP...

Mr. Chairman: Would you like to meet the Chief Secretary, I can get you the appointment, Chief Minister, Chief Secretary

جن کو ملنا ہے بتا دیں We will arrange.

سینیٹر حمید اللہ جان آفریدی، نہیں جناب ! بے شک گورنر صاحب کو آپ پیغام بھجوا دیں کہ کمیٹی کو رکوائیں جب تک اس میں ----

جناب چیئرمین ، نہیں ، میں رکوانے کا نہیں کہہ سکتا because it is their jurisdiction, we have recommendation I think, I can see کہ کیا issue ہے ۔

And I will convey to them, I can not say about stopping that but I will certainly convey it.

سینیٹر حمید اللہ جان آفریدی،ٹھیک ہے جناب ! basically sir, یہ دوسرا ہے کہ ابھی F-7 میں 5.5 acre زمین کا ایک ٹکڑا ہے جس کی worth دس ارب روپے ہے۔ اس زمین کی قیمت-----

جناب چیئرمین، کدھر ہے؟

سینیٹر حمید اللہ جان آفریدی،دس ارب روپے۔

جناب چیئرمین، کدھر ہے؟

سینیٹر حمید اللہ جان آفریدی، ایف ۔۷ میں جناح سپر کے بالکل ساتھ پولیس سٹیشن کے بالکل سامنے ہے جس میں ایک پارک تھا۔ جھولے لگے ہوئے تھے، بچے اس میں کھیلتے تھے۔ سی ڈی اے کو ہم نے overall Islamabad میں دیکھا ہے کہ انہوں نے کافی beautification اور public facility کے لئے پارک raise کئے ہیں لیکن اس particular land کو' 5.5 acre land کو سی ڈی اے نے اونے پونے ریٹ پر ایک پرائیویٹ پارٹی کو دیا ہے۔ جس کی فیس انہوں نے رکھی ہے ۲۵ لاکھ روپے سالانہ۔ اس کی قیمت دس ارب روپے ہے۔

جناب چیئرمین، اس کا جواب منسٹر صاحب کے پاس موجود ہے وہ سن لیں۔

سینیٹر حمید اللہ جان آفریدی، میں details بتا رہا ہوں۔ CDA کی history میں کبھی اس طرح نہیں ہوا ہے۔ یہ rules کی violation ہے۔

جناب چیئرمین، منسٹر صاحب کو سن لیں۔

سینیٹر شہزاد وسیم، جناب چیئرمین! یہ پورا کیس میں CDA سے لاکر Floor of the House پر پیش کروں گا۔

سینیٹر حمید اللہ جان آفریدی، جناب چیئرمین! اس کو کمیٹی کے حوالے کر دیں تاکہ اس پر بحث ہو سکے۔

جناب چیئرمین، ہماری جو Interior کی کمیٹی ہے۔

سینیٹر حمید اللہ جان آفریدی، جی ہاں' اسی کو refer کر دیں۔

Mr. Chairman: The matter is referred to the Interior Committee.

سینیٹر حمید اللہ جان آفریدی، بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین، شاہ صاحب!

سینیٹر سید ہدایت اللہ شاہ، جناب چیئرمین! شکریہ۔ آج میرا سوال بھی تھا لیکن وہ

نمبر ۱۳۰ پر چلا گیا ہے۔

جناب چیئرمین، نہیں، چلا نہیں گیا ہے۔ جس طرح آپ نے submit کیا ہے اسی طرح آیا ہے۔

سینیٹر سید ہدایت اللہ شاہ، بہرحال میرا سوال یہ ہے۔

جناب چیئرمین، سوال کے اوپر تو point of order نہیں ہوتا۔ اس کا جواب تو آ چکا ہے۔ Point of Order تو کسی اہم مسئلے پر ہوتا ہے۔

POINT OF ORDER

RE: GOVERNMENT'S INABILITY TO PROVIDE SHELTER TO THE STRANDED EARTHQUAKE AFFECTEES.

سینیٹر سید ہدایت اللہ شاہ، مسئلہ اہم ہے۔ متاثرہ علاقوں میں جو لاوارث بچے تھے حکومت نے، صدر صاحب نے اور وزیر اعظم صاحب نے بھی اعلان کیا تھا کہ یہ لاوارث بچے کسی کے حوالے نہیں کریں گے، بلکہ ان کی کفالت ہم خود کریں گے۔ ان کے لئے باقاعدہ ادارے بنا دیے جائیں گے لیکن ایسا نہیں ہوا۔ وہ لاوارث بچے بعض NGOs لے کر جا رہے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ حکومت کی اجازت سے ہے یا نہیں۔ آج ایدھی کا ۶ بچوں کے بارے میں تمام اخباروں میں آیا ہے۔ میرے پاس وہ اخبارات بھی ہیں۔ میں بھی ۶ بچے لاوارث لایا تھا جو ایک ہمسائے کے گھر رکھے لیکن انہوں نے بھی ان کو نکال دیا ہے۔ میرے پاس اسباب نہیں ہیں کہ میں ان کی کفالت کروں۔ جناب چیئرمین! میری اس بارے میں حکومت سے درخواست ہے کہ کیا حکومت اس قسم کے لاوارث خواتین، بچے یا معذور افراد کے لئے کفالت یا وظیفے کا اہتمام کر رہی ہے یا نہیں کر رہی ہے۔ یہ میرا point of order تھا۔ وزیر صاحب سے کہہ دیں کہ وہ اس بارے میں بتا دیں۔

(اس موقع پر اذان کی آواز سنائی دی)

(آذان کے بعد کی کارراوائی)

جناب چیئرمین، ڈاکٹر صاحب! آپ ذرا اس کو دیکھ لیں گے۔ ثناء اللہ بلوچ صاحب کا
پوائنٹ سے لیں then we will disperse for the prayers. بس دو منٹ ان کو سن لیں۔

Senator Sana Ullah Baloch: Sir, thank you very much.

جناب والا! یہ میرا پوائنٹ آف آرڈر بھی ہے اور پوائنٹ آف پریویلج بھی بنتا ہے۔ 27 دسمبر کو وزیر داخلہ صاحب نے Floor پر یہ کہا تھا کہ بلوچستان کے اندر کچھ miscreants یا شر پسندوں کے خلاف کارروائی ہو رہی ہے اور Constitution کے آرٹیکل آٹھ سے لیکر اٹھائیس تک کی خلاف ورزی نہیں ہو رہی، کسی قسم کی معصوم جانوں کا ضیاع نہیں ہوا، بچے ہلاک نہیں ہوئے۔ جناب! میں نے ثبوت تصویروں کے ساتھ بھیجا ہے۔ ویب سائٹ کا ایڈریس بھی بھیجا ہے۔ کوہلو اور کاہان کے علاقے میں گن شپ ہیلی کاپٹروں اور بمبار طیاروں کے ذریعے زہریلی گیس سے بچوں کی ہلاکت کی تصویر آپ کے سامنے پڑی ہے۔ میں اس House میں التجا نہیں کرونگا، صرف یہ کہوں گا کہ اسلام، بھائی چارے یا ایک فیڈریشن میں معصوم جانوں کے ساتھ اس طرح کا رویہ نہیں اپنایا جاتا۔ آپ اس کی بے شک تحقیقات کروا لیں۔ عاصمہ جہانگیر صاحبہ، Chairperson Human Rights Commission کو جانے کی اجازت نہیں دی گئی، یہ پارلیمنٹ بیٹھی ہے جناب! ثناء اللہ بلوچ جھوٹ بولتا ہے، غلط کہہ رہا ہے، آپ ان میں سے پانچ چھ کو نامزد کر کے وہاں بھجوا دیں لیکن خدا کے لیے، جناب! یہ تصویریں خود بولتی ہیں، میں آج نہیں بول رہا ہوں۔ اگر اس کے باوجود بھی کہتے ہیں کہ شرپسندوں کے خلاف جیٹ طیارے بمباری کر رہے ہیں اور گن شپ ہیلی کاپٹر سے نڈھال جانوں کی تصویریں آپ کے سامنے پڑی ہیں۔ تین معصوم بچے جن کے جسم پر گولیوں کے نشان نہیں، جن کے ناک منہ اور آنکھوں سے خون بہہ رہا ہے، ان کی تصویریں آپ کے سامنے پڑی ہیں۔ زہریلی گیس، فاسفورس گیس وہاں پر استعمال کی گئی ہے 3000 Square kilometer area میں۔ جناب والا! آج ڈیرہ بگٹی میں بھی forces move ہوئی ہیں، بلوچستان کے ساتھ اس طرح کی نا انصافی اس دور میں ہو رہی ہے۔ پنجاب کی آرمی، جس طرح بلوچستان میں military exercise کر رہی ہے، تاریخ میں اس کی مثال نہ یہودی ملٹری آپریشن، نہ انڈین ملٹری آپریشن کی ملتی ہے۔ جناب! یہ تصویریں آپ کے سامنے

ہیں، آپ تحقیقات کا حکم دیتے ہیں تو آپ کی مہربانی۔

جناب چیئرمین، جو ہماری بلوچستان کی کمیٹی ہے، میں ان کو دے دیتا ہوں because that has also to look at that.

سینیٹر ثناء اللہ بلوچ، میرا فرض تھا جناب! میں نے آپ تک پہنچا دیں۔

جناب چیئرمین، جی رضا صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی (قائد حزب اختلاف)، جناب چیئرمین! یہ ایک نہایت افسوسناک بات ہے اور واقعی اگر آپ وہ تصویریں دیکھیں تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پہلے بھی متحدہ اپوزیشن نے اور اب بھی ہم اس use of force کی سختی سے مذمت کرتے ہیں اور خاص طور پر وہاں پر جو جہاز استعمال کیے جا رہے ہیں یہ بھی نہایت افسوس کی بات ہے۔ جناب چیئرمین! آپ کو یاد ہو گا کہ جس وقت فاضل وزیر داخلہ wind up کر رہے تھے تو انہوں نے categorically یہ بات کہی کہ میں اپوزیشن کو اور پریس کو بھی دعوت دیتا ہوں کہ وہ کوہلو جائے اور وہاں جا کر دیکھے۔ جس وقت وہ تقریر کر رہے تھے، اسی وقت عاصمہ جہانگیر صاحبہ اور HRCP کے دوسرے ممبران کو وہاں پر روکا گیا اور وہاں نہیں جانے دیا گیا۔ اسے غلط بیانی کہہ لیں یا شاید ان کو اس بات کا علم نہیں تھا کہ وہ جو offer کر رہے ہیں، درحقیقت جو دوسری forces ہیں، وہ ان کی offer کو honour نہیں کریں گی۔ لہذا ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ایک political issue ہے اور ہم پہلے بھی یہ بات کہہ چکے ہیں کہ یہ وفاق کے لیے نہایت خطرناک ہو سکتا ہے۔ جو صورتحال بنتی جا رہی ہے، ایک طرف وانا ہے، دوسری طرف بلوچستان ہے اور اب تیسرا کالاباغ کا مسئلہ چھیڑا گیا ہے، یہ وفاق کے لیے ایک نہایت سنگین صورتحال بن رہی ہے۔ یہ تمام political issues ہیں اور ان تمام پر حکومت کو سنجیدہ dialogue کرنا چاہیے اور ان کو اس کا حل نکالنا چاہئے۔

.Mr. Chairman: We will break now for the *Maghrab* prayers and reconvene *Insha allah* at 5.45. Thank you

سبحان ربک رب العزت عما یصفون والسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین۔

(وقفہ برائے نماز مغرب)

(نماز مغرب کے بعد اجلاس جناب چیئر مین (محمد میاں سومرو) کی زیر صدارت دوبارہ شروع ہوا)

جناب چیئر مین ، السلام علیکم - جی سعدیہ عباسی صاحبہ ! you want to give us an up date on the PMDC matter.

سینیٹر سعدیہ عباسی ، جناب شکریہ - جناب چیئر مین ! Minister صاحب یہاں موجود ہیں اور کامل علی آغا صاحب نہیں ہیں ...but I just want to say that

جناب چیئر مین ، ان کو آنے جانے دیں تو میں leave applications کر لیتا ہوں۔

سینیٹر سعدیہ عباسی : اچھا ٹھیک ہے۔

جناب چیئر مین ، پہلے ہو گیا ہے ' it will again start پہلے بھی members مجھ سے ناراض ہیں کہ they want to speak, does not matter, I will talk to the Election Commission, we have nothing to do with it. ہم نے time announce کر دیا ہے we have nothing to do with it, it is up to the Election Commission, that is up to the Eelection Commission, they are holding it.

(Interruption)

Mr. Chairman: It has nothing to do with us. They need it or not, it is up to them.

(Interruption)

Mr. Chairman: We will convey to them, we are not involved in it. It is their repsonsibility.

آپ مجھے لکھ دیں ' I will forward your letter to them, I have no idea, how they do it, it is their responsibility, آپ جو چاہتے ہیں' آپ لکھ دیں ' I will forward it to them

سینیٹر ڈاکٹر محمد اکبر خواجہ۔ اچھا جی۔

جناب چیئرمین: ہاں please لکھ دیں۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین، چوہدری نوریز شکور خان نے اطلاع دی ہے کہ وہ آج مورخہ 30 دسمبر اور 2 جنوری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

سعدیہ صاحبہ! اگر آپ بتا دیں تو may be then I will convey to them.

Senator Saadia Abbasi: Mr. Chairman, when this issue started, it started with the registration of students who are in hundreds, of different medical colleges, different private medical colleges who were not being given NOC by the PMDC so that they could transfer to credited medical colleges. That was the issue that was restarted, nine months have been passed and many many meeting have been held in this respect and a report of the Standing Committee on Health has also been issued but it has not dealt with the issue. I would like to request the Minister of Health and the Standing Committee on Health to focus on this issue and to find a solution for these students. Today their families were here. Their children took admission in 1996 and now we are in the year 2005 and it mean that they are still in fourth year of medical class. So, it is question of hundreds of students and I would like you sir, to please direct them to deal with this issue as expeditiously as possible and find out a solution to this problem. Thank you sir.

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: میری تجویز ہے کہ سب stake holders کو بلا لیں۔

جناب چیئرمین، ابھی Chamber میں میری وزیر صاحب سے بات بھی ہوئی ہے۔

We will tell the Ministry. The Ministry and the Committee, both should coordinate closely and follow this matter and find a resolution. In fact, on the 27th, the PMDC was to hold a meeting but there was court order and they delayed it. We are in touch with them and we will make further efforts to follow it actively.

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی : وہ یہاں available ہیں۔

جناب چیئرمین ، اگر participants available ہیں تو اسے Monday کو رکھ سکتے ہیں۔

Now, we take up the commenced motion.

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم، جناب والا! Point of Order.

جناب چیئرمین، یہ خط کے بارے میں ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جی ہاں۔

Mr. Chairman: It is not a point of order but it is an update.

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب والا! آپ کے توسط سے ہاؤس میں کچھ کاغذات اور تصاویر دی گئی ہیں۔ ان میں کچھ الزامات لگائے گئے ہیں۔ میں چاہوں گا کہ میں انہیں ہاؤس کے سامنے رکھوں۔ اس سے پہلے کہ میں تصاویر پر آؤں، پہلے میں وہ چیز پڑھنا چاہوں گا جو کہ ہاؤس میں distribute کی گئی۔

جناب والا ! top پر لکھا ہوا ہے کہ "Baloch struggle for self determination"

اس میں نیچے ایک جگہ کہا جاتا ہے کہ "Pakistan Army launch an Army operation against Baloch"," آگے ایک جگہ پھر کہا جاتا ہے کہ "it is time for the Baloch people to unite and stand up against such atrocities by Punjabi Pakistanis", اور پھر کہا جاتا ہے کہ "that we remind the international communities that it is not the first time that these measures have

"until and اور اہم چیز ہے کہ لکھا ہوا ہے کہ been taken place against Baloch"
unless the Baloch do not unite and get the help of international
communities to put a leash on Pakistani Punjabi Army".

جناب والا! آخر میں صرف ایک sentence پڑھوں گا جہاں پر tyrant and shameless پنجابی پاکستانی آرمی کے لفظ use کئے ہیں۔ اس میں یہ بھی بتانے کی کوشش کی گئی ہے اور یہ record پر ہے، زہریلی باتیں کی گئی ہیں کہ وہاں پر زہریلی گیس استعمال کی جا رہی ہے۔ یہ غلط impression دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ وہاں پر کوئی Army operation ہو رہا ہے۔ میں یہاں ہاؤس میں record کے لئے پھر clear کرنا چاہتا ہوں کہ بلوچستان میں کسی قسم کا کوئی Army operation نہیں ہو رہا ہے۔ Law enforcing agencies ان شرپسندوں کے camps پر کارروائی کر رہی ہیں۔

جناب والا! اس دن یہاں خود Interior Minister صاحب نے اعداد و شمار پیش کئے تھے کہ پچھلے دنوں وہاں کتنے دہشت گردی کے واقعات رونما ہوئے ہیں، کتنے missiles, rocket launchers fire کئے گئے ہیں۔ میں یہ پوچھتا ہوں کہ ان rockets کا نشانہ وہاں کی civilian آبادی نہیں تھی؟ کیا ثبوت ہے کہ آج یہاں جو دو تصاویر پیش کی گئی ہیں، یہ کس کا نشانہ بنے ہیں؟ یہ ایک لمحہ فکریہ ہے کہ ان باتوں کو اس رنگ کے ساتھ کیوں پیش کیا جا رہا ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ قوم کو divide کرنے کی اور قوم میں نفاق ڈالنے کی یہ مذموم کوشش ہے۔ ہم اس کی سختی سے مذمت کرتے ہیں اور ہم ایک مرتبہ پھر اس ایوان سے یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ بلوچی عوام پاکستان کے عوام ہیں، پاکستان کی حکومت اور پاکستان کے تمام صوبوں کے لوگ اور حکومتیں ان کے ساتھ ہیں اور اگر کوئی اپنے ذاتی مفاد کے لئے، political مفاد کے لئے انہیں exploit کرتا ہے تو ہم اس کی سخت مذمت کرتے ہیں۔

Mr. Chairman: We will take up further discussion on the motion.

(Interruption)

Mr. Chairman: I think we are not discussing that.

دیکھیں یہ point of order as an update, Minister نے کہا تھا بتائیں گے we are not discussing Balochistan, Kamran, please have the courtesy, don't unnecessarily make problem for yourself and put in awkward position. اب ایک اور ہمارا item ہے۔

(Interruption)

جناب چیئرمین، نہیں جی آپ تشریف رکھیے وزیر صاحب نے ایک دفعہ کر دیا تھا۔

We are now taking discussion on the issues relating to construction of large water dams in the country. First speaker today is Mr. Muhammad Akram.

DISCUSSIONS ON THE ISSUE RELATING TO CONSTRUCTION OF LARGE WATER DAMS IN THE COUNTRY.

سینیٹر محمد اکرم ولی، شکریہ۔ جناب چیئرمین! کالاباغ ڈیم میری نظر میں ایک ایسا مسئلہ ہے in fact میں سمجھتا ہوں جب سے ہم نے ہوش سنبھالا ہے ہم یہی سن رہے ہیں کالاباغ ڈیم ، کالاباغ ڈیم ، کالاباغ ڈیم۔ حقیقت یہ ہے کہ اتنے سال گزرنے کے باوجود میری نظر میں صحیح معنوں میں کالاباغ ڈیم کی اہمیت یا اس کے خدشات اور نقصانات ایک عام آدمی کی نظر اور معلومات میں میرے خیال میں بہت کم ہیں۔ جب کبھی بھی یہ مسئلہ آتا ہے تو تمام لوگ اور پاکستان کے مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے اپنے اپنے نظریات اور تحفظات کا اظہار کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ درحقیقت یہ ایک ٹیکنیکل معاملہ ہے اور بدقسمتی سے یہ معاملہ ایک سیاسی رخ اختیار کر گیا ہے ۔ اس معاملے کو اس طرح سے پیش کیا گیا ہے کہ جس طرح یہ سندھ کا معاملہ ہے ، پنجاب کا معاملہ ہے ، بلوچستان اور سرحد کا معاملہ ہے ۔ یہ ایک قومی مسئلہ ہے اور اس کے اوپر افسوس کے ساتھ اب تک میری نظر میں قومی نظریئے سے نہیں دیکھا گیا ہے ۔ لوگ اس

کے اوپر تنقید بھی کرتے ہیں اور اپنی solidarity بھی show کر رہے ہیں لیکن اب تک افسوس کے ساتھ اس معاملے کے اوپر میں سمجھتا ہوں پانی ' اس کی management اور اس کے جو reservoirs ہیں ان کو بنانے کے لئے کسی قسم کی long term planning آج تک نہیں کی گئی ۔ حقیقت یہ ہے کہ اتنے عرصے کے بعد پہلی دفعہ اس حکومت نے اس معاملے کو دوبارہ اٹھایا ہے صرف اس سوچ اور نیت کے ساتھ کہ پانی اس ملک کے لئے انتہائی اہم ہے اور اس کے ذخائر بھی بہت اہم ہیں۔ پانی کے ضیاع کو روکنے کے لئے آج اگر کوئی منصوبہ بندی نہ کی گئی تو آئندہ یہ صورتحال آج سے زیادہ بدتر ہو جائے گی ۔ اسی حوالے سے یہ بھی کہا گیا کہ شاید کالاباغ ڈیم کا مسئلہ اس لئے اٹھایا گیا تاکہ لوگوں کی توجہ divert کی جائے جہاں ہمارے earthquake کے بعد مسائل پیدا ہوئے ہیں شاید اس طرف سے توجہ ہٹانے کے لئے کیا گیا ہے ۔ میں پوچھتا ہوں کہ جو لوگ اس قسم کی باتیں کرتے ہیں ' کیا انہوں نے یہ نہیں سوچا کہ ۸ اکتوبر تو ابھی گزرا ہے ۔ کل ہمارے بھائی نے کہا ہے ۔ میں نے کل نثار میمن صاحب سے پوچھا ہے کہ کب آپ کی کمیٹی پانی کے مسئلے پر بنائی گئی تھی تو انہوں نے کہا کہ یہ کمیٹی تو ۲۰۰۲ء میں بنی تھی ۔ یعنی کہ صدر مشرف صاحب نے ۲۰۰۲ میں اس کمیٹی کو یہ ذمہ داری دی کہ آپ اس کے اوپر عدل اور انصاف کے تقاضوں کو سامنے رکھ کر اپنی رائے سے پارلیمنٹ کے لئے ایک رپورٹ پیش کریں۔ ۲۰۰۲ میں کونسا زلزلہ آ گیا تھا؟ کونسے ایسے مسائل بڑھ گئے تھے جو آج مسائل کو divert کرنے کے لئے کالا باغ کا مسئلہ اٹھایا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اب حقیقت کی دنیا میں آ جانا چاہیے اور یہ سوچنا چاہیے کہ اس ملک کے کیا مسائل ہیں؟ کیا اس ملک کے مسائل میں پانی کوئی مسئلہ نہیں ہے؟ اگر اس مسئلے کو اب حل نہ کیا جائے تو کب حل کیا جائے گا؟ میں سمجھتا ہوں اور میں تو سب سے پہلے یہ پوچھتا ہوں کہ صدر مشرف صاحب کو کتنی نفلوں کا ثواب ہوگا اگر وہ یہ کام کرالیں گے۔ انہوں نے صرف اور صرف اس ملک کے کسانوں اور اس ملک کی industrialization کے process کو بڑھانے کے لئے اس مسئلے کو اٹھایا ہے۔ ورنہ ان کو کیا فرق پڑتا ہے۔ انہوں نے خود کہا کہ میں تو اس مسئلے کو اٹھائے بغیر بڑے آرام سے سو سکتا ہوں۔ یہ واضح طور پر انہوں نے کہا کہ انہیں کس چیز کا فائدہ ہوگا کہ اگر کالاباغ یا دوسرا ڈیم بن جاتا ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ ضرورت اس چیز کی ہے کہ کالاباغ ڈیم اور اس قسم

کے مسائل کو سامنے رکھ کر لوگوں کے اندر یہ احساس پیدا کرنا کہ یہ سندھ کے خلاف ہو رہا ہے اور یہ پنجاب یا بلوچستان کے خلاف ہے۔ جناب چیئرمین! میں بڑے افسوس کے ساتھ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آنے والی نسلوں کے لئے ہم کیا پیغام دے رہے ہیں؟ ان کو ہم کس راستے پر ڈال رہے ہیں کہ آج ایک چھوٹا سا بچہ بھی سمجھ رہا ہے کہ کالاباغ ڈیم ایک لڑائی ہے سندھ اور کسی دوسرے صوبے کے درمیان۔

جنابِ چیئرمین! اس دنیا میں تو ہم نے بڑے بڑے مسائل دیکھے ہیں ترقی یافتہ اور ترقی پذیر دونوں ملکوں کے اندر کہ جو قومی مسائل ہوتے ہیں وہ بیٹھ کر consensus کے ساتھ ان کا حل نکال کر آگے بڑھ جاتے ہیں۔ یہاں پر ہمارے ہاں ایک طوفان برپا ہے۔ ہر طرف ڈیم اور ڈیم کی بات ہو رہی ہے۔ خدا کے واسطے! میں سمجھتا ہوں کہ ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ دوسری سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اگر آبی ذخائر بنتے ہیں تو کس کا فائدہ ہے؟ اگر اس کو ایک national perspective میں دیکھا جائے تو کیا بجلی سے ہماری انڈسٹری کو ترقی نہیں ملے گی اور ہماری بنجر زمینیں سیراب نہیں ہوں گی؟ جہاں تک اس چیز کا تعلق ہے کہ اگر خدشات ہیں یا misunderstanding ہے یا کوئی غلط فہمی جنم لے رہی ہے یا ایسے لوگ جن کا کوئی vested interest ہے اور اگر وہ چاہتے ہیں کہ اس قسم کے منصوبوں کو روکا جائے یا ان کے راستے میں رکاوٹیں پیدا کی جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ آج کے زمانے میں لوگ بڑے سمجھدار ہو چکے ہیں اور دنیا بڑی ترقی کر چکی ہے۔ انفارمیشن اور ٹیکنالوجی کا زمانہ ہے اور لوگ کافی سمجھدار ہو گئے ہیں اور وہ وقت گزر چکا ہے کہ آپ لوگوں کو ورغلا سکتے تھے اور ان کو غلط مشورے دے کر بحران پیدا کر سکتے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ President نے اس چیز کو عوام کے سامنے پیش کیا۔ وہ خود چل کر تمام صوبوں کا دورہ بھی کر رہے ہیں اور لوگوں سے مل بھی رہے ہیں اور عوام میں جا کر ان کی رائے سن رہے ہیں اور اپنا کیس ان کے آگے present کر رہے ہیں۔ اگر آپ بات کرتے ہیں جمہوریت کی تو جمہوریت کا تقاضا یہی ہے کہ آپ عوام کے سامنے چیزوں کو پیش کریں اور ان کو فیصلہ کرنے کا حق دیں۔ ان کو سمجھائیں کہ کیا صحیح ہے اور کیا غلط ہے؟ یہی وہ اس سارے دورانیے کے اندر کر رہے ہیں۔ آگے بھی انہوں نے کہا ہے کہ میں خود جاؤں گا اور بار بار جاؤں گا اور اپنا کیس present کروں گا کہ کیوں اس ملک کو آبی ذخائر

کی ضرورت ہے؟ کیا فائدے ہیں اور کیا نقصانات ہیں؟ اگر نقصانات ہیں تو ان کو بھی discuss کیا جائے۔ اگر وہ غیر جمہوری راستہ اپناتے تو کیا وہ اس کو کسی اور طریقے سے نہیں کر سکتے تھے؟ لیکن انہوں نے ایسا کرنے کی بجائے یہ والا راستہ اختیار کیا جہاں انہوں نے عوام سے رابطہ رکھا ہوا ہے۔ انہوں نے اپنی government کو اس چیز کے اوپر تاکید کی کہ وہ عوام میں جائیں اور جا کر ان تمام ذخائر کے متعلق بتائیں۔

جناب چیئرمین، اکرم صاحب! وقت کا خیال رکھیں۔ ابھی آپ نے دوسروں کو بھی check کرنا ہوگا۔

سینیٹر محمد اکرم ولی، جناب! میں صرف ایک منٹ لوں گا۔ انہوں نے لوگوں کو اپنے ساتھ شامل کیا ہے۔ لوگوں کو اس وقت اس چیز کو ذہن میں رکھنا ہو گا کہ صوبہ سندھ، بلوچستان یا پہلے پاکستان۔ پاکستان کو ساتھ رکھ کر اس چیز پر فیصلہ کیا جائے، انشاء اللہ تعالیٰ پانی کے ذخائر جیسے ہی بنیں گے تمام صوبے اور پورے پاکستان کے عوام الناس اس سے مستفید ہونگے۔ بہت شکریہ۔

Mr. Chairman: Mr. Farooq Hamid Naik, Maulana Gul Naseeb Khan.

سینیٹر مولانا گل نصیب خان، اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

(عربی)

جناب چیئرمین! میں بے حد شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے ایک اہم موضوع پر بات کرنے کے لیے وقت عنایت فرمایا اور میں ہمیشہ یہ بات دہراتا رہا ہوں کہ قومی مسائل کو قومی اداروں کے ذریعے سے حل کرنا ملک اور قوم کے لیے یقیناً نیک شگون ہے۔ جناب چیئرمین! اس وقت کالاباغ ڈیم موضوع ہے، اس کی مخالفت اور موافقت میں دلائل دیے جا رہے ہیں۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ آبی ذخائر ملک کے لیے ضروری ہیں اور اس وقت بڑے Dams بنانا ملک کے لیے انتہائی اہم ہیں۔ میرے خیال میں اس بات میں وزن ہے۔ ہمارا ملک بنیادی طور پر زراعتی ملک ہے اور اس کو صنعتی بنانے کے لیے بھی اس بات کی ضرورت کہ اس کو مفت یا ارزاں

قیمت پر بجلی فراہم کی جائے۔ ملک کی اکثر آبادی زراعت پر گزارہ کرتی ہے تو اس لیے پانی بنیادی ضرورت ہے۔ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ملک کو بڑے، چھوٹے ڈیموں اور آبی ذخائر کی ضرورت ہے اور ملک کو صنعتی ملک بنانے کے لیے ارزاں بجلی کی بھی ضرورت ہے تاکہ ہم اپنی صنعتوں کو چلا سکیں اور ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کر سکیں۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ جو لوگ مخالفت میں دلائل دیتے ہیں کہ اس وقت کالاباغ ڈیم بنانے کی کیا ضرورت ہے اور اس سے صوبوں کا کتنا نقصان اور ملک کو کتنا فائدہ ہے۔ نقصانات پر جو دلائل دیے جا رہے ہیں، وہ بھی آپ کے سامنے ہیں اور انشاء اللہ میں بھی اس کا کچھ تذکرہ کروں گا۔

لیکن جناب چیئرمین! اسی قومی ادارے میں اس کے نقصانات اور فوائد پر دلائل دینا اور پھر ان کو عملی جامہ پہنانا تو ہمارا ملکی مسئلہ ہے لیکن حکمرانوں کی طرف سے بعض چیزیں ایسی ہیں جو شکوک و شبہات کو بڑھاتے ہیں مثلاً جناب چیئرمین! آج سے چار پانچ سال پہلے امریکہ کے پریس میں ایک رپورٹ شائع ہوئی، ایک رپورٹ یہ شائع ہوئی کہ 2010 تک پاکستان تقسیم ہو گا اور دنیا کے نقشے پر نہیں ہو گا۔ ایک رپورٹ یہ بھی شائع ہوئی اور ایک رپورٹ یہ بھی شائع ہوئی کہ 2025 تک پاکستان تقسیم ہوگا اور یہاں پر grand Panjab بھی بنے گا اور grand پختونستان بھی بنے گا اور بلوچستان کا بلوچوں کا حصہ ایران سے ملے گا۔ یہ باتیں دنیا بھر میں شائع ہوئیں ۔ خدا کرے یہ ساری باتیں غلط ہوں اور انشاء اللہ غلط ہوں گی۔ لیکن میں ایک گزارش کروں گا کہ ملک کو متحد رکھنا اور ملک کے وسائل کو منظم کرنا اور ان وسائل کے ذریعے مسائل کا حل نکالنا بہت ضروری ہے لیکن اس وقت ملک میں ایک ایسی صورتحال ہے کہ ایک طرف وزیرستان میں مصنوعی مسائل پیدا کیے گئے ہیں اور غیرملکیوں کے بہانے پر وہاں کا امن تباہ کر دیا گیا ہے ۔ دوسری طرف دو ، تین سال میں کراچی میں جو بڑے بڑے لوگ شہید کر دیے اور وہاں کے امن کو تباہ و برباد کر دیا گیا یہ بھی ہمارے لیے ایک مسئلہ ہے۔ تیسری طرف بلوچستان میں جو صورتحال ہے اور وہاں جو مسائل اور مشکلات ہیں وہ بھی آپ کے سامنے ہیں ۔

جناب چیئرمین! یہاں پر کالا باغ کا مسئلہ اٹھایا گیا ان حالات میں کہ ملک کی سرحدات پر اس قسم کی صورتحال ہے اور ملک کے اندرونی مسائل اسی پوزیشن میں ہیں، یہاں پر کالا باغ ڈیم کا مسئلہ بنایا گیا تو کالاباغ ڈیم سے خصوصاً سرحد اور پنجاب کے لوگوں میں جو اشتعال اٹھا

اس سے اس وقت ایسی صورتحال بن رہی ہے کہ گویا افراتفری کا عالم ہے۔ بعض صورتوں میں حکمرانوں کے بعض اقدامات ایسے ہیں جو شکوک و شبہات پیدا کرتے ہیں۔ نمبر ایک یہ ہے کہ سالہا سال سے کالا باغ ڈیم کے لیے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس کو بنایا جائے گا پھر ملتوی کیا جاتا ہے۔ پھر اعلان کیا جاتا ہے پھر ملتوی کیا جاتا ہے ۔اس کی کیا ضرورت تھی اگر ایک مرتبہ حکمرانوں نے اس مسئلے پر تہیہ کیا ہوا ہے تو اعلان کے بعد پھر پیچھے ہٹنا میرے خیال میں ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ اس میں حکمران سنجیدہ نہیں ہیں ۔ کالاباغ ڈیم بنانے میں حکمران سنجیدہ نہیں ہیں۔

(اس مرحلے پر سینیٹر محمد اکرم ولی نے کرسی صدارت سنبھالی۔)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر (سینیٹر محمد اکرم ولی)، جی فرمائیے۔

سینیٹر مولانا گل نصیب خان، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس ڈیم سے جنوبی اضلاع کو پانی دیا جائے گا لیکن نقشے پر ایسی کوئی چیز موجود نہیں ہے کہ کہاں سے اور کس طریقے سے پانی دیں گے لہذا ایک طرف ایک سیاسی کارکن کی حیثیت سے ہم سیاسی تجزیہ کر سکتے ہیں ، technical تجزیہ تو technical ماہرین ہی کر سکتے ہیں لیکن جب ہم دیکھتے ہیں کہ ایک ایسے وقت میں اعلان کرنا کہ نقشے میں جنوبی اضلاع کے لیے کوئی گنجائش نہیں رکھی گئی ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں کو دلاسہ دینے کے لیے ایک بات کی گئی ہے۔

جناب چیئرمین! اسی طریقے سے اگر ہم یہ سوچیں، کہ بلوچستان میں ایسے حالات پیدا کئے جا رہے ہیں۔ وزیرستان میں صورتحال یہی ہے۔ کراچی میں کئی سالوں سے بڑے بڑے لوگوں کو شہید کیا جا رہا ہے' اب تک کسی مجرم کو نہیں پکڑا گیا۔ کسی قسم کی کارروائی اس کے امن کو بحال کرنے کے لئے نہیں کی گئی۔ مسلسل کالا باغ ڈیم پر اعلان کرنا اور پھر ملتوی کرنا' پھر ان کے حوالے سے لوگ جذبات ایسے بنا رہے ہیں کہ ان جذبات سے ہم کہیں اس بین الاقوامی ایجنڈے کے لئے استعمال نہ ہو جائیں کہ ہم خود ملک کی تقسیم کے حالات پیدا کر لیں۔ جناب چیئرمین! اس وقت ایک ڈیم ایسا ہے جس پر پورا ملک متفق ہے۔ وہ بھاشا ڈیم ہے۔ اگر بھاشا ڈیم پر ملک متفق ہے' چاروں صوبوں کا اتفاق ہے تو اس اتفاقی ڈیم پر کام شروع نہ

کرنا اور مختلف ڈیموں پر کام شروع کرنا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہماری دلچسپیاں کچھ اور ہیں۔ اگر بھاشا ڈیم پر کام شروع کیا جائے اور اس کے فوائد اور نقصانات سے لوگوں کو پہلے سے آگاہ کیا جائے۔ پھر بھاشا ڈیم بن جائے تو وہ ہماری وقتی ضرورت پوری کر سکتا ہے۔ کالا باغ ڈیم پر باقاعدہ ایسی debate ہونی چاہیے جس debate کے ذریعے سے ٹیکنیکل ماہرین پارلیمنٹ کو سمجھا سکیں۔ وہ لوگ جو اس کے مخالف دلائل رکھتے ہیں وہ بھی اس حوالے سے اپنے خدشات کا اظہار کر سکیں۔ جناب چیئرمین! بات آسان ہوسکتی ہے لہذا میری گزارش یہی ہے کہ اس وقت ایسی تحریکوں کو ہوا دی جا رہی ہے، ایسے جذبات کو ہوا دی جا رہی ہے۔ تحریکیں جب چل پڑتی ہیں تو پھر قوم کو سمجھایا نہیں جاسکتا۔ لہذا اس وقت میری گزارش یہ ہے کہ تحریک چلنے سے پہلے اب تک اس حوالے سے ٹیکنیکل رپورٹ پارلیمنٹ کے سامنے نہیں آئی، پارلیمنٹ کو اعتماد میں نہیں لیا گیا۔ جناب صدر صاحب باہر جا کر قوم کو اعتماد میں لے رہے ہیں اور پارلیمنٹ کو اعتماد میں نہیں لے رہے۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ٹیکنیکل رپورٹ یہاں پر پیش کی جاتی۔ ٹیکنیکل ماہرین یہاں پر آجاتے۔ پارلیمنٹ کو سمجھاتے تاکہ اس کا آغاز یہاں سے ہو جاتا لیکن وہ قوم کو سمجھاتے ہیں اور پارلیمنٹ کو چھوڑ دیتے ہیں اس سے خدشات پیدا ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ ایسے جذبات کو ابھارنا، جن جذبات کو پھر ہم کنٹرول نہیں کرسکتے اور اس سے پہلے قوم کو اعتماد میں نہ لینا اور تحریکوں کو چلانا، اس تحریک کے حالات اور مواد یہاں سے مہیا کرنا میرے خیال میں یہ بین الاقوامی ایجنڈے کی تکمیل ہوگی اور ملک کے تقسیم کرنے کے منصوبے ہوں گے۔ اس میں وہ لوگ جو حالات پیدا کر رہے ہیں اور وہ لوگ جو جذبات ابھار رہے ہیں پھر یہ دونوں کے لئے نقصان دہ ہوگا۔ میری گزارش، خواہش اور درخواست یہی ہوگی کہ سب سے پہلے اگر ملک کو بجلی کی ضرورت ہے اور پانی کی ضرورت ہے۔ یہ ملک زراعتی ملک ہے، صنعتی ملک بھی ہم بنانا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے بھاشا ڈیم شروع کیا جائے۔ اس کو بنایا جائے اور کالا باغ ڈیم کے بارے میں ٹیکنیکل ماہرین، یہ سیاسی مسئلہ نہیں ہے، زیادہ ٹیکنیکل مسئلہ ہے۔ ٹیکنیکل ماہرین کو لایا جائے اور ان لوگوں کو مطمئن کیا جائے جو اس کے مخالف دلائل رکھتے ہیں۔ سیاسی تقریروں سے یہ مسئلہ ہم حل نہیں کرسکتے۔ میری گزارش یہ ہے کہ پہلے بھاشا ڈیم بنایا جائے اور کالا باغ کے بارے میں ٹیکنیکل ماہرین کو

لایا جائے تاکہ وہ پارلیمنٹ کو اور اس کی مخالفت رکھنے والوں کو سمجھا سکیں۔ شکریہ

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر: جی وسیم سجاد صاحب۔

سینیٹر وسیم سجاد (قائد ایوان): مولانا گل نصیب صاحب نے ایک بات کی ہے جو کہ بہت مناسب بات ہے۔ انہوں نے کہا ہے جی کہ technical ماہرین کو چاہیے کہ ہمیں بتائیں technical معاطلات اور ایسا موقع ہو کہ ممبر بھی ان سے پوچھ سکیں کہ اس مسئلے کا آپ کے ذہن میں کیا حل ہے؟

اس سلسلے میں جناب میں نے کامل علی آغا صاحب سے مشورہ کیا تھا۔ ہم نے فیصلہ کیا ہے پیر والے دن ایک بجے واپڈا کی جانب سے پارلیمنٹ کے کمیٹی روم نمبر ۲ میں غالباً briefing ہوگی جس میں تمام Senators are cordially invited. وہ آئیں اور وہاں پر واپڈا کے ممبران ---

(مداخلت)

سینیٹر وسیم سجاد: بات تو سن لیں۔ چونکہ مولانا صاحب نے کہا ہے لہذا جو آنا چاہیں all Senator are cordially invited to attend this briefing where experts of WAPDA will be there. اور جو سوالات ذہن میں ہوں وہ پوچھے جائیں تاکہ جن لوگوں کے ذہن میں خدشات ہیں وہ ہمارے سامنے بات ہو۔ ہم بھی چاہیں گے---

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر: میرے خیال میں یہ بڑی اچھی تجویز ہے۔

سینیٹر وسیم سجاد: مثلاً اس دن میرے دوست الیاس بلور نے کہا تھا----

(مداخلت)

سینیٹر وسیم سجاد: بات سن لیں، الیاس بلور صاحب نے کچھ technical باتیں کیں۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر: رضا صاحب بات سن لیں میں آپ کو ٹائم دے رہا ہوں۔

سینیٹر وسیم سجاد: کسی پر کوئی جبر نہیں ہے جو آنا چاہے آ جائے۔ مثلاً اس دن ایک سوال اٹھایا گیا تھا----

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر: رضا صاحب بات کر لینے دیں پھر میں آپ کو ٹائم دے

رہا ہوں۔

سینیٹر وسیم سجاد، جناب! briefing ضرور ہوگی جو آنا چاہے آئے جو نہیں آنا چاہتا نہ آئے، ان کی مرضی ہے۔ مولانا صاحب نے کہا ہے ہم اس کو تسلیم کرتے ہیں۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، رضا صاحب ذرا سن لیں، میں آپ کو ٹائم دے رہا ہوں۔ وسیم سجاد صاحب کو سن لیں۔ میرا خیال ہے یہ اچھی تجویز ہے۔

(مداخلت)

سینیٹر وسیم سجاد، آپ نہ آئیں آپ کی مرضی ہے۔جناب والا! ایک بہت محترم لیڈر ہیں جنہوں نے یہ نکتہ اٹھایا ہے۔ اس سے پہلے بہت سے technical نکات اٹھائے گئے ہیں۔ الیاس بلور صاحب نے اس دن ایک مسئلہ اٹھایا تھا کہ یہاں تھرمل سٹیشن بھی بنے گا۔ یہ technical معاملہ ہے۔ یہ بھی اٹھایا گیا کہ یہاں silting ہوگی، technical معاملہ ہے۔ یہ بھی اٹھایا گیا تھا جی نوشہرہ ڈوب جائے گا، technical معاملہ ہے۔ یہ بھی کہ کتنا عرصہ پانی نکالا جائے گا، کتنی بجلی produce ہوگی، technical معاملہ ہے لہٰذا ان کی اس تجویز کو جو مولانا گل نصیب صاحب نے دی ہے میں دل سے منظور کرتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے جائز کہا ہے اور اس سلسلے میں briefing ہوگی۔ جو سینیٹر صاحبان آنا چاہیں وہ سر آنکھوں پہ آئیں۔ یہ سب کے لیے briefing ہے، کوئی پارٹی کا لحاظ نہیں ہے۔ اگر رضا خان محسوس کرتے ہیں انہیں briefing کی نہیں ضرورت، وہ مالک ہیں، بادشاہ ہیں، آنا چاہیں آئیں، نہیں آنا چاہتے نہ آئیں۔ Briefing, Monday 1 O' clock WAPDA کی جانب سے ہوگی۔

Mr. Presiding Officer: Thank you. Next Speaker, Begum Fouzia Fakhar-uz-Zaman. Please order in the House.

(مداخلت)

سینیٹر فوزیہ فخر الزمان خان، رضا صاحب، رضا صاحب اب میری باری ہے جی۔ جناب پریذائیڈنگ آفیسر، بلور صاحب تجویز اچھی ہے۔ میں سمجھتا ہوں بڑی معقول

تجویز ہے رضا صاحب تشریف رکھیے۔ speeches کا time ہے۔ آپ کو speech ملے گی۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جی کامل صاحب۔

سینیٹر کامل علی آغا، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں نے یہ تجویز دو دن پہلے دی تھی اس کے اوپر رضا ربانی صاحب اپوزیشن لیڈر نے کہا تھا کہ یہ briefing ضرور ہونا چاہیے اور یہ بریفنگ انشاء اللہ ہاؤس کی recommendation پر ہو رہی ہے ۔ جو لوگ آنا چاہیں وہ اس میں welcome ہیں۔ ہمیں اس کے اوپر بریفنگ کی ضرورت ہے ہم انشاء اللہ وہاں ضرور جائیں گے۔ یہ کوئی بات نہیں ہے کہ ایک آدمی بلوچستان سے اٹھ کر اس کی مخالفت کرے کہ یہ بریفنگ نہیں ہوگی۔ یہ بریفنگ ہوگی اور انشاء اللہ ہم دیکھیں گے ۔ ویسے بھی میں سمجھتا ہوں کہ اس ڈیم کے ساتھ بلوچستان کا کوئی تعلق بھی نہیں ہے ---

(مداخلت)

Mr. Presiding Officer: Order in the House, please.

ایک ایک' باری باری ' باری باری ---

سینیٹر کامل علی آغا، کوئی تعلق بھی نہیں ہے ۔ فاٹا کا بھی تعلق نہیں ہے ۔ بلکہ فاٹا کو تو بہت فائدہ ہوگا ۔ پانی کا لیول اوپر جائے گا۔ ان کو میٹھا پانی ملے گا۔ ان کو بریفنگ لینی چاہیے ۔

(مداخلت)

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی (وزیر برائے پارلیمانی امور)، جناب چیئرمین! یہ آج کے جنگ اخبار میں مولانا فضل الرحمان صاحب کی statement ہے۔ جو میں اس معزز ایوان اور رضا صاحب کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں ۔ میرا بیان نہیں ہے مولانا فضل الرحمان صاحب کا ہے ۔ آج کی جنگ ----

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، میں آ رہا ہوں ۔رضا صاحب بات مکمل کرنے دیجئے ۔ مہربانی کیجئے ۔بات مکمل کر لیں میں آپ کو موقع دیتا ہوں ۔ بات مکمل کرنے دیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، یہ مولانا فضل الرحمن صاحب کا بیان ہے میرا نہیں ہے آپ جنگ اخبار منگوا لیں اور یہ پڑھ لیں۔ کالاباغ ڈیم رائلٹی پر ہمارے موقف کے مطابق میانوالی کو سرحد میں شامل کر لیا جائے۔یہ بات اس طریقے سے بڑی بات ہے۔ اپوزیشن لیڈر نیشنل اسمبلی میں ہے۔یہ آج ان کا بیان ہے میرا نہیں ہے ۔تو یہ سننا پسند فرمائیں کہ وہ ایم ایم اے کے سرخیل ہیں اور اس کا پہلا کالا باغ ڈیم رائیلٹی پر ہمارے موقف کے مطابق میانوالی کو سرحد میں شامل کیا جائے۔نیچے مولانا فضل الرحمن خان نے کہا کہ ڈاکٹر شیر افگن نیازی کی ایوان بالا میں تقریر سے سندھ اور سرحد کو نقصانات سے محفوظ رکھا جا سکتا ہے ۔ کالاباغ ڈیم کے حوالہ سے رائیلٹی پر جو موقف ہم نے اختیار کیا ہے ۔اس کے مطابق میانوالی کو سرحد میں شامل کر لیا جائے تو ہم خیرمقدم کریں گے ۔یہ آج کا بیان ہے ۔ میں نے نہیں دیا۔یہ مولانافضل الرحمن کا ہے جو قومی اخبار ہے جنگ جو سب سے زیادہ سرکولیشن میں ہے ۔ یہ میرا نہیں ہے ۔ اس پر ان کو سوچنا پڑے گا۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، میرا خیال ہے کہ speeches wind up کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ speeches کی بہت بڑی لمبی لسٹ ہے ۔ we have to be relevant مہربانی کیجئے۔آپ کے پاس تقریروں کا time ہے---

(مداخلت)

سینیٹر کامل علی آغا، ان کو پتا نہیں ہے کہ کالاباغ ڈیم بننا ہے ---

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، Yes, continue with the speeches میرا خیال ہے تقریریں--

سینیٹر کامل علی آغا، یہ divided ہیں ان میں سے ۹۰ فیصد کالاباغ ڈیم بنانا چاہتے ہیں لیکن صرف سیاست کی نذر ہوئے ہیں ۔آپ پرواہ نہ کریں۔ آپ carry on کریں۔ کالاباغ

ڈیم پر جو بحث ہے اس کو جاری کریں اگلے مقرر کو دعوت دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، میرا خیال ہے کہ یہ wind up کریں بہت لمبی لسٹ ہے۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، آپ کے speakers ابھی آئیں گے۔

(مداخلت)

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب آٹھ ضلعے سرحد کے میں گنوا سکتا ہوں کہ وہ کالاباغ ڈیم کے حق میں ہیں۔میں آپ کو بتاتا ہوں ۔ آپ سننا پسند کریں گے۔ ضلع ٹانک، ضلع کرک، ضلع بنوں، ضلع کوہاٹ، ضلع لکی مروت، ہری پور ہزارہ ' ایبٹ آباد ' ناردرن ایریا اور یہ تمام علاقے یہ کالا باغ ڈیم کے حق میں ہیں اور وہ اس کے لئے شور مچا رہے ہیں ۔اور یہ کہتے ہیں کہ سرحد میں کوئی اس کے حق میں نہیں ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، نیازی صاحب تشریف رکھئیے ۔ speech شروع کرواتے ہیں ۔جی بیگم فوزیہ فخرالزمان صاحبہ۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، میری گزارش ہے list is very long, بلور صاحب فہرست بہت لمبی ہے ۔ آپ تشریف رکھئیے ۔ میں ان کو ایک سیکنڈ دے دوں ۔ صرف آپ بولیے ۔جی بلور صاحب۔

سینیٹر الیاس احمد بلور، .Thank you یہ عوام کو ' یہ قوم کو دھوکہ دینے والی بات ہے ۔ technical سے مراد یہ نہیں ہے کہ واپڈا ۔ technical سے مراد ہے کہ چاروں صوبوں کے ٹیکنیکل لوگ آئیں اور وہ بیٹھیں اور وہ اس پر بات کریں ۔ ہمیں بھی اجازت دی جائے واپڈا کون ہے ؟ واپڈا تو ان کا زرخرید ملازم ہے ۔ ہم واپڈا کی بریفنگ نہیں لیتے ۔ ٹیکنیکل سے مراد یہ ہے کہ چاروں صوبوں کے ٹیکنیکل 'ان کے پنجاب سے بھی ٹیکنیکل آدمی آئیں ہم اپنے پختونخواہ سے بھی لاتے ہیں ' سندھ سے بھی لاتے ہیں قاضی صاحب کو لاتے ہیں جو ان کی

کمیٹی کا چیئرمین تھا اور پھر بیٹھ کر بات کریں ۔ واپڈا کی جو بات ہے وہ بالکل غلط ہے ۔ میری بات سنیں ، ٹیکنیکل رپورٹ آچکی ہے ۔ سینیٹ کی رپورٹ آچکی ہے ، سینیٹ کی رپورٹ میں unanimously چاروں Chief Ministers نے کہا ہے کہ بھاشا بنائیں ۔ صرف ایک چیف منسٹر نے کہا ہے کہ کالاباغ بنائیں ۔ آپ باقی کون سی رپورٹیں مانگتے ہیں ، کون سی discussion مانگتے ہیں؛ یہ ہمیں جو دکھاتے ہیں عوام کو دھوکہ دینے کے لئے کہ ہم واپڈا کو سامنے لائے ہیں ۔ ہم واپڈا کے ساتھ کوئی بریفنگ نہیں کریں گے ۔ ہم کہتے ہیں کہ ہاں ! اگر بریفنگ کرتے ہو تو چاروں صوبوں کے ٹیکنیکل لوگوں کو بلاؤ وہ بیٹھ کر اس پر بات کریں ۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا ۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر ، تشریف رکھیے ۔ جی بیگم صاحبہ ۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر ، جی ۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ ، اگر یہ پاکستان کے لئے بن رہا ہے تو پاکستان ہم ہیں ۔ صرف پنجاب پاکستان کا نام نہیں ہے ۔ یہ ان کی غلط فہمی ہے ۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر ، شکریہ ۔ جی بیگم فخر الزمان صاحبہ ۔

سینیٹر فوزیہ فخر الزمان خان ، شکریہ جناب چیئرمین ! دراصل دنیا کی ہر چیز کو ہر شخص ایک مختلف زاویے سے دیکھتا ہے ۔ اور ہر ایک کی اپنی سوچ اور اپنا خیال ہوتا ہے ۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ تعمیر اور ترقی کے پروگراموں کو کبھی بھی political issue نہیں بنانا چاہیے ۔ کیونکہ سیاستدان تو بیچارے ارادے باندھتے ہیں ، سوچتے ہیں توڑ دیتے ہیں کہیں ایسا نہ ہو جائے ، کہیں ویسا نہ ہو جائے ۔ اگر تربیلا ڈیم ، وارسک اور منگلا ڈیم بنانے سے پہلے بھی consensus لیا جاتا تو آج پاکستان تاریکیوں میں ڈوب چکا ہوتا ۔ یہ تو اس حکومت کی مہربانی ہے کہ یہ consensus لے رہی ہے اس لئے ہم لوگوں کو یہ چاہیے کہ ہم مل کر اس کی مدد کریں نہ کہ جڑیں کاٹیں ۔ ہم سب جانتے ہیں کہ پاکستان میں پانی کا problem سب سے اہم ہے جبکہ بگھیار ڈیم وغیرہ بھی بن چکے ہیں ۔ آئندہ ہماری شہ رگ تو کشمیر میں ہے وہ جب بھی

چاہے کاٹ سکتا ہے تو ہم کو خود کفیل ہونا ہے کسی نہ کسی شکل میں اور جب ضلعوں کی بات کرتے ہیں تو ضلعے اور مرکز ان سب کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اگر ضلعے ہیں تو مرکز ہے، مرکز ہے تو ضلعے ہیں۔ اس طرح اگر یہ تھوڑا سا give and take کرلیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جن لوگوں کو شکوے تھے نوشہرہ کے تو ادھر آپ کہتے ہیں کہ وہاں کے technical people بلوائیے تو شمس الملک وہیں کے Ex-Chairman WAPDA ہیں جو کہ خود نوشہرہ میں بیٹھے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ اس ڈیم سے نوشہرہ کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ آپ چاروں صوبوں کے ٹیکنیکل لوگوں کو بلالیں۔ کیونکہ میں خود NWFP سے تعلق رکھتی ہوں۔ میں تو کبھی بھی اس کا برا نہیں چاہوں گی۔ لیکن میں ایک محب وطن پاکستانی عورت ہوں۔ میں سمجھتی ہوں کہ جو چیز پاکستان کے حق میں جاتی ہے اس پر بہت زیادہ رائے نہیں لینی چاہیے۔ ایک آدمی کسی بڑی meeting میں جا رہا تھا تو دربان سے اس نے پوچھا کہ میں جا سکتا ہوں تو دربان نے کہا نہیں، وہ کھڑا ہوگیا، دوسرا آیا اور آرام سے اندر چلا گیا۔ اس نے دربان سے پوچھا کہ جی وہ تو چلا گیا، دربان کہنے لگا اس نے مجھ سے پوچھا تھا؟ اب آپ بتائیے کہ اگر پوچھنے سے جھگڑا پھیلتا ہے تو یہ بہتر نہیں ہے کہ تعمیر و ترقی کے پروگرام صرف technocrats پر چھوڑ دیئے جائیں-----

(مداخلت)

سینیٹر مسز فوزیہ فخرالزمان خان، میرا دھیان بدل جاتا ہے۔ میں کسی سے نہیں لڑ رہی، میں اپنا مدعا بیان کر رہی ہوں، آپ اپنا بتائیے۔ مجھے تو بات ہی بھول گئی کہ میں نے کیا کہنا تھا۔

سینیٹر ایاز خان مندوخیل، آپ دربان کی بات کر رہی تھیں۔

سینیٹر مسز فوزیہ فخرالزمان خان، جی ہاں۔ اس topic پر اتنی detail میں پڑھا اور سنا ہے کہ مجھے تو اب اس میں کوئی خامی دکھائی دیتی ہی نہیں ہے۔ سب سے پہلے تو آپ یہ دیکھ لیجیئے کہ شمس الملک کہہ رہے ہیں کہ نوشہرہ کو کوئی خطرہ نہیں ہے تو ٹھیک ہو گا اور ابھی اس کا design------

(مداخلت)

Mr. Presiding Officer: Please speak to the Chair.

سینیٹر مسز فوزیہ فخر الزمان خان، اس کا تھوڑا سا design change کر کے اس کے level low کو لے آئے ہیں۔ اب نوشہرہ میں تین دفعہ سیلاب آئے ہیں۔ کیا وہ ڈیم کی وجہ سے آئے تھے۔ بلکہ ڈیم تو اس پانی کو روک لے گا جو کہ اِدھر اُدھر بکھر جاتا ہے۔ اگر سندھ کے لوگ خفا ہوتے ہیں تو آپ ان سے ضرور بات کیجیئے کیونکہ جو لوگ متاثر ہوتے ہیں آپ کو ان سے بات کرنی ہے، ان کو خدشہ ہے کہ ان کی زمینیں زیر آب آ جائیں گی تو ان کو compensate کر دیجیئے تاکہ کسی کو خفگی نہ رہے۔ اس کو political issue نہ بنائیے۔ تربیلا ڈیم کے لوگ آج تک در بدر ہیں اور جو اب آپ لوگوں کو اس جگہ سے اِدھر اُدھر کریں گے تو please ان کو پہلے accommodate کیجیئے اور اس کے بعد یہ سارے کام شروع کیجیئے۔ ایک چھوٹی سی بات میں اور کہنا چاہتی ہوں کہ اسلام آباد کا خود water level 75 سے 150 پر جا رہا ہے، اتنا low ہے، اسلام آباد کو خود پانی کی قلت کا بہت خطرہ ہے بلکہ اس کے پاس جو پہاڑ ہیں اگر ان کے پانی کو روک کر reservoirs بنا لئے جائیں، جھیل بنا لی جائے تو ایک تو علاقہ بہت خوبصورت ہو جائے گا اور آئندہ پانی کی قلت بھی ختم ہو جائے گی۔ میں تو سمجھتی ہوں کہ ناگزیر ہے، میری کالا باغ ڈیم یا بھاشا ڈیم کی کوئی ضد نہیں ہے، میں یہ کہتی ہوں ڈیم ضرور بنائیے کیونکہ ہم لوگ آئندہ پانی کی قلت سے تباہ ہو سکتے ہیں، ساری جنگیں پانی پر لڑی جائیں گی۔ زر زن اور زمین پیچھے رہ جائیں گے۔ تو اس لئے آپ آئندہ آنی والی نسلوں کی زندگی کے آثار منہدم نہ کیجیئے، ان کے لئے راستے کھول دیجیئے۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، جناب لیاقت بنگزئی صاحب۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن۔ الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدُہ نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ اما بعد۔ جناب چیئرمین! کوشش کروں گا کہ میری آواز آپ تک پہنچ جائے۔ صدیوں پرانی ایک کہاوت ہے کہ لوگوں کو سبز باغ دکھانا۔ لیکن آج ایک ربع صدی سے ہم سن رہے ہیں اور دیکھ رہے ہیں کہ پاکستانی قوم کو کالا باغ ڈیم کے سہانے خواب، سرسبز باغ کے روپ میں دکھائے جا رہے ہیں۔ جیسا کہ ہمارے محترم قائد

جناب مولانا گل نصیب خان صاحب نے فرمایا، میں ان سے سو فیصد متفق ہوں کہ اس point پر حکومت خود سنجیدہ نہیں ہے۔ وہ گیند سیاستدانوں کے کورٹ میں پھینک کر تماشا دیکھنے کے فلسفے پر عمل درآمد کر رہے ہیں۔ جہاں تک میری calculation ہے جو میں نے مختلف مواد اس سلسلے میں جمع کیا ہے اور اس کا جو نتیجہ میرے سامنے نکلا ہے کہ اگر بالفرض وتقدیر پارلیمنٹ Council of Common Interests رائے عامہ اور سیاست دان سب مل کر یہ کہیں کہ آپ کالا باغ ڈیم بنائیں، میں آپ کو شرطیہ کہہ دیتا ہوں کہ حکومت یہ کالا باغ ڈیم نہیں بنائے گی۔ کیوں نہیں بنائے گی؟ اس کے پیچھے، یہ کوئی 21 سال کا جھگڑا نہیں ہے، یہ جھگڑا 1921سے چلا آ رہا ہے، 1921 سے یہ جھگڑا سندھ طاس یا Indus River پر جو ڈیم بنانا ہے، یہ جھگڑا اس وقت سے چلا آ رہا ہے، یہ آج کا جھگڑا نہیں ہے۔ اس سے قوموں کے نہ صرف وسائل پر ایک غاصبانہ قبضہ ہو گا بلکہ اس سے قوموں میں مزید تفریق پیدا ہو گی۔ اس میں پاکستان بننے سے پہلے اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین! ایک خوبصورت جملے اور ایک حقیقت کو قتل نہیں کیا جا سکتا، صرف یہ کہنے سے کہ ہم WAPDA کے technicals یا technicians لائیں، یہاں briefing دیں گے۔ جناب چیئرمین! یہ صرف یکطرفہ فیصلہ ہو گا اور WAPDA جو briefing دے گی، وہ briefing ظاہر ہے، حکومت کی اس بات کی عکاسی کرے گی لیکن میں پھر بھی اپنی اسی بات پر قائم رہوں گا کہ اگر یہ پارلیمنٹ مان بھی جائے تو یہ حکومت اسے بنانے والی نہیں ہے۔ جناب چیئرمین! ہم یہ مختلف ادوار سے سنتے آ رہے ہیں کہ کالا باغ ڈیم بنائیں گے، سیاستدانوں نے، ہمارے وزراء اعظم نے بھی اسی forum پر یہی اعلان کیا تھا لیکن غور طلب بات یہ ہے کہ انہوں نے پھر کیوں نہیں بنایا۔ یہ صرف ایک ایسا issue بنانا ہے جس سے قوم کو تفرقے میں ڈالنے والی بات ہے، قوم کو متحد رکھنا اور ہم آہنگی کی ایک سوچ دینا، یہ ہر دل حکومت کے اپنے مفاد میں بھی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! پہلے انگریزوں کے دور میں ہم سنتے تھے کہ لڑاؤ اور حکومت کرو، مگر آج لڑاؤ اور حکومت کرنے کی پالیسی آئی ہے، preamptive actions کی policy آئی ہے، کوئی مانے یا نہ مانے لیکن جس کی لاٹھی اس کی بھینس کا فلسفہ آج دنیا میں چل رہا ہے۔ جناب

چیئرمین! یہ جو ہمارے جنرل صاحب ہیں، ان سے کالا باغ ڈیم نہیں بن سکے گا، وہ اس لئے نمبر ایک کہ یہ خود بھی نہیں چاہتے اور دوسری بات جناب چیئرمین! اگر یہ بن بھی گیا، ہمیں اس پر ایک بڑا خدشہ ہے اور وہ خدشہ جناب چیئرمین! یہ ہے کہ جب یہ بنے گا اور آج کل ہماری تعمیرات کا جو معیار ہے، وہ آپ دیکھ رہے ہیں جس کی ایک ادنیٰ سی مثال آپ کو FWO کی تعمیرکردہ Coastal Highway کی پیش کرتا ہوں کہ جو اپنے افتتاح سے صرف تین ماہ کے بعد بہہ چکی ہے، وہ تین مہینے بھی ہم اس لئے کہہ رہے ہیں کہ اس دوران بارش نہیں تھی اور پہلی ہی بارش نے 16 کلومیٹر سڑک کو بہا دیا تھا۔ ڈاکٹر اسماعیل صاحب اس بات کے گواہ ہیں کیونکہ وہ بھی میرے ساتھ تھے۔ جناب والا! ہمیں بھی پانی اٹھا کر لے گیا تھا۔ انہوں نے غلط قسم کی engineering and planning کی ہے ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ یہ بارش یہاں نہیں ہوئی تھی بلکہ بارش کا ایک ریلہ آیا تھا اور وہ اسے بہا کر لے گیا۔ جناب والا! کالا باغ ڈیم تو بڑی بات ہے۔ مجھے خطرہ ہے کہ کہیں پہلی ہی بارش پوری پاکستانی قوم کو بہا کر بحیرہ عرب میں نہ لے جائے۔ ہمیں یہ خدشہ بھی ہے۔

جناب والا! technical بنیاد پر جو باتیں بھی ہوں گی، وہ technicians جانیں، ہم تو ایک سیاسی کارکن ہیں، ہم تو technicalties نہیں جانتے ہیں۔ ہم تو معروضی حالات کو سامنے رکھتے ہیں ۔ جناب والا! اس وقت جو corruption کی صورت حال ہے، اس کے حوالے سے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ ڈیم بن بھی جائے تو انشاء اللہ آپ دیکھیں گے کہ دو سال کے بعد یہ پاکستانی قوم سیلاب کی شکل میں بحیرہ عرب میں غرق ہو چکی ہوگی کیونکہ ہم خود اس کا شکار ہو چکے ہوئے ہیں۔ جناب والا! ہم اس commission culture کو کیسے ختم کر سکتے ہیں۔ بات تو چھوٹی ہے، میں مانتا ہوں لیکن پھر mega project میں mega commission ملے گی۔

جناب والا! ایک بات understood ہے کہ جہاں گھوڑے دوڑائے جاتے ہیں وہاں گندم کی فصل نہیں ہوسکتی ہے۔ وہاں پر تو گردوغبار اور دھول ہوگی۔ آپ consensus کو دیکھیں ، رائے عامہ کو دیکھیں۔ اس وقت تین اسمبلیوں کی قراردادیں عوام کی رائے کی شکل میں آپ کے سامنے آ چکی ہے۔ بلوچستان ،سندھ اور سرحد کی اسمبلیاں کالاباغ ڈیم کے خلاف قرار دادیں پاس کر چکی ہیں۔ ہمارے نیازی صاحب کہتے ہیں کہ ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ جناب

چیئرمین صاحب! اگر قراردادوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے تو پھر ہم پارلیمنٹ میں کیوں بیٹھے ہوئے ہیں۔ کیا ہمارا کوئی implementation کا ادارہ نہیں ہے یا ہم صرف یہاں قراردادیں ہی پاس کر سکتے ہیں۔ جب ان قراردادوں کو متعلقہ ادارے implement کرتے ہیں تو ان کے متن کو دیکھتے ہیں۔

جناب والا! جذبات کی رو میں بہہ کر کوئی بات کرنا یا صرف ایک شخص کی خوشنودی کی خاطر تین صوبوں کا گلا گھونٹ کر یہ کہہ دینا کہ ان کی قراردادوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں کہ پارلیمنٹ کے ایک رکن کو ایسے کہنا زیب بھی نہیں دیتا ہے ۔ جناب والا! میری ایک suggestion اس سلسلے میں ہے اور وہ میں آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ قوم میں اپنا اعتماد بحال کریں۔ جب قوم میں confidence build ہوگا ، تو پھر آپ قوم سے جو چاہیں گے ،قوم آپ کو ویسا ہی response دے گی۔

جناب والا! میں 1991 کے accord کے حوالے سے ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ telemetery system لگایا جائے گا۔ جناب چیئرمین! آپ یہ سن کر تعجب میں پڑ جائیں گے کہ ایک سال کے بعد یہ system fail ہو گیا اور آج تک WAPDA کو یہ توفیق بھی نصیب نہیں ہوئی کہ وہ telemetery system کی repair کرکے اسے دوبارہ لگا دیں اور کارآمد بنا دیں۔ ان حالات میں کس طرح سندھ ہم پر اعتماد کرے گا، کس طرح سرحد ہم پر اعتماد کرے گا جب کہ ہم صرف چار لاکھ روپے کی مشینری کی مرمت نہیں کروا سکتے۔ جناب والا! اس میں بداعتمادی کا عنصر شامل ہے کہ ہمارے telemetery system کی مشینری کی repair نہیں ہو رہی ہے۔ آپ ایک اتنا بڑا mega project, Kalabagh Dam بنا رہے ہیں، اس کے لئے ضروری ہے کہ سب سے پہلے قوم کو اعتماد میں لیں ۔ جناب والا! اس telemetery system کے خراب ہونے کی وجہ سے اس وقت 3.5 billion M.A.F پانی ضائع ہو چکا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ذرا وقت کا خیال کیجیئے۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی: میں اس شعر کے ساتھ اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں کہ۔

وقت کرتا ہے پرورش برسوں   حادثہ یک لخت نہیں ہوتا

و ماعلینا الا البلاغ ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، مہیم خان بلوچ ۔

سینیٹر مہیم خان بلوچ ، میں اٹھا اور Treasury bench سے ماشاء اللہ کا لفظ استعمال ہوا۔ اللہ کرے کہ یہ لفظ ہمیشہ استعمال ہو ۔

جناب چیئرمین! سب سے پہلے میں اس پورے ایوان کا اور خاص طور پر حزب اختلاف کے پارلیمنٹیرین دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے بلوچستان کے مسئلے پر جو اجتماعی ایشو اس ایوان کے through pass کیا کہ بلوچستان کا مسئلہ سیاسی اور معاشی ہے ۔ اس لئے فوج کی طاقت کے بجائے وہاں کے مسئلے کو مل بیٹھ کر طے اور حل کیا جائے ۔ وزیر داخلہ نے بھی اس دن اپنے حوالے سے بڑے اچھے انداز میں حکومت کا موقف بیان کیا لیکن آج اسی ایوان میں میرے دو فاضل دوستوں نے ڈیرہ بگٹی کے آج کے حالات کے تناظر میں اور گزشتہ دو تین دنوں میں کوہلو اور اس کے اردگرد جو واقعات ہوئے ہیں' انٹرنیٹ کی وساطت سے ان کی جو تصاویر پیش کیں میں سمجھتا ہوں کہ ہم حکومت کے دوست کہتے کچھ اور ہیں اور ہوتا کچھ اور ہے۔ اس پر مجھے بہت افسوس ہے ۔

آج آبی وسائل اور اسے ذخیرہ کرنے کا موضوع ہے ۔ یقینی طور پر اس پر کسی کو اختلاف نہیں ہے کہ ہمارے ملک میں آبی وسائل جو ضائع ہو رہے ہیں ان کا ذخیرہ ہونا چاہیے۔ اس سے کسی کو اختلاف نہیں ہے ۔ کل ایس ایم ظفر صاحب نے بڑے اچھے انداز میں کہا کہ ان وسائل کو ذخیرہ کرنے سے پہلے یعنی ڈیم تعمیر کرنے سے پہلے اپنی بنیادی کمزوریوں اور خامیوں کو دور کرنا چاہیے۔ سب سے پہلے انہوں نے کہا کہ ملک میں شروع سے لے کر آج تک اور بالخصوص ۵۶ ، اور ۶۲ء کے آئین کو جو بھی حکومتیں آئیں' انہوں نے اسے پھینک دیا۔ اور اس کے بعد آج تک ہم نے اپنے آئین کی پاسداری میں مخلصی کا مظاہرہ نہیں کیا ۔ لہذا ہمیں سب سے پہلے آئین کی پاسداری پر مخلصی کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ اس کے علاوہ انہوں نے آبی وسائل کی تقسیم کے حوالے سے ۱۹۹۱ء کے معاہدے کی بات کی ۔ اس پر اس فیڈریشن کی جو اکائیاں ہیں'

ان کی اکثریت کو اعتماد میں نہیں لیا۔ لہٰذا ۱۹۹۱ء کے معاہدے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہمیں اقدامات کرنے چاہییں۔

اسی طرح اسفند یار ولی صاحب اور ہمارے پروفیسر خورشید صاحب جیسے بزرگ دوستوں نے بڑے اچھے انداز میں کل کہا کہ ہمیں ہوش سے کام لینا چاہیے جوش سے کام نہیں لینا چاہیے اور انہوں نے یہ بھی عندیہ دیا کہ ہمیں جو بھی فیصلہ کرنا ہے اس پر عقل کو استعمال کرنا چاہیے۔ عقل کا تقاضا یہی ہے کہ فیصلے سے پہلے عقل کا تقاضا ہوتا ہے نہ کہ فیصلے کے بعد۔ یہ کوئی بات نہیں ہے کہ فیصلہ کرنے کے بعد ہم کہیں کہ اب مشاورت کریں گے۔ ظاہری بات ہے اس وقت عقل اور مشاورت بے معنی ہو جاتی ہے۔ غوث بخش بزنجو اس ملک کے بالعموم، بلوچستان کے منجھے ہوئے ملکی اور بین الاقوامی سیاست کے حوالے سے ان کی پہچان تھی۔ لاہور میں ایک دفعہ لاہور کے نوجوانوں نے اس کو گھیرا اور ان سے سوال کیا کہ آپ پاکستان کی سیاست کی بات کرتے ہیں لیکن آپ ہمیشہ صرف اور صرف بلوچستان کے مسائل پر بات کرتے ہیں۔ آپ قومی مسائل کی بات کیوں نہیں کرتے۔ غوث بخش بزنجو نے ان نوجوانوں کو بٹھایا اور ان سے کہا کہ نوجوانو! بیٹھو اور میری بات سنو۔ اس نے کہا کہ یہ ایک فیڈریشن ہے اور اس کی ۴ اکائیاں ہیں۔ یقینی طور ہر اکائی سے تعلق رکھنے والا سیاسی لیڈر اور کارکن جب بھی کوئی بات کرتا ہے تو اپنی اکائی کے مسائل کو سامنے رکھتا ہے۔ جب ہم چاروں اکائیوں کے مسائل کو table پر رکھتے ہیں تو پھر یہ سارے اکائیوں کے مسائل قومی مسائل بن جاتے ہیں۔ لہٰذا، میں سمجھتا ہوں کہ کل یہاں ہمارے پارلیمنٹ کے حوالے سے بنی ہوئی کمیٹی، جس میں سینیٹ کے ممبران اور قومی اسمبلی کے ممبران موجود ہیں۔ بہت اصرار ہوا کہ اس کی رپورٹ کو table پر لایا جائے۔ بہرحال وہ tabie پر آیا اور آنے کے بعد اس میں بالکل واضح ہے کہ بھاشا ڈیم پر چاروں اکائیوں کا مشترکہ موقف ہے اور اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ سندھ، بلوچستان اور میں کھل کر کہوں گا کہ پشتونخواہ ان تینوں کا مشترکہ موقف بھی بھاشا ڈیم ہے لیکن صرف پنجاب کا موقف کالاباغ ڈیم ہے۔ میرا ایک سیاسی موقف ہے کہ اس صوبے کا نام پشتونخواہ ہونا چاہیے۔ اس میں حرج کیا ہے؟ باقی سرکاری نام اس کا تو موجود ہے۔ NWFP کی اسمبلی سے اس بارے میں

قرارداد بھی منظور ہو چکی ہے کہ ہمارے صوبے کا نام یہ رکھا جائے۔ اس میں کیا حرج ہے؟ اس سرزمین پر پشتون تو ہیں یہ ان کا حق ہے۔ پشتونخواہ ہونا چاہیے۔ جب ہمارا بلوچستان ہے' جب آپ کا پنجاب ہے اور سندھی بھائیوں کا سندھ ہے تو پشتونوں کی پہچان کے حوالے سے پشتونخواہ میں کیا حرج ہے؟ یہ ان کا حق ہے۔ اس میں پریشان ہونے کی بات نہیں ہے۔ یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ قانون سب کے لئے ہے۔ ہم پارلیمنٹ میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ جہاں تک قانونی چیز ہے میں اس کو تو ختم نہیں کر سکتا لیکن وہاں سے ایک سیاسی مطالبہ ہے۔

میں کہہ رہا تھا کہ پارلیمنٹ کی مشترکہ کمیٹی بنی جس میں سینیٹ اور قومی اسمبلی کے ممبران شامل کئے گئے۔ وہاں بھی یہ رپورٹ پیش ہوئی اور اس میں بالکل واضح ہے کہ چاروں صوبوں کا موقف ہے بھاشا ڈیم لیکن اس میں اختلاف رائے یہ آتی ہے کہ پنجاب کے جو سیاسی لیڈر ہیں یا وہاں کی جو حکومت ہے ان کی جانب سے کالا باغ ڈیم کی بات کی جاتی ہے اور باقی تینوں بھاشا ڈیم پر زور دیتے ہیں۔ یقیناً پنجاب کا یہ حق ہے کہ وہ اپنا موقف پیش کرے۔ حق کے لئے بات کر سکتا ہے۔ اپنی ترجیحات اور مفادات کو سامنے رکھتے ہوئے بات کر سکتا ہے۔ جس طرح ہم بلوچستان کی بات کرتے ہیں' جس طرح سندھی سندھ کی بات کرتے ہیں۔ جس طرح دوسرے صوبوں والے بات کرتے ہیں تو پنجاب کی حکومت کا بھی یہ حق ہے کہ وہ اپنے موقف کو پیش کرے۔ میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ مسائل کھل کر سامنے آئے ہیں۔ اس وقت ہمیں بہت صبر و تحمل سے کام لینا چاہیے۔ اس میں سیاسی مسائل بھی ہیں' اس میں معاشی نقطہ نگاہ بھی ہے اور اس میں technical مسئلہ بھی ہے۔ اس میں ہر ایک کی اپنی ترجیحات ہیں۔ انڈس ریور کی تقسیم کے حوالے سے جس طرح اس دن شیر افگن صاحب نے بیان کیا کہ پنجاب کی 37% سو میں سے 67% سندھ' بلوچستان اور پختونخواہ کی ہے۔ یقینی طور سے اگر share کے حوالے سے دیکھا جائے تو اس میں تین صوبوں کا share 67% ہے۔ اس انڈس ریور کے حوالے سے تینوں اکائیوں کی ایک حیثیت بھی ہے اور اپنا ایک مقام بھی ہے۔ دو موقف' ایک سندھ اور ایک پختونخواہ کی طرف سے بالکل واضح طور پر آئے ہیں۔ ان دو صوبوں سے تعلق رکھنے والے مجموعی طور پر یا حکومت میں ہیں یا حکومت سے باہر ہیں۔ ان دونوں کی لیڈرشپ کا مشترکہ موقف ہے اور وہاں کی عوام نے بھی اپنے موقف کا اظہار کیا ہے۔ میرے

سننے کے مطابق دو دن پہلے اسی آبی وسائل کے حوالے سے کراچی میں پیپلز پارٹی کی ایک ریلی تھی، اس میں، میں نے سنا کہ گورنمنٹ ملازمین، ڈاکٹرز اور انجینئروں نے بھی شرکت کی، جس کا مطلب ہے کہ سندھ اس بات پر متفق ہے۔ ہماری ضروریات اور حق کے حوالے سے ہم سمجھتے ہیں کہ بھاشا ڈیم ہونا چاہیے۔ کل نوشہرہ میں بھی ایک بہت بڑا جلسہ ہوا، یقینی طور پر عوام کی ایک رائے ہے، عوام نے بھی اس چیز کا اظہار کیا کہ کالاباغ ڈیم کے سلسلے میں ہمارے ٹیکنیکل، معاشی اور سیاسی حوالے سے ہمارا جو موقف ہے اس پر عملدرا ہونا ضروری ہے، عوام کی رائے کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ میں نہیں کہتا، میں خوش ہوں، میرا فیڈریشن پر یقین ہے، پنجاب کی جو بنجر زمین ہے وہ آباد ہو۔

سینیٹر کامل علی آغا، سندھ کی بھی ہو، بلوچستان کی بھی ہو۔

سینیٹر مہیم خان بلوچ، ظاہر بات ہے میں اس کی بات کر رہا ہوں، میں پنجاب کی بات بھی کرتا ہوں، وہ بھی اس ملک کا حصہ ہے، اس کا جو حصہ بنجر ہے، اس کے لیے بھی ہونا چاہیے لیکن جب ہم قومی مسئلے یا قومی وسائل کی بات کرتے ہیں، اس پر قومی consensus کی ضرورت ہے۔ بدقسمتی سے جیسا کہ میں نے ذکر کیا کہ ایس ایم ظفر صاحب نے آئین کا حوالہ دیا، 1991 کے آبی ذخائر کے معاہدے کا حوالہ دیا تو اسلام آباد کی طرف سے جو اقدام لیے گئے اس سلسلے میں چھوٹے صوبوں کو اعتماد میں نہیں لیا گیا۔ قومی consensus develop کرنے کی بجائے، قومی consensus کو اکثر و بیشتر نقصان پہنچایا گیا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، پلیز conclude کیجیے۔

سینیٹر مہیم خان بلوچ، لہذا ہم کہتے ہیں مجموعی طور پر فیڈریشن کا بھی اس میں مفاد ہے۔ فیڈریشن کی چاروں اکائیوں کا مفاد ہے، ان اکائیوں میں جو پندرہ کروڑ عوام رہتے ہیں ان کی ضرورت ہے کہ ہم اس وقت وہاں ہاتھ رکھیں، جہاں پر ایک مشترکہ موقف موجود ہے۔ اس کے بعد چاہے جو بھی ڈیم بنے، کالا باغ ڈیم بنے، دوسرا، تیسرا بنے اس کے لیے قومی consensus کی ضرورت ہے۔ اس وقت صرف بھاشا کے حوالے سے ایک قومی consensus ہے، اس لیے اپنے ملک، اپنے پندرہ کروڑ عوام کی خاطر اور اس کی خوشحالی کی خاطر ہمیں بھاشا ڈیم

کو سب پر ترجیح دینی چاہیے بعد میں جب ایک قومی consensus بنتا ہے، جس ڈیم کو مجموعی طور پر بہتر سمجھا جائے اس کی تعمیر کی جائے۔ اسی لیے میں کہتا ہوں کہ ہم مسائل کو light نہ لیں، یہاں میں نے ایوان میں دیکھا کہ ایسی باتیں ہو رہی ہیں، جس میں قومی طور پر weight نظر نہیں آتا، ہم جو بھی بات کریں، اس ملک کے مفاد، عوام، قومی یکجہتی اور قانون کی بات کریں۔ جس چیز سے ہم قائل کریں گے اس کو ہم ایک طرف ڈالتے ہیں، مثبت انداز میں خوشی کے ساتھ، جذبے کے ساتھ اور میل میلاپ کے ساتھ قوم کو آگے لے جا سکتے ہیں۔ ان الفاظ کے ساتھ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر، قاری محمد عبداللہ صاحب۔

سینیٹر قاری محمد عبداللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین! آپ نے مجھے بات کہنے کا موقع عنایت فرمایا۔ ہماری جانب سے جن حضرات نے اس تاریخی مسئلے پر آنے والی نسلوں کے لیے روشن مستقبل کے بارے میں جو باتیں کہی ہیں، سننے والوں نے سنا، کہنے والوں نے کہا۔ ایک بات سمجھنے کی یہ ہے کہ حزب اختلاف کی طرف سے بھی تجاویز دی جاتی ہیں اور حزب اقتدار کی طرف سے بھی تجاویز دی جاتی ہیں اور یہاں کہنے والے مقام دعوت میں ہیں اور وہاں سننے والے مقام حکومت میں ہیں۔ اب یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ فیصلہ کون کرے گا؟ شکایت کی جگہ بھی اگر شکایت شروع کر دیں تو وہ کون سی قوت ہوگی جو ہمارے درمیان فیصلہ کرے گی۔

جناب چیئرمین! بات درحقیقت یہ ہے کہ اس مسئلے کو جس انداز سے جن حضرات نے پیش کیا ہے یہ رائے کا اختلاف آج سے نہیں کافی زمانوں سے رہا اور یہ رہے گا۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ جب تک کسی کی بات کو سو فیصد نہ سنا جائے اور اتنے مقدس ایوان کے اندر، ملک میں اس سے بڑا ادارہ نہیں، ایک طرف سے بات کرنے والا علم اور دلائل کی روشنی میں جیسے کل اس طرف سے پروفیسر صاحب نے جس عالمانہ، فاضلانہ اور ماہرانہ انداز میں تقریر فرمائی اور آج ہمارے قائد گل نصیب خان صاحب نے اور اس طرف سے وکیل صاحب نے جو انتہائی بہترین دلائل کے ساتھ باتیں فرمائی ہیں تو سب سے پہلی بات یہ ہے کہ ایک چیز حقائق ہیں، ایک

خواہشات ہیں اور ایک واقعات ہیں۔ واقعات کو خواہشات کا نام دے کر پیش کرنا یا خواہشات ابھار کر حقائق بتانا یہ درحقیقت خودساختہ داستان حقائق کے آئینے میں بن جائے گی۔ بات درحقیقت یہ ہے کہ ہمیں ہر جملے کو ' الفاظ کو تولنا چاہیے پہلے تو ہم ایک بات کو چھوٹا سمجھتے ہیں بعد میں وہ انتہائی بڑی بن جاتی ہے ۔ سب سے پہلے تو یہ ہونا چاہیے کہ ہمارے اندر گورنمنٹ ہو یا حزب اختلاف ہو' قوت فیصلہ ہونی چاہیے۔ جن لوگوں کے اندر جمہوریت ہے اور جن لوگوں کے اندر حکومت ہے' جن لوگوں کے اندر انتخابات کے ذریعے اقتدار منتقل ہوتا ہے ۔ مجھے آج بھی گجرال کی وہ بات یاد آ رہی ہے جب انڈیا کے وزیر اعظم نے ملکہ برطانیہ کو کہا کہ آپ کس منہ سے کشمیر کی بات کرتی ہیں کہ میں ثالثی کرنے کے لیے آئی ہوں۔ برطانیہ تو زوال پذیر ملک ہے' میں ماننے کے لیے تیار نہیں ہوں۔ اگرچہ یہ الفاظ اس کی مہمانداری کے خلاف تھے لیکن قوت فیصلہ' ایک جمہوری عمل ' ایک تاریخ اپنی قوم کو اپنے افکار اور نظریات کے مطابق وہ دے گئے۔ تو بات درحقیقت ہے کالاباغ ڈیم کو بنانا اور کالاباغ ڈیم کے بارے میں یہاں ہم اتنا بھی نہیں سنتے کہ اگر واپڈا کی بجائے دوسرے لوگوں کو شامل کیا جائے تو یہ بات انتہا پسندی کے مترادف ہوگی ۔ اس میں چاروں صوبوں سے جتنے بھی ماہرین ہیں ان کو جمع کرکے۔۔ اب بات یہ ہے کہ جیسا کل بھی پروفیسر صاحب نے فرمایا کہ عمل پہلے کیا جاتا ہے اور پوچھا بعد میں جاتا ہے اور عقل اور نقل کا تقاضا یہ ہے کہ جب بھی جذباتی فیصلہ کیا جاتا ہے تو جذباتی فیصلے کے نتیجے میں ہمیشہ پریشانی ہوتی ہے ۔اس لیے ضروری ہے کہ پوری قوم کو متحد کرنے کے لیے اور اس میں وحدت پیدا کرنے کے لیے اور پوری قوم کو ایک قوم بنانے کے لیے اور آنے والی نسلوں کے لیے تاریخ کے آئینے میں حقیقی داستان اور فنی ماہرین کی روشنی میں تمام صوبوں کی آراء کو سامنے رکھ کر عمل کیا جائے۔ دوسری بات یہ ہے جناب! کہ کہا جاتا ہے کہ فلاں لوگوں کو سمجھانے کے لئے صدر صاحب جا رہے ہیں۔ ٹھیک ہے سمجھائیں یہ تقاضا ہے کہ طاقت ہمیشہ دلیل کو نہیں مانتی۔ اگر وہ کوئی تاریخ اور جغرافیہ کے پروفیسر ہوتے تب تو تاریخ کو دیکھتے۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ

فنا فی اللہ کی تہہ میں بقاء کا راز مضمر ہے
جسے مرنا نہیں آتا اسے جینا نہیں آتا

جناب چیئرمین! بات درحقیقت یہ ہے کہ آپ اس مسئلے پر سوچیں اور پوری قوم کے جذبات کو دیکھیں اور اس ایوان کے تقدس کو بھی دیکھیں۔ اخبارات، دینی جرائد، پریس ان کو بھی صحیح حقائق اور صحیح آرٹیکل لکھنے چاہئیں تاکہ آنے والی نسلیں، اس لئے ضروری ہے کہ برصغیر کے بہت بڑے صحافی مولانا ظفر علی خان نے حج پر جا کر ایک دفعہ ملتزم میں بڑی دعا کی۔ بڑے روئے۔ کسی نے پوچھا، مولانا کیوں رو رہے ہو؟ فرمایا اس لئے رو رہا ہوں، اللہ سے دعا کر رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ بحیثیت صحافی حق لکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ لہذا دنیا میں حق لکھنا اور حق بات کہنا اتنا اچھا ہوتا ہے تو اس لئے جناب چیئرمین! باتیں تو ہمارے بزرگوں نے کہہ دی ہیں، بڑے اچھے انداز سے کہہ دی ہیں۔ یہ خالصتاً فنی مسئلہ ہے۔ جذبات کا مسئلہ نہیں، قوت کا مسئلہ نہیں، طاقت کا مسئلہ نہیں، اکثریت کا مسئلہ نہیں ہے، اقلیت کا مسئلہ نہیں، یہ عقل کا کام ہے اورعقل سے غفلت کے کام کو لینا یہ دانشمندی نہیں، یہ سوچنے کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح سوچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ جناب۔ ملک امین اسلم صاحب۔

Senator Ilyas Ahmed Bilour: Sir, only Senators can speak.

(مداخلت)

سینیٹر رضا محمد رضا: کہیں آپ کی یہ ڈیوٹی تو نہیں ہے کہ آپ اس کو wind up کریں۔

(مداخلت)

ملک امین اسلم خان (وزیرمملکت برائے ماحولیات): جناب چیئرمین! بڑے افسوس کی بات ہے کہ سینیٹر صاحبان نے rules نہیں پڑھے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بلور صاحب انہیں بولنے دیں۔

(مداخلت)

سینیٹر رضا محمد رضا: اگر یہ wind up کر رہے ہیں تو کر لیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: نہیں wind up میں کروں گا۔

سینیٹر رضا محمد رضا، اگر wind up آپ کریں گے تو پھر وہ نہیں بول سکتے۔

(مداخلت)

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، وہ بولیں گے۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، آپ بولیں۔

ملک امین اسلم خان، جناب چیئرمین! شکریہ۔ سب سے پہلے اپنی تقریر شروع کرنے سے پہلے یہاں پر---

(مداخلت)

سینیٹر رضا محمد رضا، اس میں کسی منسٹر کی کوئی ضرورت نہیں۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، رضا صاحب آپ تشریف رکھیے۔

(مداخلت)

ملک امین اسلم خان، جناب چیئرمین! میرے خیال میں ان کو rules کا نہیں پتا اور میرے خیال میں سچی بات کرنے سے ڈرتے ہیں اس وجہ سے سارے اٹھ کر کھڑے ہو گئے ہیں۔ آپ سچ سننے کا حوصلہ رکھیں۔

جناب پریزائیڈ نگ آفیسر، اچھا بولیں۔

ملک امین اسلم خان، جناب چیئرمین! All the Ministers can speak میں اپنی تقریر شروع کرنے سے پہلے اس خبر کا خیر مقدم کرنا چاہتا ہوں جو آج مولانا فضل الرحمٰن صاحب جو کہ لیڈر آف دی اپوزیشن ہیں۔

(مداخلت)

سینیٹر رضا محمد رضا، جتوئی آ کر wind up کرے۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، wind up نہیں ہو رہی ہے۔ رضا صاحب wind up نہیں کر رہے ہیں۔ آپ carry on کیجیئے۔

(اس مرحلے پر اپوزیشن نے واک آؤٹ کیا)

ملک امین اسلم خان، مولانا فضل الرحمن کی اس statement کا جو آج انہوں نے جنگ اخبار میں دی ہے ۔ جس میں انہوں نے یہ کہا ہے کہ کالاباغ ڈیم رائلٹی کے مطابق میانوالی کو سرحد میں شامل کیا جائے تو ہم اس کا خیرمقدم کریں گے۔ جناب والا میں سمجھتا ہوں کہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہماری اپوزیشن میں ایسے elements موجود ہیں جو کہ سیاسی بصیرت رکھتے ہیں جو کہ positive طریقے سے اس کیس کو deal کرنا چاہتے ہیں ہم اس چیز کا خیر مقدم کرتے ہیں۔

جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑا ہی اہم مسئلہ ہے اور اس important مسئلے پر، جس پر ہمارے مستقبل کا دارومدار ہے، اور جس پر ہمارے بچوں کے مستقبل کا انحصار ہے، ہم نے ایک informed debate کرنی ہے۔ یہاں پر تین دن سے میں بھی بیٹھا ہوا سن رہا ہوں لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ تین دن کے اندر یہاں ہماری اپوزیشن کی طرف سے کوئی بھی مثبت figures and facts پیش نہیں کیے گئے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، آپ ان کی بات تو سن لیں۔ نیازی صاحب rule دیجئے۔

Dr. Sher Afghan Khan Niazi: Now, attention, listen to me. Article 57 of the Constitution....

سینیٹر الیاس احمد بلور، اللہ کا واسطہ نہ کریں، میں ہاتھ جوڑتا ہوں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، بلور صاحب نہ کریں۔ آپ اپنی سیٹ پر جائیں۔

And you should obey the Constitution. You are violating the Constitution. Let it be brought on the record of the Senate and it be madea part of the proceedings that the Prime Minister, a Federal Minister, a Minister of State and Attorney General shall have the right to speak and otherwise take part in the proceedings of either House, or a joint sitting or any committee thereof, of which he may be named a member, but shall not by virtue of this Article be entitled to vote.

They are disobeying, they are disgracing the Constitution, already they have disgraced the Constitution. Thereby, Mr. Chairman! if he is not allowed, it is to disobey the Constitution and this will create a bad order. This is really against the entire scheme of the Constitution.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، ملک صاحب آپ بول لیجئے تاکہ دوسرے ممبرز کو ٹائم دے دیں۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، آپ تشریف رکھیے، یہ wind up نہیں کر رہے ہیں۔

Malik Amin Aslam: I would urge to the opposition members to go and read the Constitution before coming to this august House.

میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے۔ ہمارا ملک وہ ملک ہے جس کے اندر اللہ تعالیٰ نے بڑی نعمتیں ہمیں فراہم کی ہیں۔ ہمارے ملک کے اندر مون سون کی بارشیں اور وہ ice gold جس کو کہتے ہیں کہ دنیا کے ایک چوتھائی reserves ہمارے ملک کے اندر موجود ہیں جن کو ہم استعمال کر سکتے ہیں۔ اپنے ملک کے اندر through our water resources. لیکن یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ یہاں پر اسی ملک کے اندر اللہ تعالیٰ کی اتنی نعمتیں موجود ہیں وہاں پر اگر ہمارے water resources کے facts دیکھے جائیں تو یہ بڑی شرمندگی کا باعث بنتے ہیں۔

اس وقت پاکستان کے اندر صرف نو فیصد پانی store ہوتا ہے جو کہ دنیا کی storage capacity جہاں پر پانی موجود ہے وہاں کے ملکوں کی storage capacity میں سب سے lowest ہے۔ یہاں پر ہمارے ہاں ڈیمز کی صورت حال دیکھیں اور region میں دیکھیں تو پاکستان کے اندر 1960ء میں ہم نے ڈیم بنانا بند کر دیئے تھے جبکہ چائنا کے اندر اس وقت بھی ڈیم بن رہے ہیں اور دنیا کا سب سے بڑا ڈیم بنایا جا رہا ہے۔

انڈیا میں پاکستان کے ساتھ Water Accord کو risk میں ڈال کر بگیہار ڈیم اور

کشن گنگا ڈیم بنانے جا رہے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت پاکستان کے اندر ڈیم بنانا شدیدضرورت ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ پاکستان کے اندر پانی کی requirement دن بدن بڑھ رہی ہے اور وہ سارے facts ہماری قوم کے سامنے ہیں لیکن ہم نے یہاں پر کیا کیا ہے۔ پانی کا مسئلہ جو کہ قوم کے مستقبل کا مسئلہ ہے اس کو ہم نے اپنی سیاست کی نظر کر دیا ہے۔ یہاں پر جب اسفند یار ولی صاحب نے اپوزیشن کی طرف سے اپنی تقریر کی، میں نے یہاں بیٹھے ہوئے نوٹ کیا ہے کہ ان کی تقریر کے اندر تقریباً دس ایسے points ہیں جن میں انہوں نے dis-information دی ہے اس ہاؤس کو اور یہی dis-information یہی جھوٹ کا زہر ہے جو چھوٹے صوبوں کے اندر اگلا جا رہا ہے۔

میں یہاں پر جنرل پرویز مشرف کو salute کرتا ہوں جنہوں نے جرأت مندی کے ساتھ اس مشکل فیصلے کا بھار اپنے کندھوں پر اٹھا کے رکھا ہے انہوں نے چھوٹے صوبوں کے اندر حقائق پیش کیے ہیں اور وہ حقائق ہم اس سینیٹ میں، نیشنل اسمبلی میں اور اپنے شہروں کی گلیوں اور سڑکوں پر بھی پیش کریں گے تاکہ یہ dis-information کا جو سیلاب ہے اس کو ختم کیا جائے۔ یہاں پر بات کی جاتی ہے کہ جناب! سرحد کے اندر کیا issue ہے سرحد کے اندر جو issue بنایا گیا ہے وہ یہ ہے کہ وہاں پر نوشہرہ ڈوب جائے گا۔جہانگیرہ ڈوب جائے گا لیکن یہاں پر facts یہ ہیں کہ کالاباغ ڈیم کی hight جو ہے وہ ۹۱۵ پر جا کر ختم ہوتی ہے۔ نوشہرہ کی جو low hight ہے وہ 960 sea level above sea level ہے تو کسی بچے کو بھی آپ پوچھیں گے کہ پانی نیچے سے اوپر چڑھتا ہے یا اوپر سے نیچے آتا ہے۔ اگر کالاباغ ڈیم پورا بھرا ہوا ہو اور ۴۵ فٹ پانی اور بھی اوپر چڑھ جائے پھر بھی نوشہرہ نہیں ڈوب سکتا ہے۔ جناب! یہ سراسر disinformation ہے اس کے علاوہ یہاں پر بات کی جاتی ہے کہ وہاں پر علاقہ جو ڈوبے گا، ہاں سرحد کا علاقہ ضرور ڈوبے گا اسی طرح ڈوبے گا جس طرح وہاں ضلع اٹک کے کچھ گاؤں ڈوبیں گے جس طرح میانوالی کے کچھ گاؤں ڈوبیں گے لیکن یہاں پر کیا وجہ ہے کہ میرے اپنے حلقے نے پاکستان کے بڑے بڑے منصوبوں کے لیے قربانی دی ہے۔ اسی علاقے نے یہاں پر غازی بھروتھا کی چینل کی قربانی دی ہے یہ وہ چینل ہے جس کا ایک قطرہ پانی بھی ہمارا اٹک کا علاقہ irrigation کے لیے استعمال نہیں کر سکتا لیکن اس کے باوجود یہاں پر

قربانی دی گئی ہے۔ کامرہ انیروناٹیکل کمپلیکس کے لیے یہاں قربانی دی گئی سنجوال فیکٹری کے لیے قربانی دی گئی لیکن کیا وجہ ہے کہ ہم لوگ قربانی دیتے ہیں۔یہی وہ انڈس کا دریا ہے جس کے رائٹ بنک پر اٹک کا ضلع ہے لیفٹ بنک پر صوابی اور نوشہرہ آتے ہیں جس کی اپوزیشن کی جا رہی ہے ۔ جناب والا! یہاں پر میں بات کرنا چاہتا ہوں کہ جو فضل الرحمن صاحب نے آج سٹیٹ منٹ دیا ہے یہ بڑی معنی رکھتی ہے کیونکہ انہوں نے رائیلٹی کی بات کی ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ کالاباغ ڈیم کی رائیلٹی پر ہمارے مؤقف کے مطابق میانوالی کو سرحد میں شامل کر لیا جائے تو ہم اس کا خیر مقدم کریں گے۔یہ آج جنگ کے اندر مولانا فضل الرحمن صاحب جو اپوزیشن کے لیڈر ہیں ان کی statement لگی ہے یہ show کرتی ہے کہ ایک سیاسی بصیرت کے ساتھ وہ فیصلہ کرنا چاہتے ہیں وہ یہ بیٹھ کر negotiation کے ساتھ فیصلہ کرنا چاہتے ہیں۔یہاں پر اپوزیشن برائے اپوزیشن نہیں کرنا چاہتے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس قسم کی مفت میں تحفظ کی اپوزیشن کی ضرورت ہے جو یہاں پر حقائق کو سامنے رکھ کر اس کے اوپر فیصلہ کریں کہ ان کے کیا problems ہیں ۔ problems اس وقت ان کی رائیلٹی کی ہے ۔ problems کہ اس پر ---

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ، please try to conclude.

ملک امین اسلم خان ، جناب ! divisible royalty جس طرح ہمارے Constitution میں provide کیا گیا ہے کہ جہاں پر generation ہوتی ہے وہاں پر رائلٹی دی جاتی ہے۔اگر اس کے اندر کوئی changes کی ضرورت ہے تو وہ اپوزیشن کے ساتھ بیٹھ کر ہم انشاء اللہ اس کے اوپر negotiation کر سکتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ یہاں پر disinformation یہ پھیلائی جاتی ہے اور صوبہ سرحد کے حوالے سے ہی کہ آپ کے یہاں مختلف علاقے جو ہیں وہ زیر آب آ جائیں گے اور سرحد کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کو حقائق کے سامنے رکھا جائے اور حقائق کو آئینہ میں دیکھا جائے تو یہ سراسر غلط بات ہے۔سندھ کے اندر جو کہ lower riparian ہیں۔ وہاں پر جو مسئلہ ہے وہ بھی سیاست کی بھینٹ چڑھا ہوا ہے کیونکہ مجھے یاد ہے کہ پچھلے سال اسی زمانے میں میں سندھ گیا تھا اور وہاں پر پانی کا

ایک قطرہ نہیں پہنچ رہا تھا تو جب لوگوں سے بات کی تو انہوں نے کہا کہ ہمیں پانی کی ضرورت ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ڈیم نہیں بنانے دینے' یہ دونوں چیزیں ایک دوسرے کے متصادم ہیں۔ جب آپ پانی کی بات کرتے ہیں تو پانی وہاں سندھ میں صرف اس صورت میں پہنچ سکتا ہے ۔جب کہ storage یہاں پر اپر انڈس کے اندر موجود ہو ' وہاں پر سیاسی بات کی جاتی ہے کہ کالاباغ ڈیم سندھ میں آ کر بنا دیں۔ ڈیم وہاں پر بنائے جاتے ہیں جہاں پر gorgeous موجود ہو ' جہاں پر پہاڑ موجود ہوں ' جہاں پر ڈیم کی یہ photography ہوتی ہے یہ کوئی کیک کا پیس نہیں ہے کہ یہ پنجاب سے اٹھا کر سندھ میں رکھ دیا جائے اس کے لیے سب سے ideal site جو ہے وہ کالاباغ ڈیم کا site ہے یہاں پر اسفند یار ولی صاحب نے بات کی تھی کہ کوئی study نہیں کی گئی اور کالاباغ ڈیم کے اوپر شور مچایا گیا ہے ۔ جناب والا! پچھلے ۴۰ سال کے اندر پاکستان کے اندر مختلف چھ sites کی study کی گئی ہے۔ بھاشا ڈیم کی study ہے ' سکردو ڈیم کی study ہے ' اکھوڑی ڈیم کی study ہے ' یہ سب studies کرنے کے بعد یہ technical فیصلہ کیا گیا ہے کہ technically Kalabagh is the best site اور اس کی بھی وجوہات ہیں۔ وہ وجوہات یہاں پر پیش کی گئیں تو میں بڑا حیران ہوا کہ یہاں پر اسفندیار ولی صاحب نے کہا کہ 90 MAF اگر کالا باغ ڈیم سے گزرتا ہے تو پھر یہ 6 MAF کی storage کیوں کریں گے۔ جناب والا! یہ صرف حقائق کو جھٹلانے والی بات ہے یا یہ پھر ایک disinforamtion کا سیلاب اگلنا چاہتے ہیں کیونکہ 90 MAF ایک figure ہے جو کہ annual flow کا ہوتا ہے کہ پورے سال کے اندر اس point سے کتنا پانی گزرتا ہے اور 6MAF ایک point source کا figure ہے' ان دونوں کو آپس میں confused نہیں کیا جاسکتا۔ اگر بھاشا اور کالا باغ کا comparison کیا جائے تو تب یہ ثابت ہوتا ہے کہ کالا باغ کے لئے پہلی priority کیوں دی جا رہی ہے کیونکہ کالاباغ ڈیم کے اوپر جو catchment area ہے' جہاں سے پانی آتا ہے' وہ Kabul River کا بھی آتا Swat River کا بھی آتا ہے وہ ہرو کا بھی آتا ہے ' وہ Swan River کا بھی آتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ کالا باغ ڈیم کے اندر سالانہ 90 billion Acre feet گزر کے جاتا ہے ۔جب کہ بھاشا ڈیم کے اندر صرف برف کے پگھلاؤ کا پانی آتا ہے جو کہ 50 million Acre feet ہے ۔یہی وجہ ہے کہ کالا باغ ڈیم ایک بہتر

site ہے for the Dam because the catchment area is bigger وہاں پر پانی زیادہ catch کیا جاسکتا ہے ' پانی کا ذخیرہ بہت جلدی کیا جاسکتا ہے اور پانی کے ساتھ ساتھ ہم نے بجلی بھی پیدا کرنی ہے۔

جناب والا! ایک اور disinformation point جو کہ انہوں نے اپنی تقریر میں پیش کیا کہ کالاباغ ڈیم کے ساتھ 500MW کے تھرمل پاور پراجیکٹس لگائے جائیں گے ۔ جناب والا! انہوں نے کہا کہ یہ peaking powers کے لئے تھرمل پاور لگائی جائے اور اگر peaking power کے لئے تھرمل پاور لگائی ہے تو base power بھی تھرمل سے پیدا کی جائے ۔یہاں پر میں اس کا جواب یہ دینا چاہتا ہوں کہ peaking power سارے ملکوں میں ہوتی ہے وہ اس وقت ہوتی ہے جب بجلی کا لوڈ بڑھتا ہے مثلاً رات کو سات سے آٹھ بجے جب ہمیں زیادہ بجلی کی ضرورت پڑتی ہے تو تب یہ peaking power units لگائے جاتے ہیں اور یہ عام طور پر سارے ممالک میں تھرمل کے یونٹس ہوتے ہیں یہ easily switch on and off ہوسکتے ہیں ۔ Basepower ہمیشہ وہاں پر استعمال کی جاتی ہے جو کہ سستی پیدا ہوسکتی ہے ۔ اس وقت پانچ روپے کی تھرمل پاور بنتی تو کالاباغ ڈیم اور جس طرح غازی بروتھا ڈیم ہے وہاں پر پچاس پیسے فی یونٹ بجلی پیدا کی جاتی ہے۔

Mr. Presiding Officer: Please try to conclude.

جناب ملک امین اسلم خان، اور یہی وجہ ہے کہ ہم سستی بجلی استعمال کرنے کے لئے hydel power کو استعمال کرتے ہیں اور اس لئے base power اور peaking power میں فرق ہے ۔جناب! یہ ساری technical debate ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کو اس طریقے سے disinformation کے ساتھ یہاں ایوان میں پیش کرنا تاکہ عوام کو confuse کرکے رکھا جائے یہ ملک کے ساتھ disservice ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ آنے والی نسلوں کے ساتھ ایک بہت بڑی ہم disservice کر رہے ہیں کہ اس کے اوپر اپنے حلقوں کی چھوٹی چھوٹی سیاستوں کو چمکانے کے لئے ہم اپنے ملک کے مستقبل کو داؤ پر لگائیں۔ جناب والا! میں سمجھتا

ہوں کہ یہاں پر بہت سارے حقائق میرے پاس موجود ہیں اور اگر وہ میں پیش کروں تو یہاں پر بہت وقت لگے گا لیکن میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ سرحد کے اندر بھی اور صوبہ سندھ کے اندر بھی۔ سندھ کے اندر جو تحفظات ہیں کہ ہمیں پانی نہیں ملے گا اور یہاں سے Canals نکل جائیں گی لیکن آپ کالاباغ ڈیم کا ڈیزائن دیکھیں آج بھی کالا باغ ڈیم کا جو ڈیزائن واپڈا کے پاس موجود ہے اس میں Canal کا ذکر بھی نہیں کیا گیا ۔اس کے باوجود جنرل مشرف صاحب نے ہر جگہ یہ کہا ہے کہ آپ اس کے اوپر Constitutional guarantee چاہتے ہیں، Administrative guarantee چاہتے ہیں Judicial guarantee چاہتے ہیں ہم ہر guarantee آپ کو دینے کے لئے تیار ہیں کہ اس کے اوپر سے کینال نہیں نکالی جائے گی اور یہ سارے کا سارا پانی آپ کے پاس سندھ میں پہنچے گا اور وہاں پر اس کے ذریعے وہاں کی زمینیں آباد ہوں گی اور وہاں کی جو Millions of Acres زمین اس وقت بنجر پڑی ہوئی ہے اس کی آبادکاری کے بنے استعمال ہوگا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم ایک منٹ کے لیے سوچیں کہ اگر خدانخواستہ ہم نے آج یہ فیصلہ نہ کیا اور ہم نے یہاں پر ڈیم نہ بنایا تو پھر کیا صورتحال ہوگی؟

جناب والا! جس فیڈریشن کی آج ہم بات کرتے ہیں کہ یہ فیڈریشن ہے، یہاں سینیٹ میں جب بھی بیٹھتا ہوں، جو ایشو اٹھتا ہے اس پر کہتے ہیں کہ فیڈریشن خطرے میں آجائے گی - ہر ایشو پر ہماری فیڈریشن خطرے میں آجاتی ہے۔ جناب والا! میں یہاں پر یہ بات بتانا چاہتا ہوں کہ یہ فیڈریشن اتنا کمزور نہیں، یہ انشاء اللہ مضبوط فیڈریشن ہے اور ان مسائل کے حل کرنے سے ہمارا فیڈریشن کسی صورت خطرے میں نہیں آئے گا۔

Mr. Presiding Officer: Please conclude.

جناب ملک امین اسلم خان، یہ فیڈریشن انشاء اللہ strengthen ہوگا اور اس فیڈریشن کو خطرہ تب لاحق ہوگا جب ہم آج یہ مشکل فیصلے نہ کریں اور یہ کل پر ٹال دیں ۔ جنرل مشرف صاحب سے کل ایک سوال کیا گیا۔ یہاں پر بہت سازش کی جاتی ہے کہ جناب والا! جب ساری قوم متحد تھی after the earthquake تو پھر آپ نے ایک مشکل سمت میں قدم کیوں رکھا۔

when there was calm all over, why did you choose to sail towards

troubled waters? That was the question. جناب والا! اس کا جواب یہ ہے کہ یہ

trouble water کی طرف پاکستان کا جانا ضروری تھا it is requirement of Pakistan کہ

اس وقت یہ فیصلہ کیا جائے، اس وقت یہ debate کی جائے اور اس وقت پاکستان کے مستقبل

کا یہ case لڑا جائے ۔ ہم جنرل مشرف صاحب کو سلوٹ کرتے ہیں کہ جنہوں نے جراٴت اور

بہادری کے ساتھ یہاں پر پاکستان کا case پیش کیا ہے اور وہ بذات خود چھوٹے صوبوں اور

جہاں جہاں پر یہ disinformation کا سمندر پھیلایا گیا ہے وہ وہاں وہاں پر جا کر باقاعدہ facts

کے ساتھ information face کر رہے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ جس sincerity of purpose

اور commitment کے ساتھ انہوں نے یہ بیڑہ اٹھایا ہے انشاء اللہ ہم اس میں ان کا ساتھ دیں

گے، ہم fact کے ساتھ اس disinformation کا مقابلہ کریں گے اور آج جو وہ پاکستان کی

بات کر رہے ہیں تو انشاء اللہ ہر پاکستانی وہی بات کرے گا جو جنرل پرویز مشرف کر رہے ہیں۔

وہ بات یہ ہے کہ پاکستان میں ڈیم بنیں گے، پاکستان میں کالا باغ ڈیم، بھاشا ڈیم اور سکردو ڈیم

بھی بنیں گے۔ بڑی مہربانی۔

Mr. Presiding Officer: Thank you. Mrs. Tanvir Khalid.

(اس موقع پر اپوزیشن واک آؤٹ کے بعد دوبارہ ایوان میں تشریف لے آئی)

سینیٹر تنویر خالد ، میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ مجھے اتنے sensitive issue پر بات

کرنے کا موقع ملا۔

(مداخلت)

سینیٹر الیاس احمد بلور، جناب ہماری طرف کا نمبر تھا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، میں تو باری باری موقع دے رہا ہوں آپ کے

members ہی موجود نہیں ہیں۔

(مداخلت)

سینیٹر تنویر خالد ، میں نے آپ کو بتایا تھا کہ I am from Sindh ، سندھ سے ممبر

ہوں، میرے خیالات سنیئے، آپ کے منسٹر تو ہر روز، ہر جگہ جا کر اپنے خیالات بتا سکتے ہیں،

اخباروں میں جا سکتے ہیں۔ جو کچھ منسٹر صاحب نے بتایا وہ کوئی نئی بات نہیں بتائی، وہ سب میں نے بھی پڑھا ہے، میں سب جانتی ہوں۔ آپ سینیٹر کا ٹائم روک کر کیا بات کرنے لگ جاتے ہیں۔ سینیٹ میں پہلے Senators کو موقع دیجیے۔

(مداخلت)

سینیٹر تنویر خالد، آپ سے تو بہتر PTV والے ہیں کہ جنہوں نے مجھے سندھ کے سینیٹر کی حیثیت سے اپنے پروگرام میں بلایا لیکن آپ لوگ یہاں بیٹھ کر Senators کو موقع نہیں دیتے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، تنویر خالد صاحبہ اب اِدھر اپوزیشن سائیڈ سے ایک لے لیتے ہیں اس کے بعد آپ کے پاس دوبارہ آجاتے ہیں۔ چونکہ گئے ہیں تو ان کو باری دے دیتے ہیں۔

(مداخلت)

سینیٹر تنویر خالد، نہیں میں پہلے بات کروں گی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، آپ پھر جلدی conclude کر دیجیے۔

سینیٹر تنویر خالد، ابھی شروع نہیں کیا تو جلدی ہو گئی۔ آپ تو آدھا آدھا گھنٹہ دیتے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، میں تو چاہتا ہوں ان کو بھی باری ملے اور آپ کو بھی باری ملے۔ آپ بھی بول رہی ہیں، وہ بھی بول رہے ہیں۔ چلیں تنویر خالد صاحبہ آپ complete کر لیجیے۔

سینیٹر تنویر خالد، دیکھیں جی بات تو یہ ہے کہ یہ تو سب ہی جانتے اور مانتے ہیں کہ ہمیں water reservoirs کی ضرورت ہے لیکن یہاں پر ٹیڑھا سوال بنتا ہے اور کالا باغ ڈیم پر یہ بات چیت ہوتی ہے کہ یہ کیوں ہی بنے۔ میں اس کی priority اور preference کی وجوہات بتانا چاہتی ہوں۔ سب سے پہلے تو بات یہ ہے کہ اگر آپ پانی کے volume کو دیکھیں تو بھاشا کی نسبت کالا باغ ڈیم کا volume of water تقریباً دوگنا ہے اور اس پر feasibility تیار

ہے، ماہر تعمیر NETPAK, National Engineering Services ، مختلف ممالک کے consultants اور چینی ماہرین سب نے اس کی اہمیت بیان کی ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ 50s میں بھی یہ بات اٹھائی گئی تھی اور ابھی تک کیوں نہیں بنا۔ جب بھی World Bank یا IMF نے اس کو finance کرنے کی طرفداری کی تھی لیکن اگر یہ کہا جائے کہ جو کام تب نہیں ہوئے اب بھی نہ ہوں یہ کیا بات ہوئی۔ میں ایک مثال دوں گی کہ پچھلی حکومتوں میں 50 years میں اگر ہمارے بلوچستان کے بھائیوں کو گلہ ہے more than half century میں اگر بلوچستان کی طرف توجہ نہیں ہوئی تو اس حکومت میں ہو رہی ہے۔ This Government is focusing upon Balochistan پنجاب بھی بلوچستان کے لئے اپنا بجٹ دے رہا ہے تو چیزیں ہوتی ہیں، یہ نہیں کہ پہلے نہیں ہوئیں تو اب کیوں ہوں، آخر کوئی تو بدلنے والا آتا ہے، کوئی تو تبدیلی لانے والا آتا ہے۔ جب کوئی اہم تبدیلی ہوتی ہے جب کوئی بڑی بات ہوتی ہے جب کوئی unique بات ہوتی ہے جب کوئی reformation کی بات ہوتی ہے تو دنیا کا یہ طریقہ ہے کہ اس کی مخالفت ہوتی ہے، بالعموم اس کی مخالفت کی جاتی ہے، اس کو restrict کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیا آپ لوگوں کو معلوم نہیں ہے، یہاں پر سب پڑھے لکھے لوگ ہیں جو یہ معلومات بتائی جاتیں ہیں، یہاں پر سارے پڑھے لکھے لوگ ہیں۔

آپ کو یہ بھی معلوم ہو گا کہ جب گلیلیو کہا کرتا تھا کہ زمین گول ہے، چپٹی نہیں ہے تو کوئی بات نہیں سنتے تھے لیکن آج ہم سب تسلیم کرتے ہیں کہ زمین گول ہے۔ Do you agree? سب تسلیم کرتے ہیں۔ پھر ایک زمانہ آیا اسی undivided ہندوستان میں کہ جب مسلمان کتنے پیچھے تھے تب یہ آواز بلند کرتے تھے کہ اس قوم کو، ان مسلمانوں کو، تعلیم کی ضرورت ہے لیکن ان کی کتنی مخالفت ہوئی کہ ان کو کافر تک کہا گیا لیکن، ہمت نہیں ہارتے۔ جن کے جی میں لگن ہوتی ہے جن کا اپنے قوم اور ملکی بھلائی کرنے کا جذبہ استوار ہوتا ہے تو ایسے ہی کام کرتے ہیں جس میں ملک اور قوم کی بھلائی ہو۔ پرویز مشرف does not have, I assume lands to cultivate لیکن he is doing something for this nation کیونکہ اس میں جو contain کرنے کی صلاحیت ہے، اگر ہماری قوم ساٹھ برس پانی استعمال کرے گی تو اس کی containing power کا 33% only will be consumed. اس کے ساتھ ساتھ

ربیع اور خریف کی فصلوں کو پانی مل سکے گا، جس میں اس وقت بارشیں نہیں ہوتی ہیں یا پانی کم پہنچتا ہے۔ نہ صرف سندھ بلکہ سرائیکی belt کو پانی ملے گا۔ اب ہم بھی پریشان، آپ بھی پریشان ہیں کہ بجلی بڑی مہنگی ہے، یہاں بیٹھ کر غریبوں کی بات کرتے ہیں۔ کیا آپ کو بات سمجھ میں نہیں آتی کہ بجلی کا unit کتنا مہنگا ہے، غریب لوگ تو بلب کمرے میں جانے کے وقت جلاتے ہیں، بڑی مہنگی بجلی ہے۔ یہ reservoir بنے گا تو بجلی سستی ہو گی اور جب بجلی سستی ہوتی ہے تو industry بڑھتی ہے جب industry بڑھے گی تو روزگار ملے گا اور غریبوں کو روزگار ملے گا۔ بجلی سستی ہونے سے industry کے علاوہ ہمارے غریبوں کو فائدہ ہوگا، بجلی دور تک پہنچائی جائے گی۔ پہلے جب بجلی سستی ہوتی تھی تو thermal power کم use کرتے تھے and hydro electricity زیادہ consume ہوتی تھی لیکن رفتہ رفتہ اتنے زمانے میں وہ ratio بدل گئی ہے۔ اب hydro صرف 30% استعمال ہو رہی ہے، ہماری تو بڑی اہم ضرورت ہے، نہ صرف گھروں کو روشن کرنے کے لئے بلکہ industry کے لئے ہمیں hydropower جو کہ بہت سستی ہے۔ اب جو unit, thermal power کا چار پانچ روپے میں پڑتا ہے، اس سے وہ within a rupee پڑے گا تو ہمیں سستی بجلی پیدا کرنی چاہیے۔ اب اس وقت controversial بنا دیا گیا ہے اور خاص طور پر اس کو سندھ میں بڑی controversy مل رہی ہے۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ اس کے فائدے تو بہت ہیں لیکن جو controversy ہے، وہ mistrust پر based ہے لیکن جو mistrust ہے، وہ بھی بلاوجہ تو نہیں ہے۔ There are some reasons, there are some causes جو ان کا mistrust ہے اس mistrust میں یہ بات ہے کہ جو اتنے عرصے تک حکومتیں تھیں انہوں نے accord کو اس طرح سے نہیں نبھایا جیسے انہوں نے کیا تھا یا ان صوبوں کا اتنا خیال نہیں رکھا بلکہ ایک زندہ مثال میں آپ کے سامنے کھڑی ہوں from Sindh. میں آپ کو بتاؤں گی کہ یہاں جتنی خواتین وزراء ہیں، یہ پنجاب سے ہیں، سرحد سے ہیں یا بلوچستان سے ہیں لیکن سندھ سے کوئی وزیر نہیں ہے۔ مشاہد صاحب! آپ سنیں، سندھ سے کوئی خاتون رکن وزیر نہیں ہے کیونکہ they do not find any calibre, you do not find any ability, لیکن ہم نے کبھی تکرار نہیں کی، ہم نے کبھی جھگڑا نہیں کیا، ہم نے کبھی اس کے لئے شور نہیں مچایا تاہم یہ حقیقت آپ کے سامنے ہے۔

جناب والا! آپ نے لوگوں کے خدشات دور کرنے ہیں۔ میں عرض کرتی ہوں کہ لوگوں کی اقسام ہوتی ہیں، ان میں leaders ہوتے ہیں، جیسے یہاں leaders بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان leaders کے followers کی ایک بڑی تعداد ہوتی ہے ۔ leaders تو lead کرتے ہیں۔ آپ لوگ جس طرح رائے ہموار کریں گے، وہ اسی خیال سے سوچنے لگیں گے اور اسی راہ پر چلنے لگیں گے۔ اسی لئے جو "word "leader ہے، اس کے معنی lead کرنے والا ہے۔ اس لئے leaders کو چاہئیے کہ وہ ملک اور قوم کو صحیح سمت میں lead کریں۔ اگر اس وقت ایسا نہیں ہو رہا ہے تو وہ ایسے کیوں کر رہے ہیں۔ اگر میں کہوں کہ ان کے کچھ political interests ہیں جس کی وجہ سے وہ ایسا کر رہے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ انہیں اپنے علاقوں سے منتخب ہونا ہے لیکن میں کہتی ہوں کہ سندھ کا یہ مزاج بھی انہی لوگوں نے بنایا ہے۔ اس بات کو انہوں نے بڑی ہوا دے دی ہے۔ جب اتنی ہوا دے دی ہے تو اب واپس جا کر وہ کیسے کہیں کہ اب ڈیم بنوا لیں۔ اب یہ ہوا اس mistrust کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ جناب موجودہ حکومت چھ سالوں سے اس ملک کی بھلائی کے لئے ہر سمت میں بہت کوششیں کر رہی ہے، اب یہ اس حکومت سے سوال کرتے ہیں اور اس سے بحث کرتے ہیں۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، ذرا وقت کا خیال رکھیے گا۔

سینیٹر تنویر خالد، میں وقت کا خیال رکھتی ہوں اور مجھے ویسے بھی کم بولنے کی عادت ہے اور میرا وقت بھی ختم ہو رہا ہے لیکن میں بولتی رہوں گی کیونکہ یہاں لوگ بہت دیر تک بولتے رہتے ہیں۔ ہمارے جیسے honest لوگوں کو کہا جاتا ہے کہ آپ بیٹھ جائیے، آپ کا time ختم ہو رہا ہے۔

جناب والا! میں محسوس کرتی ہیں اور جیسے میں نے کہا تھا کہ قومیں، جب کوئی نئی چیز آتی ہے تو اسے قبول کرنے میں resist کرتی ہیں اور خاص طور پر ہماری قوم status quo میں رہنا بہت پسند کرتی ہے کیونکہ we are not highly progressive, we are quite backward, so ہم status quo میں رہنا پسند کرتے ہیں۔ ہم change کو پسند نہیں کرتے اور کسی اعلانیہ change کو پسند نہیں کرتے۔ اس لئے کہا جاتا ہے کہ

آئین نو سے ڈرنا طرز کہن پر اڑنا
منزل یہی کٹھن ہے قوموں کی زندگی میں

ایک جگہ اقبال نے یہ بھی کہا ہے کہ

جس میں نہ ہو انقلاب، موت ہے وہ زندگی

جب آپ آگے بڑھنے کی کوشش نہیں کرتے ہیں تو پھر وہ کیسی زندگی ہے۔ جناب والا! اب ہمارے صدر صاحب پر الزام ہے کہ سب کچھ وہی کیوں کر رہے ہیں۔جناب والا! لوگوں کی sincerity، لگن اور جستجو میں فرق ہوتا ہے اور مجھے ایسا لگتا ہے کہ صدر صاحب اس سمت میں خون جگر دے رہے ہیں، He is dedicated اور وہ اس جانب بڑی کوشش کر رہے ہیں اور he is very serious for the progress of the nation, not for himself. Probably other people are more indulged in their vested interests.

(مداخلت)

سینیٹر تنویر خالد، نہیں، ابھی میرے دو شعر باقی ہیں۔ آپ نے تو بہت لمبی تقاریر کی ہیں۔

علامہ اقبال کہتے ہیں

قطرہ خون جگر سل کو بناتا ہے دل
خون جگر سے صدا سوز و سرور و سرود

جو آواز ہوتی ہے اگر اس میں بھی خون جگر شامل ہو جائے تو یہ سوز اور سرور معلوم ہوتی ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، آپ اپنی تقریر conclude کیجیے۔

سینیٹر تنویر خالد، آپ اپنی آواز میں خون جگر شامل کیجیے اور

نقش ہیں سب ناتمام خون جگر کے بغیر
نغمہ ہے سودائے خام خون جگر کے بغیر

اس لئے محنت کیجیئے، کوشش کیجیئے اور سب مل کر ترقی کے لئے تعاون کیجیے۔ آپ

سب ساتھ دیجئے اور سینیٹروں کو سینیٹ میں بولنے کا موقع دیجئے کیونکہ دوسرے لوگ تو ہمیشہ بات کر سکتے ہیں اور ہر وقت بات کر سکتے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، پروفیسر محمد ابراہیم صاحب۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین! بہت اہم موضوع پر بحث ہو رہی ہے اور چھوٹے صوبوں کے خدشات کا تذکرہ بار بار ہو رہا ہے۔ میں اپنے صوبے کے خدشات کا بھی ذکر کروں گا لیکن اس سے پہلے دو تین چھوٹی سی گزارشات کرنا چاہوں گا۔

پانی کے ذخیرہ کرنے اور بنانے سے کسی کو بھی مجال انکار نہیں لیکن کالاباغ ڈیم ہی کو پانی کے ذخیرہ کرنے کی پالیسی اور منصوبے کے مترادف قرار دیا جائے تو یہ کسی صورت میں بھی درست نہیں ہے۔ کالاباغ کے علاوہ بھی پانی ذخیرہ کیا جا سکتا ہے اور اس کے کئی اور ذرائع بھی ہو سکتے ہیں اور اس لئے اس کو کالاباغ اور پانی کے ذخیرے کو ایک دوسرے کا ہم معنی نہیں سمجھنا چاہیے۔

دوسری میری گزارش یہ ہے کہ اس وقت یہ بات بار بار کہی جا رہی ہے کہ کالاباغ ڈیم پر consensus اور قومی اتفاق رائے پیدا کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ جناب چیئرمین! یہ کام الٹا ہو رہا ہے۔ اگر فیصلے کئے جانے سے پہلے مذاکرات ہوتے اور فیصلہ اعلان کرنے سے پہلے اتفاق رائے پیدا کرنے کی کوشش ہوتی تو یہ بات درست ہوتی لیکن یہاں پر فیصلہ پہلے کیا گیا ہے اور مذاکرات بعد میں ہو رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! مجھے لطیفہ یاد آ رہا ہے۔ اپنے ایک لاء کے پروفیسر کہتے تھے کہ ڈیرہ اسماعیل خان میں ایک کامل علی مجسٹریٹ ہوتے تھے اور وہ وکیلوں سے کہتے تھے کہ میں تو فیصلہ لکھ چکا ہوں۔ آپ بحث کرنا چاہتے ہیں تو کریجئے۔ یہاں پر بھی فیصلہ لکھا جا چکا ہے اب ہم بحث کرنے بیٹھ گئے ہیں اور نہ معلوم کہ اس بحث کا کیا فائدہ ہو گا۔

جناب چیئرمین! تیسری میری گزارش یہ ہے کہ اس ملک کے لئے یہ صورتحال بہت سنگین اور خطرناک ہے کہ ملک کے تین صوبوں کو پنجاب کے مقابلے میں کھڑا کیا گیا ہے۔ ایک

ایسی جنگ کی کیفیت اور صورت بنا دی گئی ہے جو ملک کے لئے انتہائی خطرناک ہے - اس صورتحال سے جتنا جلدی ہم نکل سکیں یہ ملک، قوم اور ہم سب کے لئے بہت ہی بہتر ہو گا۔

جناب چیئرمین! دریائے کابل پشاور، چارسدہ اور نوشہرہ سے گزرتا ہے اور اس کے بعد دریائے سندھ میں شامل ہو جاتا ہے - یہ خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ کالاباغ ڈیم بننے کی صورت میں اس علاقے میں سیلاب کا خطرہ بڑھ جائے گا۔ اس کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ کالاباغ ڈیم نہیں بنا اور وہاں پر سیلاب آ رہے ہیں تو اس میں کالاباغ ڈیم کوئی وجہ نہیں - لیکن اصل بات یہ ہے کہ اس خدشے کا پھر بھی جواب نہیں مل رہا۔ کالاباغ ڈیم نہیں بنا اور سیلاب آ رہے ہیں - کالاباغ ڈیم بن جانے کے بعد تو سیلاب کا خطرہ مزید بڑھ جائے گا۔ اس لئے اس کا کوئی جواب نہیں دیا جا رہا اور کسی کے پاس اس کا جواب نہیں۔ یہ خدشہ نہیں بلکہ یہ ایک حقیقی خطرہ ہے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ دریائے کابل یہاں پر چھوٹا ہو جاتا ہے اور زیادہ پانی چھوٹے علاقے میں آ جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے جب پیچھے سے زیادہ پانی ہو جاتا ہے تو سیلاب آ جاتا ہے۔

جناب چیئرمین ! اس کا ایک تدارک کیا جا سکتا تھا لیکن آج تک کسی بھی حکومت نے اور موجودہ حکومت بھی کالاباغ کا نام تو لیتی ہے اور پشاور، چارسدہ اور نوشہرہ کو بار بار اور ہر سال جو سیلاب آتا ہے ساون کے مہینے میں، اس میں ایک وجہ یہ ہے کہ دریائے کابل کے کنارے نہیں ہیں اور پانی بڑھ جانے کی صورت میں وہ کھیتوں، باغات اور مکانات کے اوپر چڑھ دوڑتا ہے۔ دریا کے کنارے بنانے پر کسی نے توجہ نہیں دی - وفاقی حکومت یہ جواب دے سکتی ہے کہ یہ کام صوبائی حکومت کا ہے لیکن ہم یہی رونا رو رہے ہیں کہ تربیلا ڈیم کی رائلٹی ہمیں نہیں ملتی، این ایف سی ایوارڈ نہیں ہو رہا، صوبے کو اس کے وسائل نہیں مل رہے، ہمیں overdraft لینے پر مجبور کیا جاتا ہے اور یہ صورتحال ہے اور اس میں ہم اس بات پر مجبور ہیں کہ صوبائی حکومت یہ کام نہیں کر سکتی یہ کام بھی مرکزی حکومت کے کرنے کا ہے - کالاباغ ڈیم کا نام لینے سے پہلے چاہیے تھا پشاور، چارسدہ اور نوشہرہ کو بچانے کے لئے وہاں دریا کے کنارے بنائے جاتے اور اس علاقے کو کنٹرول کیا جاتا۔

جناب چیئرمین! دریائے سندھ خیرآباد کے مقام سے پہلے ۸ ہزار فٹ کے علاقے میں بہتا ہے لیکن خیر آباد میں آ کر یہ پہاڑوں کے درمیان آ جاتا ہے اور ایک ہزار فٹ اس کی چوڑائی

ہو جاتی ہے۔ یہ پانی اگر ڈیم بن جائے تو ہمیں بتایا گیا ہے کہ یہ چڑھے گا اور صرف اس علاقے میں نہیں نوشہرہ میں بھی چڑھے گا۔ اس میں یقیناً سیلاب کے سب خطرات اور خدشات موجود ہیں۔ ان خطرات کا کوئی تدارک آج تک نہیں کیا گیا ہے۔ جناب چیئرمین! اس وقت واپڈا نے جو معلومات ہمیں فراہم کی ہیں اور محترم وزیر پارلیمانی امور نے ان کا تذکرہ کیا تھا اس کے حساب سے آپ اگر دیکھیں کہ سرحد اس میں کتنا دے رہا ہے اور پھر یہ بھی سوچا جائے کہ سرحد کو اس کے جواب میں کیا مل رہا ہے؟ اس کے اندر وہ زمین جو نہروں کے نیچے ہے جس کو irrigated land کہا جاتا ہے تین ہزار ایکڑ زمین زیر آب آئے گی۔ اس میں سے پنجاب کا ۲۹۰۰ ایکڑ اور سرحد ایک سو ایکڑ یہ گویا 3.33 فیصد بنتا ہے۔ وہ زمین جو نہروں کے نیچے ہو۔ اس کے بعد کل قابل کاشت زمین cultivated land جیسے کہا جاتا ہے یہ کل 27500 ایکڑ ہوگا۔ پنجاب کا 24500 ایکڑ اور سرحد کا 3000 ایکڑ۔ یہ زمین کل ڈیم کا 10.9 فیصد بن جاتا ہے۔ اس کے بعد پھر عارضی سیلاب آنے کا جو خطرہ ہے اور جو کہا جاتا ہے کہ اس کا ۵ سال میں ایک بار امکان ہے آ سکتا ہے۔ اس میں 7500 ایکڑ زمین زیر آب آ سکتی ہے۔ جس میں پنجاب کا ۶ ہزار ایکڑ اور سرحد ۱۵۰۰ ایکڑ ہوگا۔ سرحد کا یہ ۲۰ فیصد بن جاتا ہے۔

جناب چیئرمین! آبادی کو اگر دیکھا جائے تو ہمیں یہ معلومات فراہم کی جا رہی ہیں اگرچہ ہمارے ماہرین کہتے ہیں کہ ایک لاکھ سے زیادہ آبادی متاثر ہوگی۔ میں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا، میں یہی figures لیتا ہوں کہ یہ بتایا جاتا ہے کہ متاثرہ آبادی ۸۳ ہزار ہوگی۔ ۸۳ ہزار میں سے ۴۸۵۰۰ پنجاب کی ہوگی اور سرحد کی متاثرہ آبادی ۳۴۵۰۰ ہوگی۔ گویا 41.56 فیصد آبادی صوبہ سرحد کی اس ڈیم سے متاثر ہوگی۔ گویا اگر 58.44 فیصد آبادی پنجاب کی متاثر ہو رہی ہے تو 41.56 فیصد آبادی صوبہ سرحد کی متاثر ہو رہی ہے۔ کالاباغ ڈیم بننے کی صورت میں 3.33 فیصد سے لے کر 41.56 فیصد تک صوبہ سرحد کو قربانی دینی پڑے گی لیکن main reservoir کہاں پر بن رہا ہے وہ چونکہ پنجاب میں ہے اس لئے اس کی پوری کی پوری رائیلٹی پنجاب کو ملے گی۔

جناب چیئرمین! میرے فاضل دوست نعیم حسین چھٹہ صاحب نے گزشتہ دنوں یہ بات کہی تھی کہ عیسیٰ خیل کو صوبہ سرحد کو دے دیا جائے اور محترمہ نگہت آغا صاحبہ نے کہا کہ

رائیلٹی میں کچھ حصہ دیا جائے۔ آج محترم نیازی صاحب مولانا فضل الرحمان صاحب کا بیان بار بار پڑھ رہے ہیں، دوسرے وزیر صاحب نے بھی یہ بیان ہمارے سامنے پڑھا۔ جناب چیئرمین! کالاباغ ڈیم کو کسی اور چیز سے نتھی کرنا، کیا اس کو بلیک میلنگ کے سوا کسی اور چیز کا نام دیا جا سکتا ہے۔

(اس موقع پر اپوزیشن کے ممبران نے ڈیسک بجائے)

یہ بات جب کہی جاتی ہے۔ صوبہ سرحد میں کالاباغ ڈیم کے ساتھ اس کو نتھی نہ کریں۔ اٹک کو بھی صوبہ سرحد میں شامل کریں اور میانوالی کو بھی صوبہ سرحد میں شامل کریں اور اس کے بعد ہم بیٹھ جائیں گے، اس پر سوچ لیں گے۔ فیصلہ نہ ہونے دیں۔ فیصلے اس کے بعد اتفاق رائے کی صورت میں کریں گے۔ جب اتفاق رائے پیدا ہوگا فیصلے اس وقت کریں گے۔ اس سے بھی زیادہ سنگین صورتحال یہ ہے کہ 2002 میں NFC Award آنا چاہیے تھا۔ ۴ سالوں تک ایوارڈ نہیں آ سکا اور اس وقت جنرل پرویز مشرف صاحب کہتے ہیں کہ کالاباغ ڈیم اور NFC Award ایک ہی ساتھ آئیں گے۔ جناب چیئرمین! یہ بھی ایک بلیک میلنگ ہے۔ حکمرانی بلیک میلنگ کے ذریعے سے نہیں ہوتی۔ حکومتیں عدل و انصاف سے چلتی ہیں۔ حکومتیں سچائی اور صداقت سے چلتی ہیں۔ حکومتیں جھوٹ اور بلیک میلنگ سے نہیں چلتیں۔ حکومتیں اس طریقے نہیں چلتیں کہ آپ فیصلہ کر لیں اور اپنا فیصلہ زور اور زبردستی سے نافذ کر دیں۔

جناب چیئرمین! میں محترمہ فوزیہ فخرالزمان صاحبہ کا ممنون ہوں کہ انہوں نے اس بات کا تذکرہ کیا کہ تربیلہ ڈیم کے متاثرین آج بھی دربدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ واپڈا کی معلومات کے مطابق 34500 نفوس پر مشتمل یہ آبادی، محض خواتین اور بچے ہی اگر بے گھر ہوں گے تو ان کا مقدر بھی وہی ہو گا جو تربیلہ کے متاثرین کا ہے۔ وہ آج بھی ہری پور میں کانگڑہ کالونی میں کسمپرسی کے عالم میں رہ رہے ہیں۔ اگر یہ صورتحال ہے تو اس کو قبول کرنے کے لیے کوئی بھی تیار نہیں ہوگا۔ پہلے تربیلہ کے متاثرین کو بسائیے، ان کے ساتھ جو وعدے کیے گئے تھے، ان کو روبہ عمل لائیے، اس کے بعد اس بات پر یقین کیا جا سکے گا کہ فی الواقعی آپ متاثرین کو کوئی جگہ دینے کے لئے تیار ہیں۔ جناب چیئرمین! غازی بروتھا ڈیم جس کے زیر آب

رقبہ میں سے بیشتر رقبہ صوبہ سرحد کے ضلعوں ہری پور اور صوابی کا ہے لیکن ٹربائین صوبہ پنجاب کے اندر لگا دی گئی' اس لیے اس کو غازی بروتھا کا نام دیا گیا۔ غازی ڈیم کو غازی بروتھا کا نام اس لیے دیا گیا کہ صوبہ سرحد کو رائلٹی نہ ملے۔ یہاں بھی اصل مسئلہ رائلٹی کا ہی ہے اور اسی لیے سب کچھ کیا جا رہا ہے کہ اس کو وہاں پر بنایا جائے۔ جناب چیئرمین! یہ بات کہی جا رہی ہے اور مارچ کے مہینے میں جنرل صاحب نے' نوشہرہ میں ایک جلسے میں تقریر کی تھی کہ کالاباغ سے رائٹ بنک کنال نکالی جائے گی۔ جناب چیئرمین! غلط بیانی سے کام لیا جا رہا ہے۔ کالاباغ رائٹ بنک کنال کو non-feasible declare کیا جا چکا ہے اور صوبہ سرحد میں کئی سال پہلے یہ جواب دیا گیا تھا کہ کالاباغ رائٹ بنک کنال نہیں بنائی جا سکتی' اس کے لیے پہاڑوں میں تین ٹنل بنانی پڑیں گی جس پر کالاباغ ڈیم کی تعمیر پر ہونے والے خرچے سے زیادہ خرچہ آئے گا' اس لیے non-feasible ہے' اور کالاباغ رائٹ بنک کنال نہیں بنائی جاسکتی۔ یہ بات ریکارڈ پر موجود ہے۔ اس کے بعد یہ جھوٹ بولنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے' یہ صورتحال ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میرے دوستوں نے سندھ کے خدشات بیان کیے ہیں۔ یہ صوبہ سرحد کے حقیقی خدشات ہیں اور صوبہ سرحد کے ان خدشات کا کوئی جواب نہیں دیا گیا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، Conclude کیجیے پلیز۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان، جناب! میں conclude کر رہا ہوں۔ صوبہ سرحد کی یہ بات' یہ خدشات بے بنیاد ہیں' یہ درست نہیں ہے اور ان خدشات کا جواب دیئے بغیر اور علاقہ تو سرحد کا ڈوبے اور رائلٹی پنجاب لے' ایسی صورتحال میں اس ڈیم کو بنانے کے لیے کوئی بھی تیار نہیں ہوگا۔ اس لیے یہ اعلان کر دیجئے' اس موقع پر اس کو ترک کر دیجئے اور دوسرے آبی ذخائر بنانے کے لیے نکل آئیے تو اس میں ہم ساتھ دیں گے اور پوری قومی یکجہتی کے ساتھ آبی ذخائر بنیں گے تو پوری قوم کا اس میں بھلا ہو گا۔ ایک چیز جو نا قابل عمل ہے اور جس پر قومی افہام وتفہیم نہیں ہو سکتا' اس کو چھوڑ دیجیئے۔ جناب چیئرمین! آج تک ہمیں تربیلہ کا net Hydel profit نہیں ملا' اس کو چھ ارب پر cape کر دیا گیا ہے اور وہ چھ ارب روپے بھی جس انداز سے مل رہے ہیں' وہ نہایت افسوسناک صورتحال ہے۔ اس لیے جناب چیئرمین!

آپ کی وساطت سے میری یہ گزارش ہے کہ یہ حکومت کا نہیں فرد واحد جنرل پرویز کا منصوبہ ہے جسے وہ پوری قوم پر مسلط کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور ایک ایسے وقت میں اس نے ایک مصرع طرح چھیڑ دیا ہے جس پر ایک بحث چھڑ گئی ہے' اس چیز کو ترک کر دیا جائے' یہ قوم اور ملک کے مفاد میں ہو گا۔ بہت شکریہ جناب۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، رزینہ عالم صاحبہ۔

سینیٹر رزینہ عالم خان، شکریہ چیئرمین صاحب! سب سے پہلے میں یہ تصحیح کر دوں کہ میرا نام روزینہ عالم نہیں' رزینہ عالم ہے۔ بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے اس اہم موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کرنے کی اجازت دی۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جو مجھے information دی گئی ہے وہ one by one دی گئی ہے۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، تشریف رکھیئے۔ میرا خیال ہے آپ کی طرف آتے ہیں۔ ڈاکٹر اسماعیل بلیدی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب چیئرمین! بہت شکریہ' آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ جناب والا! ہم کس سے یہ بھیک مانگ رہے ہیں کہ کالاباغ ڈیم نہ بنایا جائے ؛ جس پر ہم اپنا وقت صرف کر رہے ہیں اور debate کر رہے ہیں لیکن کوئی سننے والا بھی ہے کہ جو ان باتوں پر عمل کرے ؟ اس سے پہلے کبھی ہمارے حکمرانوں نے پارلیمنٹ سے کوئی بات پوچھی ؟ یا ہماری باتوں پر کسی حکمران نے آج تک عمل کیا ؟ میں حیران ہوں کہ یہ دل خوش کرنے والی بات ہے کہ ہم یہ باتیں کرکے بعد میں نشتند ، گفتند و برخاستند۔ اس پر implementation کون کرے گا ؟ یہ پارلیمنٹ اس کے ہاتھ میں ہے ' پوری مشینری اس کے ہاتھ میں ہے ' وہ جہاں گھمانا چاہے' جو بھی کرنا چاہے' کرسکتا ہے۔ اگر اس نے فیصلہ کیا ہے کہ ڈیم کو بنائیں گے

گے چاہے ہم تمام یعنی یہ ایوان اور قومی اسمبلی بھی متفقہ قرارداد پاس کرے لیکن وہ اپنا فیصلہ خود کریں گے۔ میں حیران ہوں کہ فوری طور پر یہاں اس issue کو اٹھانے کی ہمارے حکمرانوں کو کیا ضرورت تھی جبکہ ملک کو اور بہت سارے معاملات درپیش ہیں۔ جناب چیئرمین! یہ حالیہ زلزلہ ملک کے لیے ایک بڑا المیہ تھا۔ اس کی یاد ابھی تازہ ہے، تین مہینے بھی نہیں گزرے اور اس کے علاوہ بلوچستان میں جو فوجی operation جاری ہے، وہاں ایک نفرت ہے اور اس بلوچستان operation کے بارے میں ہمارے ہمسایہ ممالک کے بیانات بھی آ چکے ہیں اور وہاں بے گناہ لوگوں کا قتل عام کیا جا رہا ہے اور یہ بات اپنی جگہ کہ بلوچستان میں operation کی نوعیت کیا ہے لیکن میں یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ 57 سال سے بلوچستان کے ساتھ ہر میدان میں زیادتی کی گئی ہے ۔جناب چیئرمین! آپ بلوچستان جائیں، آپ بھی بلوچستان سے الیکشن لڑ کر یہاں Member of Senate بن کر آئے ہیں، بحیثیت ایک پاکستانی، پاکستان نے ہمیں کیا سہولت دی ہے؟ ہماری مائیں بہنیں آج اس دور میں اپنے کندھوں پر پانی لاتی ہیں اور وہاں کی بڑی آبادی اور میری اپنی بلیدا کی تحصیل میں ابھی تک ایک بھی لیڈی ڈاکٹر نہیں ہے، وہاں ایک لاکھ لوگ رہتے ہیں۔ بلوچستان میں مرکز صوبائی خود مختاری میں مداخلت کر رہا ہے اور باہر کے ممالک میں متعین سفیروں میں آپ دیکھیں، آپ کو کوئی بلوچ سفیر نہیں ملتا، پی آئی اے، PSO, OGDC سوئی ناردرن اور سوئی ساؤدرن میں کسی key post پر بلوچستان کا کوئی آدمی نہیں ہے۔ ایک طرف آپ بلوچستان سے یہ زیادتیاں کر رہے ہیں اور یہاں آپ کہتے ہیں کہ آبی ذخائر تعمیر کیے جائیں۔ آبی ذخائر سے کون انکار کرتا ہے لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ آبی ذخائر لازم و ملزوم کالا باغ ڈیم تک ہیں۔ بھاشا ڈیم غیر متنازع ہے اس پر کسی کو اعتراض نہیں، وہ بنایا جائے۔ اس وقت اس issue کو اٹھانا عالمی ایجنڈے کی ایک کڑی ہے اور ان کو خوش کرنے کے لیے حکمران یہ اقدام کر رہے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ لڑاؤ اور حکومت کرو کیونکہ وہ لوگوں کی توجہ اس طرف دلانا چاہتے ہیں وگرنہ کیا ضرورت ہے ۔جیسے ایک معزز رکن نے کہا کہ کوئی کسی میٹنگ میں جا رہا تھا اس نے چوکیدار سے پوچھا کہ میں جا سکتا ہوں تو اس نے کہا کہ آپ نہیں جا سکتے ۔ کوئی دوسرا آیا، وہ بغیر پوچھے direct چلا گیا۔ تو پہلے شخص نے کہا کہ یہ تو چلا گیا اور آپ نے مجھے منع کیا

تو چوکیدار نے کہا کہ آپ نے مجھ سے پوچھا تھا' اس نے نہیں پوچھا۔ مشرف صاحب کو اگر ڈیم بنانا ہے تو نہ ہم سے پوچھیں گے، نہ آپ سے پوچھیں گے ۔ یہ وہی خواہ مخواہ دل خوش کرنے والی بات ہے کہ آپ کو بھی مصروف رکھنا ہے ۔ میں نے کئی بار کہا ہے کہ یہ ایوان ، قومی اسمبلی اور سینیٹ صرف TA,DA کے لیے بنا ہے یہاں کوئی policy maker نہیں ہے ' نہ ان کی کوئی حیثیت ہے نہ اس کی recommendation پر implementation ہوتی ہے۔ ہمیں تو تین سال مکمل ہو چکے ہیں لیکن آج تک ہم نے نہیں دیکھا کہ یہاں سے کوئی سفارش گئی ہے اور اس پر کسی ادارے نے عمل کیا ہے۔ یہاں کے وزیر بھی بااختیار نہیں ہیں' یہاں کا وزیراعظم بھی بااختیار نہیں ہے۔ میں حیران ہوں کہ یہ ملک کس طرح چل رہا ہے۔ لہذا کالا باغ ڈیم کی جو بات کی جا رہی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس میں سندھ اور فرنٹیئر والوں کے تحفظات ہیں۔ ان کو کافی نقصان ہے اور وہ سراپا احتجاج ہیں۔ ملک کو داؤ پر لگانا' ملک کو خوامخواہ کسی مسئلہ میں الجھانا مناسب بات نہیں ہے۔

بلوچستان اس میں directly نہیں آتا لیکن بلوچستان والے سندھ اور فرنٹیئر والوں کے ساتھ ہیں۔ ہم بلوچستان والے بھی کہتے ہیں کہ اس کو نہ بنایا جائے۔ البتہ میری یہ رائے ہے کہ بلوچستان کو ثالث مقرر کیا جائے۔ تینوں صوبے لکھ کر دے دیں کہ بلوچستان جو بھی فیصلہ کرے گا۔ وہاں کے ٹیکنیکل لوگ ہوں گے، وہاں کے لوگ جو بھی فیصلہ کالا باغ ڈیم پر کریں گے سب کو قابل قبول ہوگا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس مسئلے پر مشاہدحسین اگر متوجہ ہوں' مشاہد حسین کو اگر ہم ثالث بنائیں تو یہ کبھی کبھی حق بات کہتا ہے ۔ میرا خیال ہے یہ خود بھی مشرف صاحب سے کہیں گے کہ یہ مسئلہ چھوڑ دیں۔ ہمارے یہ شبہات ہیں لہذا کالا باغ ڈیم کو pending میں ڈالیں۔ یہ خوامخواہ آپ ملک کو جنجال میں ڈال رہے ہیں۔ ہمیں یہ توقع ہے کہ مشرف صاحب بھی ایسے معاملات میں بڑے سنجیدہ ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ مشرف صاحب کو منوائیں گے۔

باقی یہ جو ٹیکنیکل briefing کی بات ہو رہی تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ واپڈا والے تو ملازم ہیں۔ وہ بیچارہ مشرف صاحب ان کو ایک indication دے گا کہ آپ کو یہ briefing دینا ہے' feasible ہے یا نہیں ہے اس کو feasible بنانا ہے۔ دوسری بات ہے کہ سندھ کے

وزیراعلیٰ نے بیان دیا، دوسرے دن اس کو طلب کیا گیا اس کو کہا گیا کہ آپ کو اس کرسی پر بیٹھنا ہے یا چھٹی کرنا ہے۔ اس نے کہا کہ میں کیا کروں وہاں کی عوام یہ چاہتی ہے۔ کہتے ہیں عوام نہیں آپ کو اگر چیف منسٹر بننا ہے تو میرے حق میں بیان دو ورنہ چھٹی کرو۔ اگر آپ ٹیکنیکل briefing کی بات کرتے ہیں، میرے خیال میں یہ مناسب بات نہیں ہے۔ اگر ٹیکنیکل کی بات آپ کرتے ہیں تو سرحد والوں کو، سندھ والوں کو اور میں سمجھتا ہوں کہ انگریزوں کو، باہر کے جو ٹیکنیکل لوگ ہیں ان کو بھی بلایا جائے۔ چونکہ وہ اس ملک میں نہیں ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ سب کو موقع دیا جائے، سب کے دلائل سننا چاہئیں۔ پھر مشرف صاحب کو ایک فیصلہ پر آنا چاہیے اور ان کو فراخدلی کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ صرف اپنے سرکاری ٹیکنیکل، official technical نہ ہوں، unofficial technical لوگوں کو بلا کر ان کے دلائل سننے چاہئیں پھر اس کا فیصلہ کرنا چاہیے ورنہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ملک توڑنے کی ایک سازش ہے۔ اس ایشو کو اگر مزید آگے لے جایا گیا تو سندھ، پنجاب، سرحد اور بلوچستان میں لوگ سراپا احتجاج ہوں گے اور اس کو بننے نہیں دیں گے۔ میری تجویز یہ ہے کہ ہم اس طرح نہ کریں کہ might is always right یہ وہی بات ہے۔ ہر وقت زور طاقت، طاقت ہے، یہ طاقت کے زور پر ملک کو چلانا، میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لئے ہم آہنگی، افہام وتفہیم سب کو متفق کر کے، اعتماد میں لے کر اگر feasible ہے تو اس سے کسی کو انکار نہیں ہے۔ اگر ان کے تحفظات جائز ہیں، کیونکہ ہم ٹیکنیکل لوگ نہیں ہیں تو ان کے تحفظات کو سن کر دیکھ کر پھر فیصلہ کرنا چاہیے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت غلط بات ہو گی کہ اگر مشرف صاحب طاقت کے زور پر کالا باغ ڈیم بنائیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ مشرف صاحب کو اس کو ملتوی کرنا چاہیے اور ابھی بھاشا ڈیم بننا چاہیے۔ وہ اگر alternate بھاشا ڈیم ہمارے پاس موجود ہے تو بسم اللہ کریں اس کو بنائیں۔ کوئی اور جگہ دیکھیں، directly کالا باغ کو بنانا یہ میری سمجھ میں نہیں آتا ہے۔ ابھی پانی کے ذخائر کے لئے ملک بحران میں بھی نہیں ہے۔ جناب چیئرمین! ہماری ایم ایم اے کی متفقہ رائے بھی یہی ہے کہ سندھ اور سرحد کی عوام کو مطمئن کر کے پھر اس ڈیم پر بات کی جائے otherwise اس ڈیم کی تعمیر کو ملتوی کیا جائے۔ ملک کے اندر پارلیمنٹ کو بالکل by-pass کر کے اب تو انہوں نے فیصلہ کیا ہے اور ایک شوشہ چھوڑا ہے کہ میں پنجاب میں، بلوچستان میں اور سرحد میں لوگوں

کو convince کرتا ہوں، راہ ہموار کرتا ہوں۔ سندھ میں ایم کیو ایم والے ان کے حلیف ہیں انہوں نے صاف الفاظ میں کہا ہے کہ جی وہ اس کے حق میں نہیں ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ اس پر ضد کرنا، ملک کی سلامتی کو اس طرح داؤ پر لگانا کوئی اچھی بات نہیں ہے اور یہ بہت بہتر ہوگا کہ سب کو بلا کر ایک اہم پروگرام کیا جائے، اس میں تمام جو experts and technical لوگ ہیں ان کو بولنے دیا جائے اور کچھ غیر جانب دار ثالثوں کو مقرر کر کے تمام کے دلائل سن کر اور site پر جا کر سب کو کہیں کہ بتائیں کہ آپ کا کیا نقصان ہے؟ تب جا کے اس پر فیصلہ کیا جائے۔ اگر اس کا فیصلہ بغیر ہم آہنگی اور بغیر عوام کو اعتماد میں لئے کیا تو اس کے سنگین نتائج برآمد ہوں گے۔

میری تجویز یہ ہے کہ حکمران، ہمارے وزیر اعظم اور ہمارے دوسرے جو colleagues ہیں، میں نہیں سمجھتا کہ ہمارے حکمرانوں کو مشورے دینے والے ہیں وہ حکومت کے خیر خواہ نہیں ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ تمام اپوزیشن کو اور treasury benches کو بھی بٹھا کے بات کی جائے اور جو بھی ان کے تحفظات ہیں ان پر بات کی جائے چاہے اس میں چھ ماہ لگیں، سال لگے، دو سال لگیں۔یہ تو اس وقت مسئلہ اٹھایا گیا تھا جب ہم چھوٹے سے تھے اور اس وقت ہم نے کالا باغ کے متعلق سنا تھا۔ ابھی بھی ضروری نہیں کہ آپ ابھی اس کو شروع کریں بلکہ میں سمجھتا ہوں جناب چیئرمین! اس کو فوری طور پر ملتوی کیا جائے اور سینیٹ سے ایک متفقہ قرار داد جانی چاہیے کیونکہ پوری قوم کی نظریں اس ہاؤس پر لگی ہوئی ہیں اور وہ دیکھ رہے ہیں کہ ہمارے نمائندوں کے کیا remarks ہیں، یہ تقاریر کیا کر رہے ہیں۔ میں آخر میں ایک چھوٹا سا شعر پڑھتا ہوں۔

اپنی مٹی پر چلنے کا طریقہ سیکھو
سنگ مرمر پر چلو گے تو پھسل جاؤ گے

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، شکریہ۔ Next speaker مسز رزینہ عالم خان۔ اب صحیح announce کیا ہے؟

سینیٹر رزینہ عالم خان، شکریہ، جناب چیئرمین! کہ آپ نے مجھے اس اہم موضوع پر

بات کرنے کا موقع دیا۔ پچھلے تین دنوں سے جو بحث جاری ہے کالا باغ ڈیم اور بھاشا ڈیم کی تعمیر کے سلسلے میں، میں سمجھتی ہوں کہ یہ ایک بہت اہم اور گھمبیر مسئلہ ہے۔ چونکہ ایک طرف تمام صوبوں کے درمیان باہمی مفاہمت، یک جہتی اور ملکی یک جہتی جو انتہائی اہم ہے، وہ ہے اور دوسری جانب کالا باغ اور دوسرے پانی کے ذخائر بنانے کا ایک ضروری عمل ہے جو کہ اس ملک کی بقاء اور ہماری آئندہ آنے والی نسلوں کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ہم ان دونوں bridges کو کس طریقے سے ایسی شکل دیں کہ ملک میں یہ ڈیم بھی بنیں، پانی کے ذخائر بھی ہوں اور اتفاق رائے بھی۔

جناب والا! Indus Water Treaty کے بعد 46 MAF پانی کی ترسیل میں کمی آئی ہے جس سے ہماری زراعت پر برا اثر پڑا اور باقی جو علاقے ہیں ان میں پانی کی ترسیل کم ہوگئی۔ تربیلا اور منگلا ڈیم کی تعمیر کے بعد کچھ حالت بہتر ہوئی لیکن وہاں پر جو مٹی اور ریت زیادہ ہو گئی اس کی وجہ 7 MAF پانی مزید کم ہوگیا جس کی وجہ سے ہمارے ارسا کے ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر 2010ء تک مزید ڈیم نہ بنے، پاکستان کو warning دی گئی ہے کہ وہ desert countries میں شامل ہو سکتا ہے۔

جناب والا! ہماری زراعت کے لیے پانی کتنا ضروری ہے، آپ کو پتہ ہے ہم سب جو یہاں بیٹھے ہیں وہ سب جانتے ہیں کہ ہماری جو قابل کاشت زمین ہے اس کا ابھی صرف 47% زیر کاشت ہے اور جو 53% ہے وہ ابھی تک ہم زیر کاشت نہیں لا سکے۔ نہ ہم اپنے ملک میں سبز انقلاب لا سکے کیونکہ اس کے لیے پانی چاہیے اور پانی کی کمی دن بدن مزید ہوتی جا رہی ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جہاں تک قابل عمل ہونے کی بات ہے۔ ہمارے بہت سے بھائیوں نے اس جانب سے کہا کہ بھاشا ڈیم اور کالاباغ ڈیم جو ہے اس کی تعمیر قابل عمل نہیں ہے۔ تو جناب والا! وہ رپورٹ آ چکی ہے۔ پارلیمانی کمیٹی کی بھی رپورٹ آ گئی ہے اور ٹیکنیکل کمیٹی کی بھی رپورٹ آ گئی ہے اور وہ ویب سائٹ میں موجود ہیں۔ اس میں یہ کہا گیا ہے کہ دونوں ڈیمز جو ہیں ان کی تعمیر قابل عمل ہے۔ تو اس میں کسی کو شک و شبہ ہو تو ماشاء اللہ سب پڑھے لکھے ہیں اور ویب سائٹ سے اطلاعات جو ہیں وہ لے سکتے ہیں۔ جناب والا! اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کچھ صوبے جو ہیں وہ کیوں اس کی مخالفت کرتے ہیں اس کے کچھ لوگ ہیں جو کہ کر

رہے ہیں تو میں سمجھتی ہوں کہ یہ کالاباغ ڈیم خصوصاً جب اس کی feasibilty study ہو چکی ہے اور تب سے لیکر آج دن تک اتنا موقع ملا کہ نئی نسل کو یا لوگوں کے ذہنوں میں اس قسم کے خدشات سیاسی وجوہ کی بنا پر ڈالے گئے کہ اس ڈیم سے کچھ لوگوں کو خدشات ہیں اور وہ خدشات دور کرنے کی ضرورت ہے ۔ صدر محترم ایک جمہوری ذہن رکھتے ہیں اور اسی وجہ سے انہوں نے ابھی سندھ کا دورہ کیا ہے اور باقی لوگوں سے عوامی رابطہ قائم کر رہے ہیں کہ ان کو اصل حقیقت بتائیں اور جن جن لوگوں کو ہماری حکومت نے وزیر اعظم صاحب نے ' صدر صاحب نے اور ہماری پارٹی کے لیڈر شجاعت حسین صاحب نے جب لوگوں سے بات کی تو ان کی سمجھ میں یہ بات آئی ہے اور برملا اس چیز کا اعتراف کیا ہے کہ یہ صحیح ہے کہ دونوں ڈیم جو ہیں وہ بننا بہت ضروری ہیں۔ جیسے کہ اس کے جو فوائد ہیں وہ ظاہر ہے کہ زراعت کو فروغ ہوگا ۔ بجلی سستی ہوگی ، صنعت کو فروغ ہوگا ' کیونکہ جب بجلی سستی ہوگی جیسے کہ ہمارے بہت سے speakers کہہ چکے ہیں اور میں ان کو بار بار نہیں دہراؤنگی۔ نہروں میں سارا سال پانی رہے گا اور فصلیں بہتر ہوں گی لیکن جناب والا! سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ سب چیزیں جو ہیں یہ کس طریقے سے لوگوں کو بتائی جائیں اب ہمارے صدر محترم جو ہیں کیا صرف انہی کا فرض ہے کہ وہ جا کر لوگوں سے رابطہ قائم کریں۔ میں سمجھتی ہوں کہ ہم جو پارلیمنٹ میں بیٹھے ہوئے ہیں اور جو پارلیمنٹرین ہیں ہم لوگوں کے اوپر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ہم رائے عامہ کو ہموار کریں ان کو حقائق سے آگاہ کریں اور ان کو مختلف طریقوں سے بتائیں لوگوں کو جمع کرکے جلسے کی صورت میں ان کو اس کے حقائق بتائیں اور اپنے ساتھ ماہرین رکھیں جو کہ اس ڈیم کے بارے میں پوری معلومات رکھتے ہوں کیونکہ ویب سائٹ میں ہم دیکھ سکتے ہیں ۔ان سے سوال نہیں پوچھ سکتے اور وہاں پر ان کے ذہن میں کوئی سوال آئے تو وہ ان ماہرین سے پوچھیں ان meetings میں' ان سمینارز میں اور ان جلسوں میں ' کہ جو ان کے خدشات ہیں یا جو ان کے تحفظات ہیں۔ ان ڈیمز کے بننے کے بارے میں' تو وہ اس کو وہاں پر ان کے ذہن کو clear کر سکتے ہیں اور اس کا فرض یہ ہے وہ ہم سب پارلیمنٹرین پر ' بلکہ میں سمجھتی ہوں کہ پوری قوم کے باشعور افراد جو کہ اس بات کو سمجھتے ہیں اور میں اس کو بتا دوں۔ جناب والا! جب بھی میں نے اس موضوع پر بات کی ہے مجھے اپنے ملک کے ان لوگوں سے جو ملک کی بہتری چاہتے ہیں' جو ترقی چاہتے ہیں' جو

چاہتے ہیں کہ ہم ترقی یافتہ ممالک کی صف میں کھڑے ہوں وہ یہی کہتے ہیں کہ یہ ڈیم بننا ناگریز ہے یہ ڈیم ضرور بننا چاہیے تو جناب والا! اب بات قربانی کی آتی ہے۔ابھی ہمارے بھائیوں نے کہا کہ اس ڈیم کے بننے سے بہت سے لوگوں کو قربانی دینی پڑے گی۔ ظاہر ہے جہاں پانی آنے گا تو وہاں کے لوگوں کو کسی دوسری جگہ بسانا ہوگا ان کو compensation دینا ہوگا تو اب میں آپ کو ایک مثال دیتی ہوں ۔ چین میں three gorgeous dam جو کہ سنٹرل چائنا میں بن رہا ہے۔ جناب والا! اس میں ۱۳ بڑے شہر اور سینکڑوں گاؤں جو ہیں وہ زیر آب آئیں گے لیکن وہ دنیا کا ایک آٹھواں عجوبہ ہوگا ۔ میں نے ان chinese کے انٹرویوز پڑھے ہیں کہ جب ان لوگوں سے پوچھا گیا کہ آپ کو کیسا محسوس ہوگا کہ جب آپ کو اپنا شہرچھوڑ کر جانا پڑے گا توجناب والا! انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے ۔ آپ صحیح کہہ رہے ہیں کہ ہمیں اچھا نہیں لگے گا اپنی جگہ سے ' اپنے شہر سے 'ہر ایک کو پیار ہوتا ہے۔وہاں پر ان کے آباؤ اجداد کی نشانیاں ہیں' گھر ہیں اور ہمارے ہاں تو قبریں ہوتی ہیں جن پر ہم جا کر عقیدت کے پھول چڑھاتے ہیں لیکن پھرعوام کی خوشحالی ؛ عوام کی بہتری کے لئے کڑوا گھونٹ بھی پینا پڑتا ہے ' قربانیاں بھی دینی پڑتی ہیں۔ ہم بحیثیت قوم کب سوچنا شروع کریں گے؛ کہ ہم قوم ہیں اور ہماری قوم کے لئے جو چیز بہتر ہے اور ہمارے عوام کے لئے جس میں خوشحالی ہے ہم اگر اس کے لئے کچھ قربانی دے دیں تو کیا ہے۔ ابھی ہمارے ایک بہت معزز بھائی جو سندھ سے ہیں ' نے ایک اچھی بات کہی کہ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے کہ کالا باغ ڈیم بنے لیکن ایسا نہ ہو کہ وہاں کچھ seepage ہو اور اس سے وہاں water logging کا ڈر ہو ۔ جناب والا! یہ چھوٹی چھوٹی چیزیں بے شک تکلیف دہ ہیں لیکن میں سمجھتی ہوں کہ جب ایک بڑامقصد حاصل کرنا ہوتا ہے اور اس مقصد کا جو اثر ہے وہ صرف عوام کی بہتری ہے اور کچھ نہیں ہے ۔ لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے صدرمحترم کیوں زور دے رہے ہیں ' وہ اس لئے زور دے رہے ہیں کہ ان کو اپنےعوام کی خوشحالی زیادہ عزیز ہے وہ ان کو ترقی کی جانب لے جانا چاہتے ہیں ۔ وہ اس ملک کو ایک ترقی یافتہ ملک دیکھنا چاہتے ہیں ۔ جہاں پر خوشحالی ہو ' جہاں کے عوام خوشحال ہوں اور یہ ڈیم بننے سے کسی کی ذات کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا بلکہ یہاں ہی کے عوام کو فائدہ ہوگا ۔ جتنا فائدہ پنجاب کو جیسا کہ 2.2 MAF پانی ان کا بڑھے گا تو اتنا ہی سندھ کا بھی بڑھے گا ۔ بلوچستان

اور سرحد کا 0.84MAF بڑھے گا۔

جناب والا! میری کچھ معارشات ہیں ۔ میں اس سلسلے میں مختصر بتاؤں گی ۔ ایک تو یہ ہے کہ Parliamentarians رائے عامہ ہموار کرنے کی کوشش کریں ۔دوسری بات !۔ایک اعتماد کی فضاء قائم ہونی چاہیے کیوں یہ بے اعتمادی ہے؛ کیوں کہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں اس چیز کی گارنٹی چاہیے ؛ ہمیں اس چیز کی گارنٹی چاہیے ۔ میں سمجھتی ہوں کہ جیسا کہ ہمارے جو Leaders ہیں انہوں نے کہا ۔ چوہدری شجاعت صاحب کو میں quote کروں گی ' انہوں نے کہا کہ اگر آپ کہتے ہیں تو میں دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے لگا کر دے دوں '۔اگر آپ کہتے ہیں تو دونوں پاؤں کے انگوٹھوں سے بھی اس پر مہر لگا دوں کہ جو بات ہم کہہ رہے ہیں اور جو وعدے آپ سے ہیں اور جو بات کہی جا رہی ہے وہ صحیح ہے ۔ اسی طرح جو ہمارے Leaders ہیں وہ بھی کہتے ہیں لیکن ایک بے اعتمادی کی جو فضاء ہے اس کو بھی دور کرنے کی ضرورت ہے ۔ وہ بھی ہم As a Nation اس چیز کو دیکھیں کہ اس میں کس کا فائدہ ہے۔ ہم کیسے لوگ ہیں جو ہم اپنے فائدے کو کچھ لوگوں کے ذہن میں ڈالنے کو ہم اپنا فائدہ کیوں نہیں سمجھ رہے ہیں ؟ اور اس کے لئے میں سمجھتی ہوں کہ بہت کام کرنے کی ضرورت ہے ۔ہم کو As a Nation آگے بڑھنے کی ضرورت ہے اور اس میں Media کا کردار بہت اہم ہے ۔ آجکل Media کا دور ہے اور وہ یہ رائے عامہ ہموار کرنے میں بہت اہم اور مثبت کردار ادا کرے ۔ ان خدشات اور تحفظات کے جوابات ماہرین سے لے کر عوام تک پہنچائیں۔ سوال و جواب کا ایک سلسلہ باقاعدہ ہمارے ٹی وی میں شروع ہو جس سے جو عام آدمی کے خدشات ہیں وہ دور ہوں ۔

جناب والا! میں سمجھتی ہوں کہ آبی وسائل یا جو ہمارے آبی ذخیرے ہیں ان کو بڑھانا ہر کوئی چاہتا ہے ۔ ہر ذی شعور انسان یہ سمجھ سکتا ہے کہ یہ ہمارے ملک کی انتہائی ضرورت ہیں اور اس میں ' میں آج یہاں اس ایوان میں کھڑی ہو کر اپنے Leader صاحبان سے اپیل کرتی ہوں کہ بہت وقت ضائع ہو گیا ۔ بیسیوں سال گزر گئے یہ کہتے ہوئے کہ ہم کالاباغ ڈیم بنائیں گے اور پھر وہ کچھ مصلحتوں کا شکار ہو گئے اور نہیں بن سکا اور عوام کی جو فلاح اور خوشحالی ہے وہ پس پشت چلی گئی۔ سب سے پہلے میری اپنے سیاستدان بھائیوں سے یہ درخواست ہے کہ خدا کا واسطہ! یہ جو ایشو ہے اس کو political نہ بنائیں۔ یہ ایک technical issue ہے اس کو

technical طریقے سے حل کرنے دیں۔ سب سے پہلے تو ہم خود convince ہوں کہ یہ ڈیم بننے چاہئیں۔ کیوں نہیں بننے چاہئیں؟ اور پھر اس کے بعد ہم قوم کی رائے عامہ ہموار کریں اورملک کا سوچیں ۔ عوام کی بہتری کا سوچیں ۔ جناب والا! ہم کہتے ہیں ہم عوامی لیڈر ہیں ۔ عوامی لیڈر صرف عوام کی بہتری چاہتا ہے اور عوام کی بہتری اسی میں ہے کہ یہ دونوں Dams جو ہیں وہ فوری شروع ہوں۔ ایک عوامی شاعر کے اشعار آپ کو سناؤں گی۔ یہ میرے نہیں بلکہ ایک عوامی شاعر کے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔

زمین بنجر جو لاکھوں ایکڑ پڑی ہوئی ہے
وہ کہہ رہی ہے کہ فیصلے کی یہی گھڑی ہے
ہماری نہروں میں کیوں نہ پانی کی ہو روانی
اگر ہمیں نسلِ نو کی تقدیر ہے بنانی
یہ جب ہی ہو گا کہ ڈیم گر ہم بنائیں گے اب
وہ ڈیم جو کہ ہماری جھیلوں میں بھر دیں پانی
یہ قوم ساری جو آس باندھے کھڑی ہوئی ہے
وہ کہہ رہی ہے کہ فیصلے کی یہی گھڑی ہے

شکریہ جناب چیئرمین۔

Mr. Presiding Officer: We will take the rest of the speakers on Monday. The House stands adjourned to meet agian on Monday at 3.00 p.m.

[The House was then ad jouned to meet again at 3.00 p.m. on 2nd January, 2006]